SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, December 29, 2005

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twelve minutes past four in the evening with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ الذی خلق السمٰوات و الارض و انزل من السماء ماء فاخرج بہ من
الثمرٰت رزقا لکم و سخر لکم الفلک لتجری فی البحر بامرہ و
سخر لکم الانھرٰ۔ و سخر لکم الشمس و القمر دائبین و سخر لکم
الیل و النھار۔ و اتکم من کل ما سالتموہ و ان تعدوا نعمت اللہ لا
تحصو ھا۔ ان الانسان لظلوم کفار۔

ترجمہ: اللہ وہی تو ہے جس نے زمین اور آسمانوں کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی برسایا، پھر اس کے ذریعے سے تمہاری رزق رسانی کے لیے طرح طرح کے پھل پیدا کیے، جس نے کشتی کو تمہارے لیے مسخر کیا، کہ سمندر میں اس کے حکم سے چلے اور دریاؤں کو تمہارے لیے مسخر کیا جس نے سورج اور چاند کو تمہارے لیے مسخر کیا کہ لگاتار چلے جا رہے ہیں اور رات اور دن کو

تمہارے لیے مسخر کیا، جس نے وہ سب کچھ تمہیں دیا جو تم نے مانگا۔ اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو نہیں کر سکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان بڑا ہی بے انصاف اور ناشکرا ہے۔

سورۃ ابراہیم(آیات ۳۱ تا ۳۴)

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - اللھم صلی علیٰ محمد و علی آل محمد

We start the questions and may I remind the honourable Senators that we must keep the supplementaries to three so that more and more questions can be covered and more of our colleagues who have submitted questions get satisfaction.

13. ***Mrs. Gulshan Saeed:**

Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat be pleased to state:

(a) *the number of persons who lost their lives in the recent earth quake of 8th October, 2005;*

(b) *the number of persons who received injuries in the said earthquake; and*

(c) *whether any compensation has been paid to the heirs of the said persons, if so, the details thereof?*

Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat: (a) 73,338

(b) 1,28,309

(c) Yes details attached).

COMPENSATION DISBURSEMENT STATE

injured Houses

Area	Dead		[redacted]				Total
	No	Amount	No.	Amount	No.	Amount	
AJ&K	29663	2966.300	15259	319.827	221441	5536.025	8822.152
NWFP	17001	1700.100	11233	256.200	223155	5578.875	7535.175
Total	46664	4666.400	26492	576.027	444596	1111.900	16357.327

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب! میں نے وزیر صاحب کی جانب سے دیا گیا جواب دیکھا ہے ۔ انہوں نے کچھ اعداد و شمار دیئے ہیں جن کو انہوں نے compensate کیا ہے page no.2 پر اور یہ figures- AJK- 29663,17001, NWFP 46000 dead, 26,000 injured اور چار لاکھ چوالیس ہزار گھر ۔ میں یہ وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ اعداد و شمار انہوں نے کہاں سے لیے ہیں ؟ کیونکہ آزادکشمیر ،ہزارہ مانسہرہ کے علاقوں میں اتنی شدید شورش مچی ہوئی ہے کہ کسی کو کوئی compensation نہیں مل رہی اور یہ اعداد و شمار کہاں سے لے کر آئے ہیں جس کی بنیاد پر یہ کہہ رہے ہیں ان کا کیا parameter ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ 46000 dead, 26000 injured & 4,44,000 houses compensate کر چکے ہیں - یہ figures کہاں سے آئے ہیں؟

جناب چیئرمین، نیازی صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی(وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور)، یہ کیبنٹ منسٹری نے دیا ہے اور یہ حکومت کے مستند اعداد و شمار ہیں اور وہاں کسی قسم کے خلفشار کی کوئی اور بات نہیں ہے ۔ یہ ویسے کہا گیا ہے کہ وہاں پر صورتحال خراب ہے ۔ بالکل ٹھیک ہے ۔ distribution ہو رہی ہے ۔ Disbursement of funds اور جو حقائق دیے گئے ہیں یہ صحیح ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، کیا اس کی details موجود ہیں ؟ اور میری بنیادی contention یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ حقائق نہیں ہیں جو وزیر صاحب بتا رہے ہیں۔ وزیر ----

جناب چیئرمین، نہیں ۔ کیوں نہیں ہیں حقائق ، آپ وجہ بتا دیں ، پھر وہ جواب دے دیں گے۔

(مداخلت)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب والا! split up ساتھ لگا ہوا ہے۔ یہ annexure کے اندر تمام تعداد اور تفصیل دی ہوئی ہے کہ کتنے dead in AJK ہیں کتنے Frontier Province میں ہوئے ہیں اور dead کی کیا تعداد ہے۔ کتنی رقم ان میں تقسیم کی گئی ہے یا

دی گئی ہے۔ باقاعدہ concerned governments دو ہیں ایک آزاد کشمیر اور دوسری فرنٹیئر ان دونوں نے مل کر یہ ساری چیزیں کی ہیں اور یہ طے شدہ ہیں اور حقیقت پر مبنی ہیں۔ اگر کوئی صورتحال خراب ہوتی تو وہ حکومتیں کہتیں کہ انہیں کچھ نہیں ملا۔ بلکہ میں یہ کہوں کہ جس وقت یہ سوال دیا گیا تھا اس وقت سترہ ارب کے لگ بھگ پیسے دیے گئے تھے صوبہ سرحد اور آزاد کشمیر کو۔ اب تو figures have gone very high۔ اب آج کے اگر پوچھیں تو اکیس بلین تقسیم ہو چکے ہیں۔ ہر دو جگہوں پر جہاں اتنی متاثر ہوئی ہے۔ اس میں کوئی شک و شبہ والی بات نہیں ہے ورنہ electronic media and print media is so quick کہ اگر کسی قسم کے حالات خراب ہوتے، یہ کسی اخبار کا کوئی تراشہ لے آئیں ------

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب! میرا خیال ہے وزیر صاحب اخبار پڑھ ہی نہیں رہے نہ ہی چینلز دیکھ رہے ہیں اور صرف اپنی طرف سے statement دے رہے ہیں۔ آج سارے اخبارات بھرے ہوئے ہیں۔ سارے چینلز پر یہ پروگرام چل رہے ہیں۔ ابھی بھی جناب آج کی خبر یہ ہے کہ تقریباً پانچ لاکھ لوگ ایسے ہیں جو کہ اس وقت بالکل کسمپرسی کی حالت میں ہیں جن کو کوئی compensation نہیں ملا اور جن کے علاوہ----

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب والا! adjournment motion لائیں، اس کا طریقہ یہ ہو گا۔ یہ سوال کا جواب ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب! آپ سوال تو پورا کرنے دیں۔

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے Question Hour میں زیادہ discussion نہیں ہو سکتی۔ آپ کو اس پر کوئی doubt ہے تو .... you have your

(مداخلت)

Mr. Chairman: You should not consume more time unnecessary on this.

سینیٹر محمد انور بیگ، جناب! آج official figures 78000 تھے، how

انہوں نے the gentleman is saying 46000 deaths. Official figures 78000 گورنمنٹ نے دس دفعہ کہا ہے۔

جناب چیئرمین، نہیں 73338 لکھا ہوا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب والا! یہ لکھا ہوا ہے، پڑھ نہیں رہے split up ہے، معزز رکن نہیں پڑھ رہے جواب میں 73338 لکھا ہوا ہے۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: No he is giving you the answer.

جی نصیر خان صاحب۔

Mr. Muhammad Naseer Khan(Minister for Health): Sir, can I just take the opportunity while saying on the injured from the health side. The honourable Senator Abbasi Sahib, everybody has a point, all thefigures were taken from AJK and also from NWFP. From the Health side all the hospitals, that is the Federal hospitals, the provincial hospitals in the twin cities, the army hospitals, the hospitals with all the facilities in AJK and NWFP and the field hospitals, all the figures were taken from there and computed together and then given to the relief section. Same is for the dead. There have been certain persons which are missing, some of the bodies, we have not been able to retrieve but we put that in the special section, which is missing on the dead, we have all the data from every institution that we can get and also from health and finally on the compensation, I was twice with the Prime Minister. We have taken the endeavour, we have lead from the top. Most of the poeple in front of the AJK Prime Minister and the President are very satisfied. All the DCOs

were working with all the lists and we gave the first amount to be disbursed on the 12th of October while the incident took place on the 8th. So, this is really on the fast track. So *Alhamdolillah*, we are trying everythig and I think the people are satisfied. There have to be lapses and the lapses are there, we are here to cover and almost Senators can guide us on specific instances, we will take action.

Mr. Chairman: Dr. Akbar Khawaja.

Senator Dr. Muhammad Akbar Khawaja: Sir, I have a related question, question No. 99 so I would request if you club together and also I have a supplementary.

جناب چیئرمین، کیا ہے؟ Is it in the same connection?

سینیٹر ڈاکٹر محمد اکبر خواجہ، جی وہ ERRA کے بارے میں ہی ہے۔

Mr. Chairman: But I think we have to take it in the order it has come. Anyway, what is 99? Let me check. One second, let me see. It is on earthquake but has a different matter.

Senator Dr. Muhammad Akbar Khawaja: Ok, fine sir, let me go to the item C of question 13, which relates to the compensation.

یہ وزیر صاحب، تھوڑا سا بتا دیں کہ یہ جو چار ارب distribute ہوا ہے اس کا procedure کیا ہے؟ تھوڑا سا اس کا distribution mechanism اور خصوصاً وہ families جن کے کوئی ورثاء نہیں ہیں، ان کی families میں جو deaths ہوئی ہیں، ان کا معاوضہ کس کو ملا تھا؟ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین، نیازی صاحب۔

انجینئر امیر مقام (وزیر مملکت برائے پانی و بجلی)، میں اگر بتاؤں تو میرا تعلق بھی وہاں سے ہے۔

جناب چیئرمین، جی بالکل بتائیں۔ جی امیر مقام صاحب۔

انجینئر امیر مقام ، Procedure کا میں بتاتا ہوں کیونکہ میرا تعلق بھی وہیں سے ہے اور وہیں کے سینیٹر صاحب بھی بیٹھے ہیں۔ انہوں نے اس کے بارے میں پوچھا ہے کہ کس طرح؛ تو اس کی ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے جس میں وہاں کا لوکل ناظم، آرمی اور Provincial Government Administration کا آدمی شامل ہے، جو بھی نام آتا ہے اس کو وہ تینوں verify کرتے ہیں کہ واقعی یہ مستحق ہے، اس کا نقصان ہوا ہے اور جب compensation دیتے ہیں، payment کی جاتی ہے تو ان تینوں کے سامنے کی جاتی ہے۔ اس کا یہ طریقہ کار ہے، اس سلسلے میں ابھی تک کسی کو کوئی اعتراض بھی نہیں ہوا اور یہ ٹھیک ٹھاک، شفاف طریقے سے چل رہا ہے کیونکہ اس میں لوکل نمائندے، آرمی کے لوگ اور administration بھی involve ہے۔

جناب چیئرمین، آپ نے بھی اس میں کچھ add کرنا تھا، وہ تو بتایا، ٹھیک ہے۔

The last supplementary.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب چیئرمین! یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ سوال کے حصہ (a) کے جواب میں dead لوگوں کی تعداد 73,338 بتائی گئی ہے اور compensation 46664 کو دیا گیا ہے۔ یہ تعداد کچھ کم نہیں ہے۔ ابھی تک جو dead identified تھے اور ان کے متعلق معلوم تھا ان کو compensation cent per cent اگر نہ ہو تو کم از کم 90 % کے قریب ہو جانی چاہیے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب والا! ان کے رشتہ دار یا جو قریبی ورثاء حقدار ہیں، وہ ہیں ہی نہیں۔

جناب چیئرمین، اگر پوری family wipe out ہوگئی ہے تو رشتہ داروں کو trace کرنے میں وقت لگے گا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب لگتا ایسے ہے کہ مردہ بہت ہیں اور دیا کم گیا ہے۔ بات یہ نہیں ہے - اصل میں families wipe out ہوگئی ہیں، ان کا compensation

کوئی لینے والا ہی نہیں ہے۔

سینیٹر محمد انور بیگ، جناب والا! میں وزیر صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ زخمی حضرات کی تعداد جواب کے part (b) میں 1,28,309 بتائی گئی ہے but in the compensation disbursement 26492 کو پیسے دیے گئے باقی ایک لاکھ injured کو پیسے کیوں نہیں دیے گئے

when you can make the head count that means you know in which hospital the injured person is lying. Therefore, you have given us this count. Why those people have not been compensated. Could the honourable Minister please answer this.

Mr. Chairman: I think, it depends on the nature of the injuries.

Senator Muhmannad Enver Baig: Sir, let the honourable Minister answer it because

جب head count ہے that means the man is there

Mr. Muhammad Naseer Khan: The honourable Senator has a valid point. We had 1,29000 people injured and some of them had also minor injuries and there were a lot of minor injuries. There were 70 thousand which were semi-serious and there were 25 thousand people seriously injured. We have tried to endeavour that most of the seriously injured were compensated. But most of them were not seriously injured and they went back within ten days. Seriously injured people were between 25 to 45 thousand people.

Mr. Chairman: Question No.71. Dr. Muhammad Ali Brohi.

71. ***Dr. Muhammad Ali Brohi:** (Notice received on 24-11-2005 at 4.07 p.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state the names of areas/villages in Sindh to which electricity will be supplied during the current year?

Mr. Liaqat Ali Jatoi: 642 villages with estimated amount of Rs. 412.703 million will be electrified in Sindh Province upto June, 2006. The list based on recommendation of Public representative is being finalized.

(List has been placed on the Table of the House as well as Library).

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی۔ جناب والا وزیر صاحب نے سوال کے جواب میں کہا ہے کہ دیہاتوں کو بجلی فراہم کی جائے گی ۔ کیا وزیر صاحب کے پاس figures ہیں کہ انہوں نے سندھ کے کن کن دیہاتوں کو بجلی فراہم کی ہے ۔ یہ جو انہوں نے کہا کہ بجلی فراہم کی جائے گی، پچھلے چھ سال سے جب سے ہم ادھر آئے ہیں تو وہ لوگ جو دیہاتوں میں رہتے ہیں اسی انتظار میں ہیں کہ بجلی فراہم کی جائے گی۔ اس کے لیے کوئی time frame بھی ہے اور گزشتہ تین چار سال کے دوران جن دیہاتوں کو بجلی فراہم کی گئی ہے ان کے figures بھی وزیر صاحب کے پاس ہیں یا نہیں؟-

انجینیئر امیر مقام، سینیٹر صاحب اگر جواب کو دیکھ لیں تو اس میں لکھا ہوا ہے 642 villages یہ صوبہ سندھ کے تھے اور ان میں سے 557 villages کو ابھی تک بجلی فراہم کر دی گئی ۔ یہ فہرست دی گئی ہے اس کو وہ دیکھ سکتے ہیں۔ 642 دیہاتوں میں سے 557 کو بجلی فراہم کر دی گئی ہے اور باقی دیہات کو دو ، تین مہینوں میں انشاء اللہ بجلی فراہم کر دی جائے گی۔

Mr. Chairman: Question No.72 Dr. Muhammad Ali Brohi

72. ***Dr. Muhammad Ali Brohi:** (Notice received on 24-11-2005 at 4.07 p.m.)

Will the Minister for Petroleum and National Resources be pleased to state the amount allocated in the current budget for the supply of natural gas to new areas in the country with province wise break up?

Mr. Amanullah Khan Jadoon: The province-wise detail of current budget for supply of natural gas in the country is as under:—

Province	Amount (Rs. Million)
Punjab	2,648.40
NWFP	956.30
Sindh	4693.00
Balochistan	1867.00
Total :	10,164.7

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! سوال میں پوچھا گیا ہے کہ ملک میں نئے علاقوں کو گیس فراہم کرنے کے لیے کیا کیا رقم allocate کی گئی ہے تو اس میں، میں یہ عرض کروں گا کہ ہمیں اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے زیادہ سے زیادہ رقم دی جائے لیکن پنجاب کو سندھ کے مقابلے میں آدھی رقم دی گئی ہے حالانکہ دیہات بھی زیادہ ہیں اور آبادی بھی زیادہ ہے تو یہ سلوک کیوں روا رکھا گیا ہے؟

سینیٹر میر محمد نصیر مینگل (وزیر مملکت برائے پٹرولیم و قدرتی وسائل)، پنجاب میں آبادی زیادہ ہے اس لیے ادھر اخراجات کم آتے ہیں تو سندھ میں چونکہ وسیع علاقے ہیں تو وہاں اخراجات زیادہ آتے ہیں تو اس لیے allocation زیادہ رکھی ہے اور پنجاب میں اس کی نسبت کم پیسوں میں کام کرنا پڑتا ہے لہذا یہ فرق ہے۔

جناب چیئرمین۔ مطلب یہ ہے کہ نفری کو فائدہ رہے گا لیکن خرچہ کم ہے کیونکہ فاصلے کم ہیں۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر۔ اس طرح تو پھر بلوچستان کا مطالبہ صحیح ہے کہ وہ بہت دور دراز علاقے ہیں تو وہاں سب سے پہلے زیادہ رقم دینی چاہیے وہاں بھی کم ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ سانگزئی، جناب! وزیر صاحب نے جواب صوبہ وار دیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ملک میں قدرتی گیس کی فراہمی کے لیے رواں بجٹ کی صوبہ وار تفصیل یہ

ہے۔ پنجاب کا انہوں نے 16648.40 million صوبہ سرحد 900 million اور سندھ 400 million بلوچستان میں 1867 million دیا ہے۔ جناب! جیسا کہ ہم ہمیشہ کہتے رہتے ہیں، بھنڈر صاحب کی بات بھی بڑی اچھی ہے، ہم ان کی قدر کرتے ہیں، سب سے بڑا صوبہ آدھا پاکستان بلوچستان ہے اس میں تو جناب! سندھ، پنجاب سب سے تھوڑی رقم رکھی گئی ہے۔ وزیر صاحب مہربانی کر کے یہ بتائیں کہ یہ 1867 million کونسی جگہ خرچ کر رہے ہیں۔ جناب! میں آپ کی توسط سے یہ بھی بتا دوں کہ دو سال سے میری اپنی application وزیراعظم package میں دی ہوئی ہے لیکن ابھی تک اس کی منظوری کا آرڈر نہیں ہوا ہے۔ یہ 1867 million کہاں خرچ ہوتے ہیں؟ کونسی جگہ ہے؟ مہربانی کر کے وزیر صاحب اس کی وضاحت کریں۔

سینیٹر میر محمد نصیر مینگل: میں ان کے ساتھ visit کے لیے تیار ہوں۔ جب ہم بلوچستان میں کوئٹہ جائیں گے، وہاں سے چل کر ہم پشتون کے علاقے میں لے جا رہے ہیں، قلات میں توسیع دے رہے ہیں، مستونگ میں ہو رہا ہے، قلعہ عبداللہ، قلعہ سیف اللہ تو اگر یہ جب چاہیں مجھے اپنی گاڑی میں لے جائیں، میں ان کو دکھانے کے لیے تیار ہوں۔

سینیٹر مہیم خان بلوچ: میں اس میں تھوڑا سا اضافہ کرنا چاہتا ہوں۔ سنکزئی صاحب نے جو سوال پوچھا وہ جامع سوال ہے، 1867 million جو بلوچستان کو دیا گیا ہے، ہم وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ پرانی رقم جو مستونگ اور قلات کو دی گئی ہے اس کے علاوہ کہاں کہاں رقم دی جا رہی ہے یا اس بارے میں کوئی نئی سکیم ہے اس کے بارے میں اس کی وضاحت ہونی چاہیے۔ ہمیں وہ اس کی وضاحت بتائیں کہ کہاں کہاں بلوچستان میں یہ رقم خرچ ہو رہی ہے۔

سینیٹر میر محمد نصیر مینگل: یہ ایک نیا سوال دے دیں ہم اس کا بھی بتا دیں گے لیکن چونکہ یہ ایک network ہے اس کے مطابق جہاں جہاں پہنچا ہے اس کے nearest جو population آتی ہے یا چھوٹے گاؤں تو ہم ان کی توسیع کر دیتے ہیں اور اگر مزید وضاحت چاہیں گے تو اس کی بھی تفصیل دیں گے، اس وقت صرف allocation پوچھی گئی ہے۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب! میرا بھی ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: اس پہ تین ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔ ہم زیادہ اس طرح کریں گے تو

پھر members ناراض ہو جاتے ہیں۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، یہ جناب! صوبائی محرومی کی وجہ بنے گی کیوں کہ سرحد کا اس میں حصہ سب سے کم ہے اور اس وقت گرگری میں جو گیس ہے وہ National Grid سے پنجاب کو پہنچائی گئی ہے لیکن جس علاقے میں ہے اس علاقے کو گیس فراہم نہیں کی جا رہی۔ کیا صوبہ سرحد میں بھی بلوچستان جیسے حالات حکومت پیدا کرنا چاہتی ہے؟

سینیٹر میر محمد نصیر مینگل، جناب! وہاں سے کوہاٹ کی طرف آ رہا ہے' وہاں supply کر رہے ہیں۔ مزید جو network میں ہے اس کے مطابق ہم supply دیں گے۔

Mr. Chairman: Question No. 74.

74. ***Maulana Gul Naseeb Khan:** (Notice received on 24-11-2005 at 4.08 p.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to construct small dams and power houses in Northern areas particularly in Swat and Dir on river Panjkora and river Swat, if so, its details?

Mr. Liaqat Ali Jatoi: WAPDA at the request of Government of NWFP are preparing a PC-II for undertaking feasibility studies of, (a) Goroh Dop Dam across Panjkora river in Dir District, and (b) Kalam Dam across Gabral atributary of Swat river near Kalam. The construction of Dams and Power Houses on the above rivers can be undertaken after completion of feasibility studies.

Sanator Dr . Muhammd Akbar Khawaja: Would the honourable Minister be pleased to state what is the storage capacity or if there is any Hydel Power Project alongwith the small dams?

انجینئر امیر مقام، جناب، یہ جو دو dams mention کیے ہیں ایک دریا پنجکوڑہ پر اور دوسرا دریا سوات پر۔ ایک کی capacity .7 MAF ہے اور دوسرے کی 2.9 MAF ہے۔ یہ پہلی report کے مطابق اتنا ہے۔

Mr. Chairman: Question No. 75, Mr. Sanaullah Baloch, anyone on his behalf? Yes, Dr. Azizullah Satakzai Sahib.

75. ***Mr. Sanaullah Baloch:** (Notice received on 24-11-2005 at 4.09 p.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the number of colleges, schools, hospitals and training centres established by PPL in Balochistan; and

(b) the percentage of profit being spent by PPL on the social, economic and educational sectors in Sindh and Balochistan?

Mr. Amanullah Khan Jadoon: (a) The required information is given below:—

Colleges	=	1
Schools/Academy	=	11
Hospitals/Dispensaries	=	7
Training Centres	=	2

(b) During the FY 2004-2005 PPL spent Rs. 224 million being 2.6% of the total profit of the Company and 4.9% of the profit earned from PPL operated fields located in Sindh and Balochistan *i.e.* Sui, Kandhkot and Mazarani on the social economic and educational sectors of Sindh and Balochistan.

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ ساتکزئی، سوال یہ تھا کہ PPL نے صوبہ بلوچستان میں کتنے کالج، سکول ہسپتال اور تربیتی مراکز قائم کیے ہیں؛ تو انہوں نے جواب میں لکھا ہے، کالج ایک، اکیڈمی 11، ہسپتال ڈسپنسری 7 یا 8، تربیتی مراکز دو۔ میرا سوال وزیر صاحب سے یہ ہے کہ ہم جو دیہاتی لوگ ہیں ہم ڈسپنسری اور ہسپتالوں کا فرق بھی سمجھتے ہیں اور میں اس field کا ایک qualified doctor بھی ہوں۔ اب یہ ذرا بتائیں کہ ڈسپنسریاں کتنی ہیں اور ہسپتال کتنے ہیں؛ اس کے ساتھ جو انہوں نے کہا ہے کہ سکول اور اکیڈمی، یہ کہاں ہیں اور کتنے ہیں؛ ان کی تفصیل بتائی جائے۔

جناب چیئرمین، مینگل صاحب! سوال میں ہے hospitals, لیکن جواب میں

hospitals/ dispensaries ہے۔

سینیٹر میر محمد نصیر مینگل، عرض یہ ہے کہ سوئی گیس فیلڈ میں ایک ہسپتال ہے

which is fully equipped with all necessary facilities-specialists, کا 50 bed

operation theatre, lab. X-Ray. etc. Mobile Dispensary operating at Sui

and other adjacent areas اور پبلک کو بھی اس سے فائدہ پہنچتا ہے' اس کے علاوہ

which is established ہے ایک اور جو کمپنی dispensary outside company area.

Rural ہے پھر for the benefit of the local population for out door treatment.

Health Center, Sui. بلوچستان حکومت کا Rural Health Center جیسے PPL کے حوالے

کیا گیا اور اب یہ اس کو manage کر رہا ہے۔ ایک Sui Modern School ہے' جس میں

2700 students ہیں' جن میں 80% وہاں کے local ہیں۔ تعلیم فاؤنڈیشن سکول، سوئی۔ تعلیم

فاؤنڈیشن ایک NGO ہے اور یہ اس کا سکول ہے۔ ایک Children Academy ہے۔ جو پہلی

کلاس سے پہلے K.G. وغیرہ کے لیے ہے' وہ سوئی میں ہے۔ اگر باقی چیزوں کے بارے میں

پوچھیں مثلاً training centre یا دوسری تو وہ بھی بتانے کے لیے تیار ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ سانگزئی، جناب گزارش ہے کہ سات جو ڈسپنسری یا ہسپتال لکھے ہیں' میری گزارش یہ ہے کہ یہ سات ہمیں بھی ملیں۔ یہ ہیں صرف تین۔ ایک ہسپتال' دو ڈسپنسریاں۔ وزیر صاحب یہ وضاحت کریں اور ان کے نام بتائیں کہ یہ سات ڈسپنسریاں ہیں یا ہسپتال ہیں۔ جو انہوں نے بتایا ہے کہ ہسپتال ہے یہ درست ہے کہ یہ ایک ہے اور دو ڈسپنسریاں' یہ کل تین ہیں جبکہ جواب میں انہوں نے ایک جگہ لکھا ہے 8 اور ایک جگہ لکھا ہے سات۔

سینیٹر میر محمد نصیر مینگل، جناب! میں ڈیرہ بگٹی یا نصیرآباد کے بارے میں نہیں بتا رہا ہوں بلکہ پورے بلوچستان کے بارے میں figure دے رہا ہوں کیونکہ یہ خضدار میں بھی ہیں اور باقی علاقوں میں بھی ہیں' PPL کا کام صرف وہاں تک محدود نہیں ہے۔ بولان انٹرپرائز اس کی ایک شاخ ہے' اس کی ایک شاخ خضدار میں بھی ہے' مکران میں بھی ہے' PPL نے وہاں سمندر میں جو drilling کی تھی' لہذا یہ پورے بلوچستان کی figure ہے اور جو figure وہ بتا رہے

ہیں وہ صرف اسی علاقے کے نہیں ہیں جس سے ان کا تعلق ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ ساتکزئی: یہ صرف ان کی location بتا دیں۔ میرا دعویٰ یہ ہے کہ وہ صرف تین ہیں، ان میں صرف ایک ہسپتال ہے اور دو موبائل ڈسپنسریاں۔ میرا دعویٰ یہ ہے کہ یہ اگر سات ہیں اور نصیرآباد میں ہیں، پنجگور میں ہیں، گوادر میں ہیں، خضدار میں ہیں، ذرا ان کی location تو بتائیں ہمیں۔

جناب چیئرمین: مینگل صاحب! ان کو doubt ہے on the accuracy of the figures.

سینیٹر میر محمد نصیر مینگل: جناب! اس میں میں نے بتایا کہ ایک ہسپتال ہے سوئی گیس فیلڈ میں جو کہ 50 beds کا ہے۔ پھر موبائل ڈسپنسری ہے جو سوئی کے علاقے میں کام کر رہی ہے۔ پھر ایک ڈسپنسری ہے جو outside Sui area میں کام کر رہی ہے۔ ایک ہے Rural Health Centre جو کہ Provincial Government سے لے کر manage کر رہے ہیں۔ پھر ایک Eye and Surgical camp ہم قائم کر رہے ہیں جو ہر سال وہاں لگتا ہے۔ Free Eye and Surgical Camps are held. Thousand of poor people of area are benefitted.

جناب چیئرمین: ایسا کر لیتے ہیں کہ ایک تو یہ کہ آئندہ جیسا سوال ہو ویسا ہی جواب ہونا چاہیے۔ اگر ہسپتال کے بارے میں ہے تو ہسپتال ہی رکھیں۔ بیشک ڈسپنسری کو جدا کر دیں۔ اس طرح oblique dispensary کرکے جواب دینا صحیح نہیں ہے۔ اس طرح confusion ہوجاتی ہے۔ راجہ صاحب آپ بھی ذرا دیکھیے گا۔ We must give answers specifically as the question is، کیونکہ اس طرح confusion ہو جاتی ہے۔ لہذا اس سوال کو ہم defer کر دیتے ہیں، ٹھیک ہے ساتکزئی صاحب تاکہ اس کا exact break up آجائے۔ جی مہیم خان صاحب۔

سینیٹر مہیم خان بلوچ: میری وزیر صاحب سے گزارش ہے کہ سوئی کا جو پراجیکٹ، جو باؤنڈری ہے اس کو چھوڑ کر proper سوئی شہر میں یا بگٹی جو ایریا ہے ان دو جگہوں پر کوئی ڈسپنسری ہے، کوئی سکول ہے، کوئی کالج ہے کہ ہم سمجھیں کہ general public کے لیے کوئی

چیز موجود ہے۔ باؤنڈری کو چھوڑ کر باقی کی وضاحت کریں۔

سینیٹر میر محمد نصیر مینگل، جیسے میں نے عرض کیا کہ سوئی کے اندر ایک ہسپتال ہے اور ایک موبائل ڈسپنسری ہے جو باہر ہے اور ان کو تمام علاقے میں بھیجتے ہیں اور تمام عوام الناس مستفید ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین، ہسپتال باؤنڈری کے اندر ہے۔

سینیٹر میر محمد نصیر مینگل، اور ڈسپنسری ہے وہ بھی out of boundry ہے کہ سوئی سے باہر جس سے عام پبلک کو سہولت دی جاتی ہے۔ رورل ہیلتھ سینٹر ہے یہ بھی باہر ہے اس کے اندر نہیں ہے اس سے بھی لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ان کا علاج معالجہ ہوتا ہے یہ سب پی پی ایل والے کرتے ہیں۔ سوئی ماڈل سکول اس میں 2700 بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ تعلیم فاؤنڈیشن سکول سوئی یہ بھی باؤنڈری سے باہر ہے۔ پی پی ایل اور این جی اوز ملکر کام کرتے ہیں۔ چلڈرن اکیڈمی ہے اس میں چھوٹے بچوں کو تعلیم دی جاتی ہے۔ ایک ٹیکنیکل سنٹر ہے جو بلوچستان گورنمنٹ سے adopted یہ بھی باؤنڈری سے باہر ہے، بلوچستان گورنمنٹ کا ایک پراجیکٹ تھا جس کو بلوچستان گورنمنٹ چلا نہیں سکی تھی اب پی پی ایل اسے سپانسر کر رہا ہے۔ یہ چیزیں باہر ہیں۔

سینیٹر محمد اسلم بلیدی ، پی پی ایل کا بلوچستان کے اندر وہی رول ہے جو انڈیا کے اندر ایسٹ انڈیا کمپنی کا تھا۔ پی پی ایل صرف اور صرف لوٹ مار کے لیے ہے وہ بلوچستان اور بلوچ قوم کے استحصال کے لیے بیٹھے ہوئے ہیں۔ بلوچستان سے اربوں روپیہ پی پی ایل کما رہا ہے لیکن سوشل سیکٹر میں ابھی تک اس نے ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کیا۔ اس جواب کے اندر ایک کالج کا ذکر بھی آیا ہے۔ گیارہ عدد سکول اور اکیڈمی کا ذکر بھی آیا ہے، میں وزیر صاحب یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کالج کا جو ذکر ہے یہ کہاں پر واقع ہے۔ کتنے سکول اور کتنی اکیڈمیاں ہیں اور یہ بلوچستان کے کس کس علاقے میں واقع ہیں۔

جناب چیئرمین، سوال تو جو wording ہے اس کے حساب سے جواب ہے باقی۔ ہے information ان کے پاس ہے۔

سینیٹر میر محمد نصیر مینگل، یہ ایک پبلک سکول تھا جس کو upgrade کیا گیا تھا یہ خضدار میں ہے۔ گوادر میں گورنمنٹ پرائمری سکول پشتان وہاں پر ایک بلاک تین کمروں کا بنا کر دے دیا گیا ہے۔ ایک ایمبولنس ڈسٹرکٹ ہسپتال میں ہے جو کہ جنرل پبلک کو مل رہی ہے۔ پسنی ڈسٹرکٹ میں، پسنی بلاک پی پی ایل کا ہے۔ پسنی بازار میں ایک بلاک تین کلاس رومز کا پی پی ایل نے تعمیر کیا ہے۔ گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول پسنی، ایک بلاک میں دو کلاس رومز بنا کر دیے ہیں۔ پھر بولان میں ہے، خضدار میں ہے جہاں بھی کہیں میں بتانے کے لیے تیار ہوں۔

Mr. Chairman : Next qeustion 76. Mr. Sanaullaha Balouch.

76. ***Mr. Sanaullah Baloch:** (Notice received on 24-11-2005 at 4.09 p.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the number and names of the persons working in Saindak Project, with province-wise and district-wise break-up; and

(b) the amount paid to the Government of Balochistan so far as royalty on the said project?

Mr. Amanullah Khan Jadoon: (a) (i) The Saindak Metals Project is being operated by the private lessee, MRDL-MCC Resources Development (Pvt) Ltd., which is a foreign company.

(ii) The district wise strength of employees working at Saindak Project, as provided by the company, is as under:—

District/Province	Regular Employees
Chagai	262
Noushki	196
Quetta	113
Barkhan	1
Bolan	9
Gwadar	1
Jhal Magsi	1
Kachi	6
Kalat	11
Kharan	27
Khuzdar	7
Kohlu	4
Lasbela	4
Mastung	42
Nasirabad	18
Usta Mohammad	1
Pishin	6
Punjgoor	22
Sibi	8
Turbat	7
Total — Balochistan	**746**
Sindh	128
Punjab	56
N.W.F.P.	26
A.J.K.	12
Total :	968

(iii) Names of the above persons alongwith district wise/Province wise break up, as provided by the company, is given in the attached list.

(b) The amount of Rs. 165.153 million has been paid upto December 2005 to the Government of Balochistan as Royalty.

MRDL PERSONNEL INFORMATION 2005

DATE: 08.12.2005

S/N	Name	Province	District	S/No	Name	Province	District
1	Sultan Muhammad Khan	N.W.F.P	Swabi	72	Abdul Shakoor	Balochistan	Bolan
2	Abdul Wahid	Sindh	Sanghar	73	Noor Ahmed	Balochistan	Nushki
3	Syed Dinar	Balochistan	Chagai	74	Kashmir Khan	Balochistan	Quetta
4	Kala Masih	Punjab	Lahore	75	Sadullah	Balochistan	Chagai
5	Munir Mashi	Punjab	Lahore	76	Raza Muhammad	Balochistan	Quetta
6	Imran Masih	Punjab	Lahore	77	Abdul Sattar	Balochistan	Quetta
7	Wasif Masih	Punjab	Hafeezabad	78	Abdul Karim	Sindh	Sanghar
8	Faisal Sadiq	Punjab	Lahore	79	Muhammad Jan	Balochistan	Nushki
9	Babar Masih	Punjab	Lahore	80	Najeeb Iqbal	Sindh	Hyderabad
10	Naveed Masih	Punjab	Lahore	81	S Riaz Muhammad	Sindh	Karachi
11	Abdul Qudoos	Balochistan	Mastung	82	Abdul Ghaffar	Balochistan	Nushki
12	Khwaja Muhammad	Balochistan	Chagai	83	Shah Murad	Balochistan	Chagai
13	Nazar Muhammad	Balochistan	Quetta	84	Rustam Khan	Balochistan	Chagai
14	Syed Muhammad	Balochistan	Chagai	85	Ahmed Khan	Balochistan	Chagai
15	Mukhtair Ahmed	Sindh	Sanghar	86	Muhammad Raza	Balochistan	Nushhi
16	Abdul Aziz	sindh	Nawab shah	87	Saleh Muhammad	Balochistan	Kharan
17	Mir Ahmed	Balochistan	Kalat	88	Zareen Marree	Balochistan	Kohlu
18	Abdullah	Sindh	Sanghar	89	Muhammad Yaqoob	Balochistan	Chagai
19	Abdul Ahad	Balochistan	Pishin	90	Abdul Ghafoor Pakistani	Balochistan	Chagai
20	S.M. Afzal Shah	Sindh	Tandoadam	91	Muhammad Ibrahim	Balochistan	Nushki
21	Muhammad Arif	N.W.F.P	N.W.F.P	92	Amir Jan	Balochistan	Nushki
22	Qurban Hussain	Punjab	Sailkoat	93	Dur Muhammad	Balochistan	Nushki
23	Asghar Ali	Punjab	Khanewal	94	Rahim Dad	Balochistan	Nushki
24	Naib Khan	Balochistan	Chagai	95	Rahim Bukush	Balochistan	Chagai
25	Sanaullah	Balochistan	Chagai	96	Jahan Zeb	Balochistan	Chagai
26	Rahim Khan	Balochistan	Chagai	97	Maula Bakhsh	Balochistan	Chagai
27	Abdul Nabi	Balochistan	Nushki	98	Rehad Ali	N.W.F.P	Sawabi
28	Muhammad Azam	Balochistan	Nushki	99	Sultan Muhammad	Balochistan	Nushki
29	Wali Muhammad	Balochistan	Chagai	100	Nabi Bakhsh	Balochistan	Chagai
30	Raza Muhammad	Balochistan	Chagai	101	Eid Muhammad	Balochistan	Nushki
31	Fazaullah Sadat	Balochistan	Kharan	102	Amanullah	Balochistan	Nushki
32	Muhammad Khalid	N.W.F.P	N.W.F.P	103	Ghulam Farooq	Balochistan	Quetta
33	Muhammad Raji	N.W.F.P	N.W.F.P	104	Khan Muhammad	Balochistan	Chagai
34	Muhammad Yaseen	Azad kashmir	Azad kashmir	105	Shah Nazar	Balochistan	Chagai
35	Mukhtiar Ahmed	Azad kashmir	Azad kashmir	106	Shamsuddin	Balochistan	Chagai
36	Muhammad Riaz	Azad kashmir	Azad kashmir	107	Abdul Aziz	Balochistan	Chagai
37	Muhammad Ateeq Khan	Azad kashmir	Azad kashmir	108	Abdul Rahman	Balochistan	Chagai
38	Dad Muhammad	Balochistan	Quetta	109	Niaz Muhammad	Balochistan	Chagai
39	Sahib Khan	Balochistan	Nushki	110	Abdul Manan	Balochistan	Quetta
40	Noor Ahmad	Balochistan	Chagai	111	Jahangir Khan	Balochistan	Quetta
41	Ali Ahmed	Balochistan	Chagai	112	Ahmed Ali	Balochistan	Quetta
42	Sujahuddin	Balochistan	Chagai	113	Ashfaq Hussain	Sindh	Karachi
43	Rahmatullah	Balochistan	Nushki	114	Muhammad Sharif	Balochistan	Kharan
44	Muhammad Alam Shah	Balochistan	Chagai	115	Mir Dost	Balochistan	Nushki
45	Azad Khan	Azad kashmir	Azad kashmir	116	Muhammad Zahir	Balochistan	Chagai
46	Muhammad Sarfaraz khan	Azad kashmir	Azad kashmir	117	Naik Muhammad	Balochistan	Nushki
47	Muhammad Mumtaz	Azad kashmir	Azad kashmir	118	Abdul Wahid	Balochistan	Chagai
48	Syed Qadir Dad	Balochistan	Chagai	119	Abdul Rahman	Balochistan	Nushki
49	Dad Shah	Balochistan	Chagai	120	Muhammad Aslam	Sindh	Jacobabad
50	Gul Muhammad	Balochistan	Nushki	121	Musa Khan	Balochistan	Chagai
51	Muhammad Noor	Balochistan	Nushki	122	Muhammad Saleem	Balochistan	Nushki
52	Wahid Bakhsh	Balochistan	Nushki	123	Mehmood Ahmed	Balochistan	Panjgour
53	Muhammad Ibrahim	Balochistan	Nushki	124	Muhammad Waseem	Balochistan	Quetta
54	Nasrullah	Balochistan	Quetta	125	Fida Hussain	Punjab	D.G Khan
55	Abdul Haseeb	Balochistan	Chagai	126	Nabi Bakhsh	Balochistan	Kalat
56	Asif Masih	Punjab	Lahore	127	Abdullah	Balochistan	Panjgoor
57	Javid Masih	Punjab	Sailkoat	128	Abdul Rauf	Balochistan	Panjgoor
58	Abdul Rasheed	Sindh	Sanghar	129	Muhammad Sadiq	Balochistan	Chagai
59	Shaid Raza	Balochistan	Chagai	130	Muhammad Ali	Punjab	D.G Khan
60	Shafi Muhammad	Balochistan	Kalat	131	Shaukat Ali	Balochistan	Chagai
61	Muhammad Ibrahim	Balochistan	Chagai	132	Bashir Ahmed	Balochistan	Quetta
62	Muhammad Anwar	Balochistan	Chagai	133	Muhammad Ayaz	Balochistan	Panjgour
63	Wazir Bakhsh	Balochistan	Chagai	134	Arshad Ali	Punjab	Vehari
64	Ghous Bakhsh	Balochistan	Chagai	135	Haji Abdul Qayyum	Balochistan	Nushki
65	Muhammad Qasim	Balochistan	Chagai	136	Rana Abad khan	Punjab	Punjab
66	Karim Bakhsh	Sindh	Sanghar	137	Muhammad Javed-1	Sindh	Sindh
67	Habibullah	Balochistan	Chagai	138	Tahir Naeem	Punjab	Punjab
68	Kaleemullah	Balochistan	Quetta	139	S. Abdul Sattar Shah	Balochistan	Chagai
69	Ghazi Khan	Balochistan	Chagai	140	Imam Bakhsh	Balochistan	Chagai
70	Hidayat ullah	Balochistan	Naseerabad	141	Din Muhammad	Balochistan	Chagai
71	Sher Muhammad	Sindh	Shakarpur	142	Muhammad Hussain	Balochistan	Chagai

MRDL PERSONNEL INFORMATION 2005

S/No	Name	Province	District	S/No	Name	Province	District
569	Sabahuddin	Balochistan	Chagai	640	Muhammad Ismail	Balochistan	Chagai
570	Khair Bakhsh	Balochistan	Mastung	641	Aziz Ahmed	Balochistan	Chagai
571	Muhammad Asif	Punjab	Multan	642	Abdul Malik	Balochistan	Nushki
572	Muhammad Naeem	Balochistan	Bolan	643	Khalil Ahmed	Balochistan	Quetta
573	Zahid Hussain	Sindh	Dadu Sindh	644	Ali Muhammad	Balochistan	Mastung
574	Aziz Ahmed Shah	Balochistan	Quetta	645	Mehmood Khan	Balochistan	Nushki
575	Abdul Basit	Balochistan	Chagai	646	Nasir Ahmed	Balochistan	Kharan
576	Hafeez Ullah	Balochistan	Chagai	647	Noor uddin	Balochistan	Chagai
577	Shafi Muhammad-I	Balochistan	Chagai	648	Ghulam Jelani	Balochistan	Nushki
578	Abdul Hakeem	Balochistan	Chagai	649	Abdul Latif	Balochistan	Kharan
579	Shehzad Masih	Punjab	Sargoda	650	Mehmood Khan	Balochistan	Nushki
580	M.Suleman Abro	Balochistan	Kachi	651	Abdul Rasheed-I	Sindh	Karachi
581	Rashid Zahid	Sindh	Karachi	652	Shah Noor	Balochistan	Chagai
582	Zafar Ullah	Balochistan	Nushki	653	Aqeel Hussain	Balochistan	Panjgoor
583	Muhammad Iqbal	Sindh	Karachi	654	Mohbat Khan	Balochistan	Chagai
584	Noor Muhammad	Sindh	Karachi	655	Barkat	Balochistan	Chagai
585	Muhammad Rafiq	Balochistan	Quetta	656	Muhammad Tariq	Balochistan	Chagai
586	Sher Agha	Balochistan	Chagai	657	Muhammad Khan	Balochistan	Chagai
587	Inayat Ullah	Balochistan	Nushki	658	Habibullah	Balochistan	Mastung
588	Muhammad Anwar	Balochistan	Kharan	659	Noor Ahmad	Balochistan	Chagai
589	Bashir Ahmed	Sindh	Nawab shah	660	M. Sohail Ishaque	Punjab	Sahiwal
590	Azad Khan	Balochistan	Chagai	661	Ejaz Tayyab	Balochistan	Nushki
591	Muhammad Sabir	Balochistan	Chagai	662	Abdullah	Balochistan	Chagai
592	Jahan Zab	Balochistan	Kharan	663	Jamal Abdul Qahir	Balochistan	Chagai
593	Dad Muhammad	Balochistan	Nushki	664	Abdul Khalique	Balochistan	Turbat
594	Abdul Malik	Balochistan	Nushki	665	Ghulam Yasin	Balochistan	Panjgoor
595	Ali Nawaz	Balochistan	Quetta	666	Muhammad Dawood	Balochistan	Chagai
596	Gul Badeen	Balochistan	Chagai	667	Ubaidullah-I	Balochistan	Nushki
597	Ghulam Qadir	Sindh	Hyderabad	668	Abdul Malik	Balochistan	Lasbela
598	Gulab Baloch	Balochistan	Turbat	669	Muhammad Noor	Balochistan	Khuzdar
599	Juma Khan	Sindh	Karachi	670	Fazal Muhammad	Balochistan	Bolan
600	Muhammad Aijaz	Sindh	Karachi	671	Irfan Ahmed	Balochistan	Sibi
601	Azeem Khan	Sindh	Karachi	672	Imran Khan	Balochistan	Nushki
602	Nazeer Ahmed	Sindh	Dadu Sindh	673	Abdul Qadir-I	Balochistan	Chagai
603	Sarfraz Ahmed	Balochistan	Nushki	674	Muhammad Ramzan	Balochistan	Chagai
604	Muhammad Alamgir	Balochistan	Chagai	675	Abdul Karim	Balochistan	Bolan
605	Hazoor Bakhsh	Balochistan	Kharan	676	Muhammad Yousuf	Balochistan	Chagai
606	Muhammad Bux	Sindh	Karachi	677	Azghar Hussain	Sindh	Jacobabad
607	Abdul Nabi	Balochistan	Mastung	678	Muhammad Saeed	Sindh	Karachi
608	Shaban Khan	Balochistan	Mastung	679	Abdul Qadeer	Balochistan	Mastung
609	Muhammad Hussain	Balochistan	Chagai	680	Sultan Muhammad	Balochistan	Nushki
610	Arshad Ali	Punjab	D.G Khan	681	Muhammad Riaz	Balochistan	Gawader
611	Muhammad Hashim	Balochistan	Nushki	682	Muhammad Anwar	Balochistan	Chagai
612	Hafeez Ullah	Sindh	Jacobabad	683	Muhammad Saddique	Balochistan	Chagai
613	Bashir Ahmed	Balochistan	Quetta	684	Ahmed Shah	Balochistan	Chagai
614	Rehmatullah	Sindh	Jacobabad	685	Nasrullah-2	Balochistan	Nushki
615	Khuda Raham	Balochistan	Panjgoor	686	Ali Jan	Balochistan	Panjgoor
616	Munir Ahmed	Balochistan	Chagai	687	Saifullah	Balochistan	Nushki
617	Maqbool Ahmed	Balochistan	Chagai	688	Ali Gul	Balochistan	Bolan
618	Syed Shabir Ahmed	Balochistan	Pishin	689	Adil Khan	Balochistan	Chagai
619	Abdul Rasheed	Balochistan	Nushki	690	Samiullah shah	Balochistan	Nushki
620	Khan Muhammad	Sindh	Jacobabad	691	Muhammad Ali	Sindh	Karachi
621	Attaullah-I	Balochistan	Nushki	692	Muhammad Zahir	Balochistan	Nushki
622	Abdul Razzaque	Balochistan	Quetta	693	Muhammad Ayoub	Sindh	Karachi
623	Ghulam Sarwar	Balochistan	Nushki	694	Habib-Ullah	Balochistan	Kalat
624	Attaullah-I	Balochistan	Nushki	695	Damaza Khan	N.W.F.P	Lukky Marwat
625	Saeed Ahmed	Balochistan	Nushki	696	Ali Ahmad	Balochistan	Chagai
626	Faqeer Muhammad	Balochistan	Mastung	697	Rehmat-Ullah	Balochistan	Nushki
627	Muhammad Yaqoob	Balochistan	Nushki	698	Raza Muhammad	Balochistan	Chagai
628	Hazoor Bakhsh	Balochistan	Chagai	699	Gul Muhammad	Balochistan	Chagai
629	Muhammad Qasim	Balochistan	Chagai	700	Abdul Shakoor	Balochistan	Nushki
630	Abdul Razzaque	Balochistan	Panjgoor	701	Ghulam Mustafa	Balochistan	Nushki
631	Jamil Ahmed	Balochistan	Quetta	702	Anwar Abdullah	Sindh	Karachi
632	Imdad Ali Daye	Sindh	Jacobabad	703	Razzaullah	Balochistan	Quetta
633	Nawaz Ali	Balochistan	Lasbela	704	Muhammad Farooq	Balochistan	Turbat
634	Ali Asghar	Sindh	Dadu Sindh	705	Yar Muhammad	Balochistan	Lasbela
635	Abdul Samad-2	Balochistan	Quetta	706	Farooq Ahmad	Balochistan	Nushki
636	Khair ullah	Balochistan	Chagai	707	Muhammad Nasir	Balochistan	Nushki
637	Hameedullah	Balochistan	Kharan	708	Gulistan	Balochistan	Nushki
638	Sabah Saleem	Balochistan	Nushki	709	Amir Amza	Balochistan	Nushki
639	Sadiq Hussain	Balochistan	Nushki	710	Shah Faisal	Balochistan	Sibi

MRDL PERSONNEL INFORMATION 2005

S/N.	Name	Province	District	S/No	Name	Province	District
143	Manzoor Ahmed	Balochistan	Chagai	214	Muhammad Javed-2	Punjab	Sahiwal
144	Ali Sher	Sindh	Sanghar	215	Eid Muhammad	Balochistan	Chagai
145	Mujeeb-ur-Rahman	Balochistan	Nushki	216	Sadat Ali	Balochistan	Nushki
146	Nazeer Ahmed	Balochistan	Mastung	217	Muhammad Aslam	Balochistan	Quetta
147	Abdul Latif	Balochistan	Nushki	218	Asadullh	Balochistan	Quetta
148	Jan Muhammad	Balochistan	Chagai	219	Baz Muhammad	Balochistan	Quetta
149	Muhammad Idrees	Balochistan	Nushki	220	Muhammad Hashim	Punjab	Layyah
150	Hayder Ali	Balochistan	Nushki	221	Mushtaque Ahmed	Punjab	D G Khan
151	Abdul Malik	Sindh	Nawab shah	222	Muhammad Rahmaaan	Punjab	D G Khan
152	Mohammad Asif	Balochistan	Panjgoor	223	Abid Hussian	Balochistan	Panjgoor
153	Ubaid-ur-Rahman	N.W.F.P	Swabi	224	Muhammad Ali	Balochistan	Nasirabad
154	Abdul Wahab	Balochistan	Chagai	225	Muhammad Anwar	Balochistan	Quetta
155	M. Moosa Naseem	Balochistan	Panjgoor	226	Subhan Allah Farooque	Punjab	Gujrat
156	Meherullah	Balochistan	Nushki	227	Ghulam Rasool	Balochistan	Quetta
157	Syed Naeem Shah	Balochistan	Nushki	228	Ghulam Qadir	Balochistan	Quetta
158	M. Khalid Gul	Balochistan	Chagai	229	Shah Zaman	Sindh	Khairpur
159	Noor Muhammad	Balochistan	Chagai	230	Azad Khan	Balochistan	Chagai
160	Shazaduddin	Punjab	Punjab	231	Muhammad Khan	Balochistan	Nasirabad
161	Ilahi Bakhsh	Balochistan	Nushki	232	Mahammad Zaman	Balochistan	Quetta
162	Mukhtar Ahmed	Balochistan	Chagai	233	Anwar Ali	Sindh	Sanghar
163	Muhammad Khitab	N.W.F.P	N.W.F.P	234	Muhammad Arif	Sindh	Karachi
164	S. Zainaul Abdin Shah	Balochistan	Nushki	235	Ghulam Muhammad	Sindh	Sanghar
165	Abdul Khalique-I	Balochistan	Chagai	236	Muhammad Qasim	Balochistan	Chagai
166	Ehsanullah	Balochistan	Chagai	237	Abdul Hakeem-1	Sindh	Sanghar
167	Mazhar Mahmood	Balochistan	Chagai	238	Muhammad Afzal	Balochistan	Quetta
168	Muhammad Nawaz Khan	Balochistan	Chagai	239	Shamasuddin	Balochistan	Chagai
169	Abdul Sattar-II	Balochistan	Chagai	240	Muhammad Zahir	Balochistan	Quetta
170	Abdul Khaliq-II	Balochistan	Chagai	241	Habib ur Rehman	Sindh	Sanghar
171	Muhammad Naseer	Balochistan	Chagai	242	Attaullah	Sindh	Sanghar
172	Iqbal Hussain	Balochistan	Chagai	243	Niaz Muhammad	Sindh	Sanghar
173	Abdul Khaliq-III	Balochistan	Chagai	244	Raza Muhammad	Sindh	Nawabshah
174	Jamil Ahmed	Balochistan	Quetta	245	Muhammad Saleem	Sindh	Badin Sindh
175	Riaz Ahmed Shah	Balochistan	Nushki	246	Mubarak Shah	Balochistan	Quetta
176	Munawar Ali	Balochistan	Nushki	247	Muhammad Ashraf	Balochistan	Quetta
177	Khudai dad	Balochistan	Chagai	248	Agha Zulfiqar	Balochistan	Chagai
178	Omar Sadiq	Balochistan	Chagai	249	Noor ullah	Balochistan	Nushki
179	Ghulam Ali	Balochistan	Chagai	250	Abdul Shakoor	Sindh	Sanghar
180	Muhammad Hanif	Balochistan	Nushki	251	Muhammad Asif	Sindh	Nawabshah
181	Ahmed Ali	Balochistan	Chagai	252	Abdul Hakeem-2	Balochistan	Quetta
182	Rehmatullah	Balochistan	Chagai	253	Muhammad Saddique	Sindh	Sanghar
183	Khair Bakhsh	Balochistan	Chagai	254	Muhammad Ibrahim	Balochistan	Quetta
184	Aminullah	Balochistan	Chagai	255	Nazeer Ahmed	Sindh	Sanghar
185	Manzoor Ahmed	Balochistan	Chagai	256	Sohail Iqbal	Sindh	Sanghar
186	Muhammad Iqbal	Balochistan	Chagai	257	Sohbat Khan	Balochistan	Kachi
187	Dur Muhammad	Balochistan	Chagai	258	Muhammad Ibrahim	Balochistan	Nushki
188	Muhammad Qadeer Khan	N.W.F.P	N.W.F.P	259	Lal Muhammad	Sindh	Nawabshah
189	Muhammad Amin	Balochistan	Chagai	260	Abdul Qadir	Balochistan	Chagai
190	Abdul Baqi	Balochistan	Chagai	261	Akhar Ali	Balochistan	Turbat
191	Muhammad Ibrahim	Balochistan	Nushki	262	Shair Ali	Balochistan	Turbat
192	Zia-ur-haq	Balochistan	Chagai	263	Zafar Iqbal	Punjab	Jhelum
193	Sadullah	Balochistan	Chagai	264	Aminullah	Balochistan	Chagai
194	Abdul Basit	Balochistan	Chagai	265	Muhammad Ibrahim	Balochistan	Kalat
195	Muhammad Aslam	Balochistan	Nushki	266	Abdul Manan	Balochistan	Khuzdar
196	Sanaullah-2	Balochistan	Chagai	267	Ghulam Hussain	Sindh	Sanghar
197	Hibbat Khan	Balochistan	Chagai	268	Muhammad Akbar-1	Balochistan	Chagai
198	Badal Khan	Balochistan	Chagai	269	Abdullah	Sindh	Sanghar
199	Saleem Khan	Balochistan	Chagai	270	Yar Muhammad	Sindh	Nawabshah
200	Sher Muhammad Khan	Balochistan	Chagai	271	Abdul Khalique	Balochistan	Nushki
201	Ghulam Farooq	Balochistan	Chagai	272	Abdul Qudoos	Balochistan	Nushki
202	Allah Raheem	Balochistan	Chagai	273	Attaullah	Balochistan	Nushki
203	Abdul Raziq	Balochistan	Nushki	274	Syed M. Yousaf	Balochistan	Nushki
204	Waheed Murad	Balochistan	Chagai	275	Shamshad Ishaque	N.W.F.P	N.W.F.P
205	Ali Sher	Balochistan	Chagai	276	Mir Muhammad	Balochistan	Nushki
206	Khalid Ahmed	Balochistan	Chagai	277	Noor Zaman	Balochistan	Nushki
207	Shamsuddin	Balochistan	Chagai	278	Mumtaz Ali	Balochistan	Nasirabad
208	Zaheer Abbas-II	Balochistan	Chagai	279	Nisar Ahmed	Balochistan	Quetta
209	Muhammad Zahid	Balochistan	Chagai	280	Muhammad Akhtar	Sindh	Jacobabad
210	Liaqat Ali II	Balochistan	Chagai	281	Muhammad Rafique	Balochistan	Mastung
211	Allah Yar	Balochistan	Chagai	282	Muhammad Ramzan	Balochistan	Chagai
212	Liaqat Ali I	Balochistan	Chagai	283	Ashiq Ali	Balochistan	Chagai
213	Manzoor Ahmed	Balochistan	Nushki	284	Zabiullah	Balochistan	Nushki

MRDL PERSONNEL INFORMATION 2005

S/No	Name	Province	District	S/No	Name	Province	District
28	Mehmood Khan	Balochistan	Quetta	356	Muhammad Ismail	Balochistan	Quetta
286	Abdul Rehman	Balochistan	Chagai	357	Dray Khan	Balochistan	Chagai
287	Noor Muhammad	Balochistan	Chagai	358	Abdul Hafeez	Balochistan	Mastung
288	Shah Wali	Balochistan	Nushki	359	Wali Muhammad	Balochistan	Bolan
289	Hazoor Bakhsh	Punjab	D.G Khan	360	Khairullah	Balochistan	Nushki
290	Abdul Sattar	Sindh	Sanghar	361	Ijaz Ahmed	N.W.F.P	Waziristan
291	Muhammad Ishaque	Balochistan	Chagai	362	Muhammad Akbar 2	Balochistan	Turbat
292	Ameenullah	Balochistan	Quetta	363	Noor Ahmed	Balochistan	Quetta
293	Sharakat Ali	Sindh	Jacobabad	364	Naik Muhammad	Balochistan	Nushki
294	Abdul Rasheed	Balochistan	Naseerabad	365	Muhammad Anwar	Balochistan	Nushki
295	Abdul Malik	Balochistan	Kharan	366	Ghulam Mohiuddin	Balochistan	Nushki
296	Habib ullah III	Balochistan	Quetta	367	Yar Muhammad	Balochistan	Nushki
297	Mir Ahmed	Balochistan	Chagai	368	Allah Bukhsh	Balochistan	Nushki
298	Muhammad Iqbal	Balochistan	Sibi	369	Abdul Samad	Sindh	Shakarpur
299	Muhammad Hanif	Balochistan	Chagai	370	Muhammad Ayaz	Balochistan	Chagai
300	Abdul Qadir	Sindh	Sanghar	371	Moula Bakhsh	Sindh	Sanghar
301	Abdul Samad	Balochistan	Chagai	372	Tahir Khan	Balochistan	Nushki
302	Habibullah	Balochistan	Nushki	373	Habibullah-1	Balochistan	Nushki
303	Abdul Wahid	Sindh	Shakarpur	374	Abdul Rahim	Balochistan	Chagai
304	Muhammad Afzal	Balochistan	Nushki	375	Noor Panaullah	N.W.F.P	N.W.F.P
305	Saeed Ahmad -1	Sindh	Shakarpur	376	Muhammad Rafique	Balochistan	Mastung
306	Noor Ahmed-2	Balochistan	Nushki	377	Jan Muhammad-2	Balochistan	Nushki
307	Abdullah	Balochistan	Nushki	378	Habib khan	Balochistan	Nushki
308	Muhammad Murad-3	Balochistan	Naseerabad	379	Raza Muhammad	Balochistan	Chagai
309	Nazar Muhammad	Balochistan	Chagai	380	Ali Ahmed	Balochistan	Nushki
310	Gul Sher Ali	Sindh	Sanghar	381	Habibullah-2	Balochistan	Nushki
311	Ghulam Nabi	Balochistan	Nushki	382	Merajuddin	Balochistan	Nushki
312	Muhammad Asif-1	Balochistan	Nushki	383	Dur Muhammad	Balochistan	Nushki
313	Nazir Ahmed	Balochistan	Mastung	384	Noor Ahmed-II	Balochistan	Nushki
314	Wali Jan	Balochistan	Nushki	385	Abdul Samad	Balochistan	Chagai
315	Muhammad Asif-2	Balochistan	Nushki	386	Abdul Salam	Balochistan	Nushki
316	Abudul Salam	Balochistan	Quetta	387	Umar Muhammad	N.W.F.P	Waziristan
317	Sher Abdulah	N.W.F.P	Miranshsh	388	Ali Dost	Balochistan	Nushki
318	Kamalan	Balochistan	Chagai	389	Nazeer Khan	Sindh	Sanghar
319	Juma Khan	Balochistan	Chagai	390	Khair Mohammad	Balochistan	Quetta
320	Badal Khan	Balochistan	Chagai	391	Gulzar Ali	Sindh	Sanghar
321	Abdul Matlib	Balochistan	Chagai	392	Abdullah-2	Balochistan	Kachi
322	Muhammad Nawaz	Balochistan	Quetta	393	Abdul Rahman	Balochistan	Chagai
323	Kareem Dad	Balochistan	Nushki	394	Abdul Hakeem	Balochistan	Nushki
324	Fiaz Muhamad	Balochistan	Nushki	395	Abdul Jalil	Sindh	Sanghar
325	Noorani	Balochistan	Nushki	396	Dad Bakhsh	Balochistan	Kachi
326	Mir Ahmed	Sindh	Shakarpur	397	Ali Bakhsh	Balochistan	Mastang
327	Muhammad Safar	Palochistan	Chagai	398	Muhammad Umar	Balochistan	Nasirabad
328	Muhammad Khalid	Balochistan	Nushki	399	Safar Khan	Balochistan	Nushki
329	Rahimuddin	Balochistan	Kharan	400	Khalil Ahmed	Balochistan	Nushki
330	Karim Bakhsh	Balochistan	Nushki	401	Hafeez Ahmed	Balochistan	Quetta
331	Ali Hassan	Balochistan	Quetta	402	Muhammad Jan	Balochistan	Kharan
332	Muhammad Haroon	Balochistan	Quetta	403	Muhammad Ramzan	Balochistan	Chagai
333	Shah Wali	Balochistan	Nushki	404	M. Anwar Chowdhry	Punjab	Vehari
334	Abdul Aziz	Balochistan	Chagai	405	Gulzar Masih	Balochistan	Quetta
335	Muhammad Usman	Balochistan	Nushki	406	Bashir Ahmed	Sindh	Jacobabad
336	Ghulam Hussain	Balochistan	Nushki	407	Muhammad Akbar	Sindh	Jacobabad
337	Muhammad Murad-1	Balochistan	Nushki	408	Muhammad Rafique	Balochistan	Quetta
338	Mohammad Ayub-1	Balochistan	Nushki	409	Syed M. Ather Abbas	Sindh	Karachi
339	Gagi Khan	Balochistan	Nushki	410	Qurban Ali Soomro	Sindh	Dadu Sindh
340	Muhammad Sharif	Balochistan	Nushki	411	Manzur Ahmed	Balochistan	Kharan
341	Khuda Dad	Balochistan	Nushki	412	Muhammad Ilyas-1	Sindh	Sukkur
342	Muhammad Alam-1	Balochistan	Nushki	413	Nauroz Khan	Balochistan	Kohlu
343	Abdul Hakeem	Balochistan	Nushki.	414	Shabir Ahmed	Sindh	Jacobabad
344	Umer Shah	Balochistan	Nushki	415	Muhammad Yousaf	Sindh	Karachi
345	Khauda-e-Nazar	Balochistan	Nushki	416	Fida Ahmed	Balochistan	Khuzdar
346	Muhammad Murad-2	Balochistan	Nushki	417	Muhammad Ilyas-2	Balochistan	Khuzdar
347	Shafi Muhammad	Balochistan	Nushki	418	Zahid Hussain	Balochistan	Khuzdar
348	Abdul Razzaque	Balochistan	Nushki	419	Shabbir Ahmed-2	Balochistan	Kharan
349	Jan Muhammad-1	Balochistan	Nushki	420	Zain-ud-Abdin	N.W.F.P	Swat
350	Sahab Dad	Balochistan	Nushki	421	Khalid Saifullah	Punjab	D G Khan
351	Abdul Ghayas	Balochistan	Chagai	422	Zafar Ali	Sindh	Dadu Sindh
352	H. Muhammad Jan	Balochistan	Quetta	423	Habibullah	Balochistan	Chagai
353	Salamat Khan	N.W.F.P	N.W.F.P	424	Abdul Majeed	Sindh	Jacobabad
354	Noor Ahmed-1	Balochistan	Chagai	425	Mansood Haider	Balochistan	Quetta
355	Zahir Shah	Balochistan	Nushki	426	Javed Iqbal	N.W.F.P	N.W.F.P

MRDL PERSONNEL INFORMATION 2005

S/No	Name	Province	District	S/No	Name	Province	District
427	Muhammad Alam-2	Balochistan	Chagai	498	Mohammad Ali Abro	Sindh	Jacobabad
428	Abdul Gafoor	Balochistan	Nushki	499	Mohammad Ishaque	Balochistan	Quetta
429	Abdul Karim	Sindh	Sanghar	500	Bashir Ahmed	Sindh	Jacobabad
430	Muhammad Afzal	Balochistan	Chagai	501	Imdad Ali	Sindh	Larkana
431	Niaz Muhammad	Balochistan	Chagai	502	Qadir Muhammad	Balochistan	Kohlu
432	Bakhtiar	Balochistan	Quetta	503	Muhammad Iqbal	Punjab	Jhelum
433	Jamal Shah	Balochistan	Chagai	504	Abdul Raheem	Balochistan	Chagai
434	Muhammad Ayyub-2	Balochistan	Chagai	505	Khalil Ahmed	Balochistan	Quetta
435	Sadullah-2	Balochistan	Nushki	506	Tariq Hussain Khan	Azad kashmir	Poonch AJK
436	Muhammad Yousaf	Balochistan	Nushki	507	Sabir Ali	Balochistan	Panjgoor
437	Niazuddin	Balochistan	Nushki	508	Sher Muhammad	Balochistan	Nushki
438	Wali Muhammad	Balochistan	Nushki	509	Mushtaque Ahmed	Sindh	Karachi
439	Lal Bakhsh	Balochistan	Quetta	510	Noor Hussain	Punjab	D.I Khan
440	Rahmatullah	Balochistan	Chagai	511	Abdul Ghaffar	Balochistan	Mastung
441	Noor Ahmed	Balochistan	Chagai	512	Abdul Salam	Balochistan	Quetta
442	Mohammad Yousaf	Balochistan	Quetta	513	Abdul Qadir Shah	Balochistan	Nushki
443	Irshad Ahmed	Sindh	Karachi	514	Aijaz Ahmed	Balochistan	Mastung
444	Barkhtair Khan	N.W.F.P	Swat	515	Noor-ul-Mujtaba	Sindh	Jacobabad
445	Muhammad Asghar Khan	Azad kashmir	Azad Kashmir	516	Niamat Ali	Balochistan	Chagai
446	Juma Khan	Balochistan	Chagai	517	Asif Sohail	Punjab	Chakwal
447	Muhammad Younus	Balochistan	Mastung	518	Baloch Khan	Balochistan	Quetta
448	Muhammad Khalid	Balochistan	Sibi	519	Gul Muhammad	Balochistan	Kohlu
449	Bayyan	Balochistan	Panjgoor	520	Rana Sajid Mehmood	Balochistan	Kachi
450	Baber	Punjab	Lahore	521	Muhammad Ashraf	N.W.F.P	Lakki Marwat
451	Naib Salar	N.W.F.P	N.W.F.P	522	Mujeebur Rehman	Balochistan	Nushki
452	Nasir Gill	Balochistan	Quetta	523	Amir Bux	Sindh	Jacobabad
453	Abdul Razzaque	Balochistan	Chagai	524	Liaqat Ali Katto	Sindh	Jacobabad
454	Abdul Ghaffar	Balochistan	Quetta	525	Inayat Ullah	N.W.F.P	Lakki Marwat
455	Abdul Hameed	Balochistan	Kharan	526	Sultan Ahmed	Balochistan	Mastung
456	Kareem Dad	Balochistan	Nushki	527	Aziz Ullah	Balochistan	Quetta
457	Shah Dost	Balochistan	Kharan	528	Noor Ahmed	Balochistan	Quetta
458	Syed Ehsanullah	Balochistan	Mastung	529	Muhammad Shafique	Balochistan	Chagai
459	Riaz Akhtar	Punjab	Saiwal	530	Sadullah	Balochistan	Kalat
460	Azizullah	Sindh	Sanghar	531	Asim Mushtaque	Punjab	Attock
461	Sanaullah	Balochistan	Kharan	532	Muhammad Aamir	Balochistan	Quetta
462	Yar Jan	Balochistan	Panjgoor	533	Muhammad Yousaf	Balochistan	Kalat
463	Shah Jan	Balochistan	Nushki	534	Muhammad Nouman	Balochistan	Quetta
464	Abdul Khalil	Balochistan	Nushki	535	Muhammad Shoaib	Balochistan	Nushki
465	Muhammad Saleem	Sindh	Sangala	536	Khlil Ahmed	Balochistan	Nushki
466	Abdul Wahab	Balochistan	Kharan	537	Muhammad Essa	Balochistan	Nushki
467	Lal Bakhsh	Balochistan	Quetta	538	Abdul Waheed	Balochistan	Nushki
468	Muhammad Rasheed	Punjab	Rawal Pundi	539	Riaz Ahmed	Balochistan	Quetta
469	Iftikharuddin	Balochistan	Quetta	540	Maqbool Ahmed	Balochistan	Bolan
470	Mansoor Haider	Balochistan	Quetta	541	Dilbar Khan	Sindh	Jacobabad
471	Muhammad Asif	Balochistan	Chagai	542	Abdul Hameed	Sindh	Karachi
472	Shabir Ahmed	Balochistan	Mastung	543	Dawood Shah	Balochistan	Quetta
473	Abdul Manan	Balochistan	Quetta	544	Muhammad Bilal	Balochistan	Chagai
474	Zakir Ali	Balochistan	Kachi	545	Asghar Hayat	Balochistan	Mastung
475	Zahoor Ahmed	Balochistan	Quetta	546	Hidayat Ullah	N.W.F.P	Marwat
476	Mukhtiar Ahmed	Balochistan	Kharan	547	Atta Muhammad	Sindh	Dadu Sindh
477	Ghulam Qadir	Balochistan	Mastung	548	Ghulam Sarwar	Balochistan	Mastung
478	Gul Muhammad	Balochistan	Kalat	549	Muhammad Aslam	Balochistan	Chagai
479	Muhammad Khalid	Balochistan	Nushki	550	Muhammad Arif	Balochistan	Nushki
480	Zaffar Iqbal	Balochistan	Nushki	551	Shoukat ali	Balochistan	Naseerabad
481	Peer Muhammad	Balochistan	Quetta	552	Muhammad Karim	Balochistan	Quetta
482	Abdul Khaliq	Balochistan	Nushki	553	Abdul Basit	Balochistan	Nushki
483	Muhammad Bashir Khan	Azad kashmir	Muzzafarabad	554	Wazir Ahmed	Balochistan	Nushki
484	Mahmood Khan	Balochistan	Nushki	555	Muhammad Afzal	Balochistan	Chagai
485	Khair Bakhsh	Balochistan	Kharan	556	Eid Muhammad	Balochistan	Makran
486	Muhammad Qasim	Balochistan	Kalat	557	Muhammad Tahir	Sindh	Sanghar
487	Ghulam Qadir	Sindh	Sahngar	558	Abdul Wali	Balochistan	Quetta
488	Isarar Ahmed	Sindh	Jacobabad	559	Gul Muhammad	Balochistan	Chagai
489	Shahker Ali	Balochistan	Panjgoor	560	Nazeer Ahmed	Balochistan	Chagai
490	Muhammad Isheque	Balochistan	Quetta	561	Sultan Aziz	Balochistan	Chagai
491	Ramzan Ali	Balochistan	Quetta	562	Amir Hamza	Balochistan	Chagai
492	Akhtar Hussain	Punjab	Vehari	563	Kundil khan	Balochistan	Chagai
493	Abdul Razzaque	Balochistan	Chagai	564	Surfaraz	Balochistan	Chagai
494	Abdul Aziz	Balochistan	Mastung	565	Bahader Khan	Balochistan	Quetta
495	Syed Nasir Shah	Balochistan	Mastung	566	Waheed Ahmed	Balochistan	Chagai
496	Tariq Mehmood	Balochistan	Quetta	567	Muhammad Idrees	Balochistan	Nushki
497	Abdul Samad-1	Balochistan	Mastung	568	Ghulam Shah	Sindh	Sanghar

MRDL PERSONNEL INFORMATION 2005

S/No	Name	Province	District	S/No	Name	Province	District
711	Muhammad Asif	Balochistan	Chagai	782	Abdul Wahab	Balochistan	Khuzdar
712	Nasir Khan	Balochistan	Chagai	783	Muhammad Ali	Balochistan	Nasirabad
713	Muhammad Iqbal	Balochistan	Kharan	784	Najeebullah	Punjab	D.G Khan
714	Ali Sher	Balochistan	Kharan	785	Liquat Ali	Balochistan	Nushki
715	Ali Jan	Balochistan	Chagai	786	Ghulam Ali	Balochistan	Nushki
716	Qaiser Khan	Balochistan	Nushki	787	Syed Zahid Hussain	Balochistan	Nushki
717	Muhammad Murad	Balochistan	Chagai	788	Gulab Khan	Balochistan	Bolan
718	Abdul Rehman	Sindh	Sanghar	789	Zahid Hussain	Balochistan	Panjgoor
719	Abdul Hayee	Sindh	Jacobabad	790	Nasoor Ahmed	Balochistan	Kharan
720	Raheemullah	Balochistan	Quetta	791	Nazir Ahmed	Balochistan	Sibi
721	Ghulam Abbas	Punjab	D.G Khan	792	Saffar Khan	Balochistan	Barkan
722	Bakhtiar Khan	Balochistan	Mastung	793	Zulfiqar Ali	Balochistan	Nushki
723	Ali Ahmed	Balochistan	Chagai	794	Syed Mumtaz Hussain	Punjab	Layyah
724	Mohammad Yousaf	Balochistan	Panjgoor	795	Mahmoud Baloch	Sindh	Karachi
725	Ghulam Rasool Marri	Balochistan	Kachi	796	Samiullah	Balochistan	Chagai
726	Qudrat Ullah	Balochistan	Nushki	797	Ghulam Nabi	Balochistan	Chagai
727	Din Mohammad	Balochistan	Nushki	798	Azam-Uddin	Balochistan	Nushki
728	Arsalan Khan	Balochistan	Chagai	799	Abdul Sattar	Balochistan	Nasirabad
729	Adil Mahmood	N.W.F.P	Abbettabad	800	Mumtaz Ali	Balochistan	Nasirabad
730	Abdul Shakoor	Balochistan	Nushki	801	Farooque Shah	Balochistan	Quetta
731	Saleh Muhammad	Balochistan	Nushki	802	Khair Bakhsh-I	Balochistan	Chagai
732	Muhammad Akram	Balochistan	Chagai	803	Hameedullah	Balochistan	Nushki
733	M. Zahid Hussain	Balochistan	Sibi	804	Nasrullah	Balochistan	Quetta
734	Nasir Ali Gichki	Balochistan	Turbat	805	Saifullah	Balochistan	Chagai
735	Muhammad Ramzan	Sindh	Sanghar	806	Nazeer Ahmed	Balochistan	Chagai
736	Saeed Akhtar	Punjab	Attack	807	Ahmed Yar	Balochistan	Chagai
737	Ali Khan	Balochistan	Chagai	808	Habib	Balochistan	Chagai
738	Shoaib Ahmed	Balochistan	Chagai	809	Ahmed Ali Khan	N.W.F.P	Sawabi
739	Muhammad Hassan	Balochistan	Naseerabad	810	Shafi Muhammad	Balochistan	Kharan
740	Abdul Nasir	Balochistan	Chagai	811	Khuda Bakhsh	Balochistan	Chagai
741	Muhammad Rafique	Balochistan	Nushki	812	Zulfiqar Ali-II	Balochistan	Chagai
742	Gul Hassan	Balochistan	Chagai	813	Asmatullah	Balochistan	Chagai
743	Khuda-e-dad	Balochistan	Kharan	814	Mohammad Usman	Balochistan	Chagai
744	Umer Shah	Balochistan	Chagai	815	Mohammad Akram	Balochistan	Kalat
745	Gul Muhammad	Balochistan	Mastung	816	Zahir Khan	Balochistan	Nushki
746	Waheed ullah	N W F.P	Lukky Marwat	817	Hafeezurahman	Balochistan	Mastung
747	Muhammad Saddique	Balochistan	Chagai	818	Mohammad Ashraf	Balochistan	Quetta
748	Mehmood	Sindh	Karachi	819	Ezzetullah	Balochistan	Panjgoor
749	Shouket Ali	Balochistan	Chagai	820	Muhammad Ejaz	Balochistan	Quetta
750	Allah Bakhsh	Balochistan	Chagai	821	Zafar Iqbal	Balochistan	Chagai
751	Khair Bakhsh-2	Balochistan	Chagai	822	Zia-ud-din	Balochistan	Chagai
752	Rehmat-Ullah	Balochistan	Kharan	823	Hazoor Bakhsh	Balochistan	Chagai
753	Abdul Baqi	Balochistan	Kharan	824	Akhtar Ali Baloch	Balochistan	Panjgour
754	Abdul Gafoor	Balochistan	Nushki	825	Ghazi Khan	Balochistan	Quetta
755	Barkat Ali-I	Balochistan	Chagai	826	Khuda-e-Rahim-I	Balochistan	Quetta
756	Muhammad Tariq	Balochistan	Nushki	827	Muhammed Jamil	Balochistan	Quetta
757	Habib-Ullah	Balochistan	Nushki	828	Abdul Hayee-I	Balochistan	Chagai
758	S.Saleem Shah	Balochistan	Nushki	829	Muhammed Umar	Balochistan	Nasirabad
759	Ehsanullah	Balochistan	Nushki	830	Syed Wajid Hussain	Balochistan	Nasirabad
760	Abdul Nabi	Balochistan	Quetta	831	Ali Ahmad-I	Balochistan	Nasirabad
761	Muhammad Ishaque	Balochistan	Chagai	832	Khursheed M Khan	N.W.F.P	Swababi
762	Abdul Ghaffr-I	Balochistan	Sibi	833	Muhammad Ibrahim-1	Balochistan	Chagai
763	Muhammad Hakeem	Balochistan	Chagai	834	Abdul Aziz-1	Balochistan	Chagai
764	Roohullah	Balochistan	Mastung	835	Sher Ahmad	Balochistan	Chagai
765	Najeebullah	Balochistan	Nushki	836	Noor Hussain	Sindh	Karachi
766	Asghar Ali	Balochistan	Khuzdar	837	Haji Imam Bakhsh	Sindh	Karachi
767	Muhammad Zeeshan	Punjab	Attack	838	Ali Ahmad-2	Balochistan	Chagai
768	Rao Muhammad Kaleem	Punjab	Sadiqabad	839	Latifullah	Balochistan	Chagai
769	Muneer Ahmed	Balochistan	Quetta	840	Syed Tabassum Ali	Azad kashmir	Azad Kashmir
770	Muhammad Alamgir	Balochistan	Quetta	841	Abdul Qadir	Sindh	Karachi
771	Muhammad Alam	Balochistan	Chagai	842	Muhammad Alam Khan	Balochistan	Chagai
772	Abdul Hakeem	Balochistan	Nushki	843	Goga Masih	Punjab	Lahore
773	Muhammad Basit	N W F.P	Attack	844	Fazal Ahmad	Balochistan	Mastung
774	Muhammad Sadiq	Balochistan	Chagai	845	Juma Khan	Balochistan	Chagai
775	Manzoor Ahmed	Balochistan	Panjgoor	846	Sayed Muhammad	Balochistan	Chagai
776	Mohsin Ijaz	Punjab	Attack	847	Adrees Ahmed	Balochistan	Panjgoor
777	Muhammad Naseem	Balochistan	Nushki	848	Zain-ul-Abidin	Punjab	Khanewal
778	Abdul Samad	Balochistan	Quetta	849	Abdul Ghafoor	Balochistan	Quetta
779	Abdul Haleem Shah	Balochistan	Quetta	850	Muhammad Rafiq	Balochistan	Panjgour
780	Abdul Rauf	Balochistan	Chagai	851	Muhammmad Azeem	Balochistan	Chagai
781	Parvez Khan	Balochistan	Chagai	852	Abdul Ghani	Balochistan	Quetta

MRDL PERSONNEL INFORMATION 2005

S/N	Name	Province	District	S/No	Name	Province	District
853	Gohar Khan	Balochistan	Chagai	911	Zahid Sarfaraz	Punjab	Lahore
854	Abdul Nabi	Balochistan	Chagai	912	Muhammad Nasim Akhtar	Punjab	Lahore
855	Abdul Majeed-2	Balochistan	Naseerabad	913	Saleem ullah	Balochistan	Nushki
856	Nazeer Ahmed	Sindh	Jacobabad	914	Muhammad Raza	Balochistan	Nushki
857	Qudratullah	Balochistan	Nushki	915	Ghulam Rasool	Balochistan	Chagai
858	Ahmed Khan	Balochistan	Nushki	916	Mohauddin	Balochistan	Chagai
859	Javed Ahmed-1	Balochistan	Mastung	917	Zakir Ali	Balochistan	Panjgoor
860	Javed Iqbal	Balochistan	Mastung	918	Mehmood khan	Balochistan	Chagai
861	Shafiq-ur-Rehman	Sindh	Hyderabad	919	Muhammad Sadiq	Balochistan	Quetta
862	Mehrullah	Balochistan	Mastung	920	Rana Naveed Ahmed	Punjab	Lahore
863	Abdul Rahim	Balochistan	Chagai	921	Ghulam Sarwar	Balochistan	Mastung
864	Ali Nawaz	Balochistan	Nushki	922	Abdul Hameed	Balochistan	Panjgoor
865	Hafeez Ullah	Balochistan	Chagai	923	Rizwanullah	Punjab	Gujranwala
866	Abdul Majeed	Balochistan	Quetta	924	Saeed Hameed	Sindh	Karachi
867	Muhammad Qasim	Balochistan	Chagai	925	Muhammad Ashiq	Punjab	Khanewal
868	Haji Muhammad	Balochistan	Mastung	926	Muhammad Aslam Khan	Sindh	Karachi
869	Ghulam Sabir	Sindh	Lodrha	927	Wasi Haider	Sindh	Karachi
870	Muhammad Azam	Balochistan	Mastung	928	Abdul Nasir	Balochistan	Lasbela
871	Syed Nadir Shah	Balochistan	Mastung	929	Rauf-ul-Haq	Balochistan	Jhall Magsi
872	Muhammad Javid	Sindh	Karachi	930	Mumtaz Ahmed	Balochistan	Nushki
873	Qadir Jan	Balochistan	Quetta	931	Mushtaque Ahmed	Balochistan	Quetta
874	Muhammad Waris	Balochistan	Chagai	932	Abdul Salam	Balochistan	Quetta
875	Abdul Malik	Balochistan	Quetta	933	Yar Muhammad	Balochistan	Quetta
876	Muhammad Zikriya	Balochistan	Chagai	934	Ghulam Abbas	Sindh	Noshero
877	Nehal Khan	Balochistan	Chagai	935	Munsif Ali	Punjab	Faisalabad
878	Murad Bakhsh	Balochistan	Mastung	936	Hidayat ullah	Balochistan	Mastung
879	Muhammad Younus	Balochistan	Quetta	937	Abdul Rahim	Balochistan	Chagai
880	Ali Ahmad	Balochistan	Chagai	938	Attahullah	Balochistan	Quetta
881	Tariq Aziz	Balochistan	Quetta	939	Zulfiqar Ali	Sindh	Nawabshah
882	Javed Ahmed-2	Balochistan	Mastung	940	Shahid Shaikh	Sindh	Sukkur
883	Amir Abbas	Balochistan	Chagai	941	Muhammad Azeem	Balochistan	Mastung
884	Shah Muhammad	Balochistan	Nushki	942	Muhammad Ali	Sindh	Sanghar
885	Khalil Ahmed	Balochistan	Chagai	943	Lal Bakhsh	Balochistan	Nushki
886	Shakil Ahmed	Balochistan	Kalat	944	Muhammad Saleem	Balochistan	Mastung
887	Muhammad Ashraf	Sindh	Karachi	945	Liaqat Ali	Balochistan	Nushki
888	Muhammad Shoaib	Sindh	Karachi	946	Abdul Rasool	Balochistan	Quetta
889	Abdul Rehman	Balochistan	Quetta	947	Habibur-Rehman shah	Balochistan	Mastung
890	S Jan Muhammad	Balochistan	Chagai	948	Baloch Khan	Balochistan	Quetta
891	Muhammad Sadiq	Balochistan	Quetta	949	M. Nasir Najeeb	Balochistan	Quetta
892	Sardar Khan	Balochistan	Naseerabad	950	Noroz Khan	Balochistan	Chagai
893	Allauddin	Balochistan	Nushki	951	Manzoor Ahmed-I	Balochistan	Nushki
894	Anyatullah	Balochistan	Chagai	952	Nasrullah-1	Balochistan	Nushki
895	Noor Ahmed	Sindh	Jacobabad	953	Murad Bakhsh	Balochistan	Chagai
896	Zulfiqar Ali	Balochistan	Naseerabad	954	Khalil Ahmed	Balochistan	Mastung
897	Saeed Ahmed-2	Balochistan	Mastung	955	Amir Bux	Sindh	Ghotki Sindh
898	Abdul Ghaffar	Sindh	Sanghar	956	Ashiq Hussain	Sindh	Dharo Sindh
899	Karim Bakhsh	Balochistan	Chagai	957	Mir Hazar	Sindh	Dharo Sindh
900	Lal Dina	Balochistan	Usta Muhammad	958	Manzoor Ahmed-II	Balochistan	Nushki
901	Bashir Ahmed	Balochistan	Chagai	959	Shabir Ahmed	Balochistan	Chagai
902	Abdul Aleem	Sindh	Sanghar	960	Munir Ahmed	Balochistan	Nushki
903	Aurang Zaib	Balochistan	Nushki	961	Abdul Qudoos	Balochistan	Nushki
904	Muhammad Arif	Balochistan	Nushki	962	Mehmood Khan Baloch	Sindh	Sanghar
905	Muhammad Qasim	Balochistan	Quetta	963	Karim Dino	Sindh	Jacobabad
906	Abdul Rauf	Sindh	Sanghar	964	Syed Azmatullah	Balochistan	Quetta
907	Ellahi Bux	Balochistan	Chagai	965	Allah Baksh	Balochistan	Quetta
908	Muhammad Akbar	Balochistan	Nushki	966	Taj Muhammad	Balochistan	Quetta
909	Hussain Bukhsh	Sindh	Sanghar	967	Abdul Latif	Balochistan	Quetta
910	Khadim Ali	Balochistan	Panjgoor	968	Moula Bukhsh	Balochistan	Kharan

Mr. Chairman: Yes Bhinder sahib.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر ، جناب والا! میں وزیر صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جو 746 افراد بھرتی کیے گئے ان میں سے پنجاب کے صرف 56 ہیں۔ پنجاب کی اتنی بڑی population میں سے کیا ان کے پاس آدمی available نہیں تھے یا کیا وجہ ہے کہ پنجاب کو اتنی کم representation دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین، I think location کی وجہ سے ہو گی۔ جی مینگل صاحب۔

سینیٹر میر محمد نصیر مینگل، یہ کام چائینیز کو دیا گیا ہے ۔ یہ جو بتایا گیا ہے کہ چھوٹے لوکل لیول کے لوگ ہیں۔ وہاں نہیں جاتے جیسے کہ بلوچستان سے چپڑاسی' یا نائب قاصد اسلام آباد نہیں آتے۔ اگر یہ پنجاب سے لوگوں کو تیار کریں تو ہم ان کو کھپائیں گے۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر ، اس میں سارے ملازمین کی تفصیل ہے' اس میں چھوٹے ملازمین بھی ہیں' اس میں بڑے ملازمین بھی ہیں۔ ہم تیار ہیں۔ وزیر صاحب یہ commitment کریں ہم تیار ہیں یہاں سے آدمی بھیجنے کے لیے۔ پنجاب میں بے روزگاری بے شمار ہے۔ پنجاب کو حقوق سے کیوں محروم کیا جا رہا ہے؟

جناب چیئرمین، بلیدی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب میں ان کا دل سے احترام کرتا ہوں کہ اگر وہ تمام departments میں ہمارا share دینے کے لیے تیار ہیں تو سات سو کے سات سو پنجاب کو دینے کے لیے تیار ہوں۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، آپ کیا دیں گے ہمیں۔ آپ تو نہیں دے سکتے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، ہم دے سکتے ہیں۔ ذخائر ہمارے بلوچستان کے ہیں اور آپ مانگ رہے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے جناب کہ جو انہوں نے show کیا ہے کہ پنجاب سے 46 اور سندھ سے--- یہ بھی بلوچستان کے ساتھ زیادتی ہے۔ یہ وزیر صاحب مجھے بتائیں کہ یہ جو چار گریڈ کے ملازم ہیں اور key post نہیں ہے۔ اگر key post بھی ہو تو بلوچستان میں

سینڈک میں کوئی پانچ ہزار پر کوئی ملازمت نہیں کر سکتا ہے۔ اس لیے تحقیق کرنی چاہیے کہ انہوں نے وہاں پنجاب اور سندھ کے لوگوں کو کیوں رکھا ہے؟

سینیٹر میر محمد نصیر مینگل، چاروں صوبوں سے اگر کوئی آ جاتا ہے تو اس کو ہم محروم نہیں کر سکتے، خواہ ان کا کوٹہ ہے۔ جیسے میں نے بھنڈر صاحب کے سوال کے جواب میں یہی بتایا تھا کہ یہ چھوٹے سکیل کے لوگ ہیں تو اس لیے بلوچستان کا زیادہ ہے لیکن پنجاب کا بھی کوٹہ ہے تو اس کے against کم لوگ آئے ہیں تو ابھی یہ دونوں بیٹھ کر فیصلہ کریں۔ ایک صاحب کہتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ پنجاب سے لینے چاہییں جبکہ دوسرے کہتے ہیں نہیں ہونے چاہییں۔ یہ میرے اختیار میں نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، جی ڈار صاحب۔

Senator Muhammad Ishaq Dar: Thank you, Mr. Chairman, You know, the question is, this is already leased out to the foreign company. I hope that allocations can be as we wish. Can the honourable Minister tell us whether the lease under which this project had already been handed over to a foreign company which is the operator now.

Is any clause for quota based on provincialism or independent to appoint anyone? So, please look in the lease. We are just debating and ultimately nobody can do anything. They are foreign company. They are employer and they are the owners. So, can the honourable Minister tell us whether there is any provisions under which the re-classification is possible sir?

سینیٹر میر محمد نصیر مینگل، ڈار صاحب نے فرمایا، میں نے بتایا کہ یہ lease کی ہے، ان کی management ہے لیکن وہ ہم سے cooperate کر رہے ہیں اور مقامی لوگوں کو کھپانے کے لیے زیادہ سے وہ رابطہ کرتے ہیں، کافی cooperative ہیں کیونکہ بھنڈر صاحب نے

کہا کہ یہاں سے آدمی چاہئیں تو میں نے کہا کہ ہم لینے کے تیار ہیں۔بھنڈر صاحب آجائیں میں ان کو جا کر سینڈک دکھادوں پھر اسے احساس ہوگا کہ یہاں سے لوگ جانے کے لیے تیار نہیں ہیں۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار، جناب میں پوچھ رہا ہوں کہ یہ project lease ہو چکا ہے to a foreign company sir. Lease میں ہے کہ نہیں۔ Sir اگر lease میں ہے ہی نہیں، اگر Government نے اس میں کوئی provision ہی نہیں رکھی Leasor پر کہ وہ فلاں province سے لے یا نہ لے تو پھر تو وہ independent ہیں Sir۔ یہ جواب نہیں ہے۔ Sir بتا دیں، ہمیں کاپی دے دیں پڑھ لیتے ہیں۔

سینیٹر میر محمد نصیر مینگل، Lease کا یہ کہہ رہے ہیں، یہ Fresh Question کریں ہم lease کا بتا دیں گے لیکن مقامی طور پر understanding ہے کہ lower l evel کے staff کو وہاں سے ہی وہ لے لیتے ہیں۔ جہاں تک lease کا ہے تو یہ fresh question دینا چاہیے۔

جناب چیئرمین، کافی Questions ہو گئے ہیں No. 77, Mr. Sanaullah Baloch.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار، جناب ہم بھی جواب دیتے رہے ہیں۔ یہ بات نہیں ہے۔ یہ lease agreement تو ہوگا Sir فائل میں، پڑھ تو لیں Sir۔ اس کو defer کر دیں دومنٹ کے لیے۔ پڑھالیں Sir کسی سے یا مجھے دے دیں میں پڑھ لیتا ہوں۔

جناب چیئرمین، نہیں I think کہ وہ شاید ساتھ نہ ہو Lease agreement.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار، جناب مجھے دے دیں میں ابھی پڑھ کے بتا دیتا ہوں۔

سینیٹر میر محمد نصیر مینگل، ڈار صاحب کو کہتا ہوں، ڈار صاحب کو جتنا پڑھنا آتا ہے وہ اگر General Manager رہے ہیں تو ان کا experience زیادہ ہوگا اتنا ہمیں بھی آتا ہے۔ وہ Fresh question کریں۔ہم اس کو جواب دے دیں گے۔ یہ نہیں کہ کوئی General Manager رہا ہے تو وہی پڑھ سکتا ہے دوسرے نہیں پڑھ سکتے۔

Mr. Muhammad Naseer Khan: Mr. Chairman! I think the honourable Senator has a point but I think it is an International company. That exactly was the Minister's saying. They are independent but they are also cooperating with them. So, that is the answer.

Mr. Chairman: I think, it is a material question that is little on the extension of the exact wording of the question. Really you can ask a question. Question No. 77, on his behalf?

77. * Mr. Sanaullah Baloch: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the number, names and place of domicile of the person in Group I to III working in PSO?

Mr. Amanullah Khan Jadoon: There are 91 officers working in Group I to III in Pakistan State Oil relevant details are given in Annex-A.

Annex-A

GROUP I-III EMPLOYEES

1	M. Z. TAMIMY	I	SINDH URBAN
2	S. AIJAZUDDIN AHMED	I	SINDH URBAN
3	VAQAR AHMAD KHAN	I	PUNJAB
4	AMJAD PERVEZ JANJUA	I	PUNJAB
5	COL(R) S. ANWAR SAEED	I	PUNJAB
6	SHAHZAD MANZOOR	I	PUNJAB
7	AMJAD MEHMOOD KHAN	II	SINDH URBAN
8	HASAN ALI HAMDANI	II	PUNJAB
9	S. JEHANGIR ALI SHAH	II	SINDH RURAL
10	SAJJAD ASGHAR K SHAHANI	II	PUNJAB
11	SYED MOHAMMAD TAHA	II	SINDH URBAN
12	ARIF NASIB	II	PUNJAB
13	M. PERVEZ YASIN	II	SINDH URBAN
14	S. N. A. ZAIDI	II	SINDH URBAN
15	BADAR A. SIDDIQUI	II	SINDH URBAN
16	SYED MOHD. HAROON	II	PUNJAB
17	BABAR HAMID CHAUDHARY	II	SINDH URBAN
18	AZIZ HEMANI	II	SINDH URBAN
19	QAZI AZIZUDDIN	II	SINDH URBAN
20	M SHAHID KHAN	II	NWFP
21	ABU KHURSHEED M ARIFF	II	PUNJAB
22	RUSTOM H. MAVALVALA	II	SINDH URBAN
23	HAMMAD ZAFAR	II	PUNJAB
24	ZAFAR AHMED KHAN	II	SINDH URBAN
25	SYED ZAHIDUL HASAN	II	SINDH URBAN
26	S. TARIQ HASSAN RAZVI	II	SINDH URBAN
27	S. M. NAZIR ABBAS ZAIDI	II	SINDH RURAL
28	IRFAN UDDIN OIDWAI	II	SINDH URBAN

29	EJAZ AHMAD KHAN	III	SINDH URBAN
30	MOHAMMAD ARIF	III	SINDH RURAL
31	MOHD ARIF RIZWAN	III	PUNJAB
32	S. ZULFIQAR ALI JAFFRI	III	SINDH URBAN
33	MOHD ATHER JAVED KHAN	III	PUNJAB
34	MOHD SHAHID BUTT	III	PUNJAB
35	WASIMUDDIN.	III	SINDH URBAN
36	A. MAJID CHAUDHRY	III	PUNJAB
37	IMTIAZ ALI TAJ	III	NWFP
38	KHALID MAHMOOD	III	NWFP
39	ANWAR MEHMOOD KHAN	III	PUNJAB
40	KHURSHEED ZAMAN	III	SINDH URBAN
41	MAHMOOD HAMID	III	SINDH URBAN
42	S. IBAD ALI SHAH	III	PUNJAB
43	MUNAWAR ALI SERAI	III	SINDH URBAN
44	YOUSAF AHMAD MIRZA	III	NWFP
45	NASIR MEHMOOD	III	PUNJAB
46	SYED MUSHEER HAIDER	III	SINDH URBAN
47	MUNIR AHMED MAKHDOOM	III	SINDH RURAL
48	JAVED AHMED SHEIKH	III	SINDH RURAL
49	KHALEEQ AHMED	III	PUNJAB
50	AHMED ALI JAFRI	III	SINDH URBAN
51	CH. AMJAD MAHMOOD	III	PUNJAB
52	M. IFTIKHAR AHMED	III	SINDH RURAL
53	RIFAT ALI KHAN	III	PUNJAB
54	KHALID NIZAM UDDIN	III	SINDH URBAN
55	MOHAMMAD YAMIN	III	SINDH URBAN
56	MUHAMMAD AZAM FAROOQI	III	PUNJAB
57	MOHAMMAD FAKHRUL HODA	III	SINDH URBAN
58	ATHAR JAVED	III	SINDH URBAN
59	TARIQ HUSSAIN MAHESAR	III	SINDH RURAL
60	SARDAR SALMAN QAISRANI	III	PUNJAB
61	MUHAMMAD SALEEM	III	SINDH URBAN
62	ZAKARIA KHAN JADOON	III	NWFP
63	CH NASIMULLAH	III	PUNJAB
64	RAJA IMRANULLAH KHAN	III	PUNJAB
65	S KHAWAR ABBAS JILLANI	III	PUNJAB
66	NAIMATULLAH BEHAN	III	SINDH RURAL
67	SIRAJUDDIN ATHAR	III	PUNJAB
68	DR. ALTAF HUSSAIN	III	SINDH RURAL
69	SYED TARIQ SHEHZAD	III	SINDH URBAN
70	NOOR MOHIUDDIN AHMED	III	SINDH URBAN
71	ASIF ASLAM KHAN	III	NWFP
72	ABDUS SAMI	III	PUNJAB
73	PERVEZ MUSANI	III	SINDH URBAN
74	ATHER ALI	III	SINDH URBAN
75	MUHAMMAD SHEHZAD YOUSUF	III	SINDH URBAN
76	SOHAIL ASHRAF	III	SINDH URBAN
77	M. RIZWAN DALIA	III	SINDH URBAN
78	SHAISTA S. SUMAR	III	SINDH URBAN
79	MOHAMMAD RASHID KHAN	III	SINDH URBAN
80	MUHAMMED IQBAL	III	SINDH URBAN
81	MASROOR QASIM	III	SINDH URBAN
82	ALI ABBAS RIZVI	III	SINDH URBAN
83	ABID ALI SYED	III	SINDH URBAN
84	MARISA ADELE ALMEIDA	III	SINDH URBAN
85	TAHIR AHMED ANSARI	III	PUNJAB
86	TARIQ HUSSAIN	III	SINDH URBAN
87	SYED HASAN SHIKOH	III	SINDH URBAN
88	SYED MOINUDDIN BALKHI	III	SINDH URBAN
89	SYED AMIR REHMAN	III	SINDH URBAN
90	FAHIM HASHMI	III	SINDH URBAN
91	SALIM AKHTAR KHAN	III	SINDH URBAN

Mr. Chairman: Any supplementary?

Senator Muhammad Enver Baig: Thank you. Mr. Chairman! the honourable Minister in his answer has said that 91 officers are working in Group-1,2, and 3 in the Pakistan State Oil.

جناب! اس میں سے

if you take up the detail, 6 are from NWFP, 28 are from the Punjab, 57 are from Sindh. There is none from Balochistan. I would like to know from the honourable Minister why Balochistan has been deprived in this recruitment and No. 2, were these jobs advertised and if they were, when was the last advertisment placed?

جناب چیئرمین، جی مینگل صاحب۔

سینیٹر میر محمد نصیر مینگل ، جناب ! اس سلسلے میں PSO کا ایک procedure ہے - PSO کی طرف سے پوسٹ ایڈورٹائز ہوتی ہیں پھر ان کو short list کیا جاتا ہے کہ اس میں لوگ آتے تو پھر ان کا انٹرویو ہو جاتا ہے ۔تو selection ہو جاتی ہے اور بلوچستان سے دو آدمیسلیکٹ ہو گئے تھے لیکن میں نے معلومات کی، ایک کاظم بگٹی ہے ۔ اس کو چھوڑ کر چلا گیا ہے ۔ ایک جہانگیر بگٹی ہے وہ بھی چلے گئے کیونکہ یہ ٹیکنیکل جاب تھے اس لیے باقی qualify نہیں کر سکے۔

جناب چیئرمین، مسٹر بادینی آپ کا اس پر سپلمنٹری ہے؟ جی اکرم صاحب۔

سینیٹر محمد اکرم ، جناب ! میں یہ پتا کرنا چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب نے کہا وہاں سے دو applicant تھے انہوں نے apply کیا اور ٹیکنیکل جاب تھی - جناب چیئرمین ! میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ اتنی jobs میں بلوچستان میں کیا اتنی ضرورت ہی نہیں رہی ہے کہ کسی نے apply نہیں کیا صرف دو نے apply کیا اور وہ بھی نان ٹیکنیکل تھے۔میرا خیال ہے کہ اس کو دیکھنے کی ضرورت ہے کہ وہاں بلوچستان کے کتنے لوگوں نے اس جاب کے لیے apply کیا اور ان

کو کیوں نہیں لیا گیا کیا وہاں کوٹہ اور no کوٹہ، ملازمتوں کی کمی کی وہاں بڑی شدت ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ بلوچستان سے ان کو کوئی آدمی نہیں ملا ہے۔

جناب چیئرمین، مینگل صاحب! انہوں نے ایک detailed question کیا ہے۔ انہوں نے detail مانگی ہے۔ مینگل صاحب! آپ کے پاس details ہیں؟

سینیٹر محمد اکرم، جناب چیئرمین! یہاں ایک بھی بلوچستان کا نہیں ہے۔

سینیٹر میر محمد نصیر مینگل، جناب! میں نے ان کو بتایا ہے ان کو جتنا درد ہے ان سے دگنا درد مجھے ہے بلوچستان کا۔ میرا سود و زیاں وہیں پر ہے ----

سینیٹر محمد اکرم، آپ کو کیسے دوگنا ہو گیا؟

سینیٹر میر محمد نصیر مینگل، آپ سے زیادہ مجھے وابستگی ہے۔ میرا تعلق بھی بلوچستان سے ہے۔ میں تمام تفصیلات بتا دوں گا اور ہم سے زیادہ کوئی ہمدرد نہیں رہ سکتا۔ پوری طرح ہم اس جگہ گئے اور ہم نے پوچھا ان سے معلومات کیں تو جو صحیح پوزیشن تھی وہ ہم نے بیان کی ہے اور ہم سے زیادہ بلوچستان کو کوئی سمجھ نہیں سکتا نہ ان کا ہمدرد بن سکتا ہے۔

Mr. Chairman: Last supplementary, Prof. Muhammad Ibrahim.

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، شکریہ جناب چیئرمین! جناب چیئرمین! صوبہ سرحد میں ۹۱ میں گروپ ون میں کوئی بھی نہیں ہے۔ گروپ ٹو میں صرف ایک ہے اور گروپ three میں پانچ ہیں۔ ۹۱ میں سے کل چھ بنتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ صوبہ سرحد کے ۹۱ میں صرف چھ۔

جناب چیئرمین، جی مینگل صاحب۔

سینیٹر میر محمد نصیر مینگل، جناب! جواب وہی ہے۔ اس میں جو لوگ appear ہوتے اور qualify کرتے ہیں تو ان کو لیا جاتا ہے کچھ by promotion ہوتے ہیں۔ کچھ لوگ چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ تو اس وجہ سے یہ پوزیشن آ گئی ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب چیئرمین صاحب! میرا سپلیمنٹری سوال ہے۔ میرا تعلق بلوچستان سے ہے۔

جناب چیئرمین، question 78, نہیں، تین ہو گئے ہیں سپلمنٹری ، آگے چلیں باقی رہ جاتے ہیں۔ بلیدی صاحب please بیٹھ جائیں۔ سواتی صاحب نے پہلے کہا ہے۔ Question No. 78, on his behalf.

78. ***Syed Hidayatullah Shah:** (Notice received on 24-11-2005 at 4.12 p.m.)

Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat be pleased to state the steps being taken by the Government for construction of schools, colleges, hospitals, mosques and Madaris In quake affected areas?

Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat : Earthquake Reconstruction and Rehabilitation Authority (ERRA) is currently engaged in coordinating with Federal, Provincial and AJ&K Government's respective agencies so as to facilitate the reconstruction phase through donations and sponsorships. Planning/designing will be carried out by the NWFP and AJ&K Governments and implementation will be undertaken through their Regional Construction Agencies.

Mr. Chairman: Supplementary question. Muhammad Azam Khan Swati.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب چیئرمین! اگر آپ مجھے بولنے نہیں دیتے تو میں واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس موقع پر سینیٹر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی واک آؤٹ کر گئے)

Senator Muhammad Azam Khan Swati: Mr. Chairman! Thank you. Mr. Chairman! the resources available to the Federal Government or to Provincial Government in this regard are too limited. Issue at hand is unsurmountable, my suggestion to the Federal

Government as well as to the.............

(At this stage Leader of the Opposition Mian Raza Rabbani brought Dr. Muhammad Ismail Buledi back to the House)

(Thumbing of the desks)

Senator Muhammad Azam Khan Sawati: We have already lost billions and billions of rupees in those stupid tents which are of no use to the earthquake affectees, we have lost tremendous amount of money in terms of goods and other things that have been sent from abroad. I would suggest to the Federal Government and to the ERRA, they should coordinate for the rehabilitation and reconstruction process. At the same time my question would be to the honourable Minister are we in the process of establishing some kind of cluster for the process in orderto rebuild our schools, mosques and other government places at the District level or are we going to hand over to the Provincial Government or Federal Government or its agencies going to handle itself? Thank you.

Mr. Muhammed Naseer Khan: The opportunity of saying that I take great exception to the learned Senator's word of stupid tents because I don't believe they are stupid. People were without homes and there was not anything on their heads when it happened, and I think, when everybody has been there when there are no homes, there are no children your, children are injured, these tents were the only ones which were giving shelter to them. So, I take real exception to calling them stupid They have done tremendous service but things could have been, much.

better but we can not build free homes or something in just 24 hours. So, this was a great service to the community and with a lot of respect to the honourable Senator, I think we should not add more salt to the injury. This was the first line of defence for the helpless people when they were without homes.

Senator Muhammad Azam Khan Swati: I am living in that particular area. Mansehra is my home district. Sir, 2 billion rupees have been wasted from the public exchequer. The tents that were supplied were not water proof, they are not winterised would the honourable Minister.....

Mr. Chairman: He has mentioned that were available at that time.

Senator Muhammad Azam Khan Swati: Would, the honourable Minister answer me what was the use of those tents, those were not winterised, those were not waterproof and those were sold to the Government shown as winterised, shown as waterproof and we have already lost this poor country of mine as already lost 2 billion rupees, that is the reason I am calling those tents not the people, stupid tents.

Mr. Chairman: As I see there are two different issues. One is what was available, if something was bought and paid for a certain specification than it may be a different issue.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ at that time of calamity, Pakistan is tent producer of 75% of the world but the category which was required for that eatastrophe was not met.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی، جناب! بات یہ نہیں ہے ۔ میرے ملک کا دو ارب روپیہ ضائع کردیا ہے ۔ ہم غریب ملک ہیں ۔ دو ارب روپیہ ضائع کر دیا ہے ۔ that is the question?

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، اعظم خان سواتی! آپ سنیں تو سہی don't call anybody as stupid. تو اس وقت جو material....

Mr. Chairman: He only called the tents not anybody.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب والا! یہ سنیں تو سہی ۔ دوسروں کو اس طریقے سے نہ کہیں۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی، Sir. انگریزی میں میں نے ٹینٹ کو بے وقوف ٹینٹ کہا ہے۔ اگر یہ کوئی برا لفظ ہے تو I take my words back لیکن میں نے کہا ہے کہ یہ غریب ملک ہے ' it is not a time to laugh because what I am saying is that we have lost 2 billion rupees of this poor country.

جناب چیئرمین، نیازی صاحب! جو وہ کہہ رہے ہیں ان کا حساب دیں جی ۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: This was a help given by the people and entire people of Pakistan and the International Donor Agencies and all that NGOs. And they helped at that time in the form of tent with what the material was available that was given all at once.

اب بات یہ ہے کہ یہ فرما رہے ہیں اس وقت کوئی اور طریقہ کار ہی نہیں تھا۔ پھر دنیا میں booking ہوئی ' انڈیا سے منگوانے گئے اور دوسرے ممالک سے جو available تھے ۔ اب بنانے کے لیے وقت چاہیے تھا لیکن اس catastrophe, میں requirement was met in emeregency تو اب یہ کہتے ہیں کہ وہ stand نہیں کر سکا۔ It was also known تو اب اس کے بعد یہ کیا گیا ہے جو tent procure کرکے دیے جا رہے ہیں کم از کم وہ ٹھیک ہیں ۔ اس کے بعد اب یہ بھی کہا گیا ہے کہ موسمی لحاظ سے وہ tent pull on نہیں

کرسکیں گے تو carogated sheets have been supplied and different matrial has been supplied. بات یہ ہے کہ اس وقت ضرورت کے تحت آپ کیا کرتے ؛ اگر کوئی ملک---

(مداخلت)

جناب چیئرمین، ایک منٹ سواتی صاحب ۔ ان کو سن لیں ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، بات سمجھنے کی ہے کہ نہتوں پر آفت آن پڑی ۔ اب بات یہ بھی تھی کہ یہاں مارگلہ ٹاور گرا تو اس وقت ہمارے پاس کوئی instrument نہیں تھا ، کوئی earth moving machine نہیں تھی اور اس وجہ سے لوگ ہاتھوں سے نکال رہے تھے تو کیا پتا تھا کہ اتنی بڑی آفت آنے والی ہے' اس کے لیے تو کوئی prediction نہیں کرسکتا۔ جو چیز سامنے آئی یا ملی وہ assistance یا help کے طور پر وہاں بھیجی گئی اور ان کو دی گئی۔ اب اگر آپ کو محسوس ہوتا ہے کہ اس حوالے سے شاید صورتحال بالکل مختلف ہے اور جو requirement ہے وہ meet ہو رہی ہے اور انتظامات بہتر حالات میں ہو رہے ہیں۔ We are ready to face any casualty like that.

جناب چیئرمین، جی سواتی صاحب۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی، میں صرف یہ عرض کر رہا تھا کہ ہم نے دو ارب روپیہ already ان tents میں ضائع کر دیا ہے جس سے کسی کو کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اب ہم reconstruction کے process میں آ رہے ہیں تو خدارا! ہمارے نزدیک coordination کے لیے کوئی Federal Agency تھی یا Provincial Agency بھی تو ہونی چاہیے تاکہ جو بھی donors or sponsors ہیں کم از کم ہمارا باقی بچا کھچا پیسہ ضائع نہ ہو جائے۔

جناب چیئرمین، شیر افگن صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب! اس سوال کا جواب بھی سنیں۔ There is now complete coordination among three. جو AJK کی گورنمنٹ ہے اور جو infrastructure کے لیے authority ہے' وہ phase II میں coordinate کر رہے ہیں'

model دے رہے ہیں' وہاں پر جو ضروریات ہیں ان کے حوالے سے کام ہو رہا ہے اور کام phase II میں داخل ہو چکا ہے۔ فرنٹیئر اور آزادکشمیر کی حکومت کے ساتھ باقاعدہ planning کے مطابق گھر دے رہے ہیں ہر قسم کی assistance دے رہے ہیں۔ اب ان سے کوئی کوتاہی نہیں ہو گی کیونکہ حالات کے مطابق ساری چیزیں دی جا رہی ہیں اور یہ planning اور scheme کے تحت ہے۔ اب تو اس میں کوئی فکر والی بات ہی نہیں ہے۔ Coordination ہے' صوبہ سرحد اور آزادکشمیر کی حکومتیں خود کر رہی ہیں' باقاعدہ پروگرام کے تحت design کر کے ان کو گھر دیئے جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: پری گل آغا صاحبہ۔

سینیٹر پری گل آغا: بہت شکریہ جناب چیئرمین۔ ہمارے معزز ممبر نے ٹینٹوں کے بارے میں مسئلہ اٹھایا ہے۔ میں بتانا چاہتی ہوں کہ Industries والوں نے ایک کمیٹی بنائی اور کمیٹی میں میں خود' کمیٹی کے چیئرمین صاحب' سواتی صاحب' ڈاکٹر صاحب اور دوسرے ممبران تھے' آپ یقین کریں ہم نے اس کمیٹی میں صبح سے لے کر شام تک کام کیا اور یہ سب گواہ ہیں' سارا دن meeting ہوتی رہی' جتنے بھی tents والے تھے انہیں بلایا' industries والوں کو بلایا' گورنمنٹ کی طرف سے جتنے بھی supply کرتے تھے انہیں بلایا اور تین دن تک ہم نے باہر tents لگوائے۔ میں نے انہیں کہا کہ جتنے بھی samples ہیں یہاں لائیں اور ہمارے ممبران کو دکھائیں کیونکہ ان پر بہت اعتراضات ہوتے ہیں۔ پھر انہوں نے اسمبلی کے سامنے لا کر ٹینٹ لگائے۔ یہ سب کو معلوم ہے۔ ان میں کچھ ایسے tents ہیں جو ہمیں NGOs نے دیئے ہیں' ہم جیسے لوگوں نے جمع کیے ہیں' دوسرے لوگوں نے جمع کیے ہیں' وہ کچھ معمولی tents ہیں' وہ گورنمنٹ کے نہیں ہیں لیکن ان کو اس طرح نہیں کہنا چاہیے۔ پتا نہیں ہمارے ممبران tents کے بارے میں اتنا interest کیوں لے رہے ہیں۔ میں خود حیران و پریشان ہوں کہ سب کچھ سامنے دکھایا' تمام samples منگوا کر اسمبلی کے سامنے لگوائے اور ہم نے کہا جس نے بھی دیکھنا ہے آ کر دیکھے اور وہاں پر میں خود' سواتی صاحب' ڈاکٹر صاحب موجود رہے۔ اس کے باوجود بھی ہم tents کے issue کو اٹھاتے ہیں۔ کتنے افسوس کی بات ہے' جیو نے اور کسی اور غریب نے مدد

کی ہے تو ان tents کو یہ گورنمنٹ میں involve کرتے ہیں، یہ بہت دکھ کی بات ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، اعظم سواتی صاحب۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی، جناب چیئرمین! یہ کمیشن کی رپورٹ ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم final report بنا رہے ہیں، ٹینٹ water proof نہیں تھے، اس غریب ملک نے دو ارب روپے خرچ کئے، ہم یہ قطعاً نہیں کہتے کہ اس میں کوئی گورنمنٹ کا آدمی involve ہے۔ نہ تو اس میں Prime Minister involve ہے۔ لیکن جس کو contract دیا گیا ہے۔ میں کم از کم خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ میرا پاکستان میں کوئی business نہیں ہے، نہ میں tent کے business میں ہوں کیونکہ مجھے یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ فیصل آباد لاہور سے کتنا دور ہے۔ گزارش یہ کرنی ہے کہ جو on ground tents supply کئے گئے، صرف district مانسہرہ میں that is 71053 وہ tents water proof نہیں ہیں اور جو ہم سے پیسے charge کئے گئے ہیں، وہ water proof کے کئے گئے ہیں۔ I have spoken with General Shakeel, I think, his name is General Shakeel sir, I have spoken to different brigadiers over there. آپ کا جو Federal Relief Commission ہے، وہ یہ کہہ رہا ہے کہ ان پر یہ blame لگا ہوا ہے، انہوں نے تو لوگوں کو tents دیئے لیکن rumour یہ ہے کہ فوج نے اچھے tents رکھ لیے ہیں حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ Federal Relief Commission کو جو tents دیئے گئے، وہی supply کئے گئے۔ میں بھی وہاں سے tents لے کر آیا ہوں اور جو chairperson ہے، ڈاکٹر ریاض صاحب انشاء اللہ میری موجودگی میں district مانسہرہ اور دوسری districts میں جائیں گے، on ground جو tents تھے۔ ہمارا، اس ملک کا دو ارب روپیہ ڈوب گیا۔ اب ہمیں چاہیے کہ ان پر charges file کریں، کس پر؟ جنہوں نے tents بنائے تھے، manufacturers کے اوپر، اس میں Government کا کوئی قصور نہیں ہے۔

Mr. Chairman: I think, یہ معاملہ already Committee کے پاس ہے تو آپ ان سے take up کر لیں کیونکہ specific to the point. ادھر جو ہے Question Hour House ہے، یہ بات وہیں کر لیں۔

احمد علی صاحب you have a point میرا خیال ہے کمیٹی میں کر لیں، House میں اس کا time نہیں ہے اور باقی سوالات رہ جائیں گے۔ Already ایک کمیٹی اس کو دیکھ رہی ہے at sub Committee آپ head کر رہے ہیں تو اسی پر رہنے دیں۔

سینیٹر احمد علی، جناب! میرا معاملہ بڑا serious ہو گیا ہے، یہ کمیٹی کے پاس already ہے، I am sure کہ کمیٹی capable ہے، وہ اس کو ضرور sort out کرے گی اور میں اس لیے کوئی بات commit کرنے سے انکار کرتا ہوں کیونکہ I know little too much خوامخواہ اس پر نیا ہنگامہ کھڑا ہو جائے گا۔ Let the Committee handle the situation. Thank you.

Mr. Chairman: I think, whatever you know, share it with the Committee. Quesiton No. 79, reply not received. Quesiton No. 80, Mr. Tahir Iqbal, on his behalf. The Minister for Housing has sent a message that he could not make it because of some...

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی، یہ بڑا آسان سوال ہے، Minister صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، غریب لوگوں کے earthquake میں meters ٹوٹے ہوئے ہیں، اس میں جواب آنے کی کیا ضرورت ہے، یہ order دے دیں، لوگوں کو کم از کم سہولت ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین، نہیں، free of cost اس کو سوچ رہے ہیں، study کر رہے ہیں۔

انجینئر امیر مقام، جناب! تین مہینوں تک متاثرین سے بل نہیں لیں گے اور اس کو بھی دیکھ لیں گے کہ کتنا time factor ہے۔

جناب چیئرمین، آپ اس کو assist کر رہے ہیں۔

انجینئر امیر مقام، جناب! پہلے بھی چھ مہینوں کے لیے بل کے لیے رعایت دی تھی۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، سوال کا جواب ان کے پاس ہے، انہوں نے جواب کہاں سے لانا ہے، انہوں نے کوئی بلوچستان سے منگوانا ہے یا انہوں نے پنجاب سے منگوانا ہے۔

Mr. Chairman: I think,

پیسوں کا Finance نے کرنا ہو گا۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر ، نہیں جناب ! یا یہ کہیں کہ this is under consideration, reply not received ان کو اپنی طرف سے reply نہیں آیا۔ یہ ذرا وضاحت فرما دیں۔

جناب چیئرمین ، میں یہ WAPDA کے لیے وضاحت کر دوں ' reply not received یہ Senate Secretariat نے لکھا ہے ' وہ آپ زبانی جواب دے رہے ہیں ' یہ ان کی طرف سے نہیں ہے۔

انجینیئر امیرمقام، مارچ تک بل معاف کر دیں گے۔

جناب چیئرمین ، سوال نمبر 80 کی deferment Minister صاحب نہیں ہیں تو deferment کا ہے۔ نہیں ' انہوں نے لکھ کر بھیجا ہے۔ نیازی صاحب ! No. 80, would you like to field it? نہیں ' جتوئی صاحب ملک سے باہر ہیں ' امیرمقام صاحب یہاں ہیں۔ آئندہ ان کو کہہ دیں گے۔ 80 defer کر دیا ہے۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر، جناب چیئرمین صاحب ! اگر defer کرنے ہیں تو ان کے جو باقی سوالات ہیں ' پھر سارے defer کر دیے جائیں۔

جناب چیئرمین ، جتنے بھی Housing کے سوالات ہیں ' سارے defer ہیں۔ ان کا اچانک کوئی کچھ تھا ' next time انشاء اللہ---

سینیٹر کلثوم پروین : جناب والا! وزیر صاحب ہاؤس میں آئے نہیں ہیں ۔ اب ان سوالات کا کون جواب دے گا؟

جناب چیئرمین، اچانک انہیں کوئی کام پڑ گیا ہے اور اس سلسلے میں انہوں نے مجھ سے بات بھی کی ہے۔

سینیٹر کلثوم پروین : وہ ہاؤس میں آئیں تو ہم ان سے پوچھیں کہ کیسے rules relax ہوئے ہیں ؟ یہ ان باتوں کا کب جواب دیں گے۔ تین سال تو ختم ہو گئے ہیں لیکن ہم

نے انہیں ہاؤس میں نہیں دیکھا ہے۔

جناب چیئرمین: ہاؤس میں وہ آتے رہتے ہیں۔ صاحبزادہ خالد جان۔سوال نمبر 84 -

84. ***Sahibzada Khalid Jan:** (Notice received on 24-11-2005 at 4.30 p.m.).

Will the Minister for Religious Affairs, Zakat and Ushr be pleased to state:

(a) whether any committee was formed to monitor balloting for Hajaj this year;

(b) the number of pilgrims to be sent on Hajj every year on government expenses and the criteria being adopted for the selection of such pilgrims; and

(c) the criteria being adopted for the selection of Khudam-ul-Hajaj and the reasons for not inviting applications for the same by advertising in the press?

Mr. Muhammad Ijaz-ul-Haq: (a) No committee as such was formed to monitor balloting for Hujjaj this year. However, open balloting was held on 3rd October, 2005. The ceremony was presided over by Minister for Religious Affairs, Zakat and Ushr and was attended by Minister of State, Ulema, Journalists, and some intending pilgrims.

(b) No person is sent on Hajj on Government expenses. However, under Hajj Foundation Scheme poor and destitute persons are sent on Hajj every year by the Government on observing the following criteria:—

(i) Should not be more than 50 years of age.

(ii) Should not have performed Hajj earlier, either on Government expenses or from any other source.

(iii) Should be Mustaahiq, Mutakki, Perheez-Gar and Paband-e-Soum-o-[illegible]t.

(iv) In case of Government servant, he should be retired person in BPS [illegible]-15.

(v) Should be medically fit.

2. The following persons are not eligible under the said scheme:—

(i) Ladies without Mehram (except belonging to Fiqa-e-Jaferia).

(ii) Pensioners retiring from the post in BPS 16 or above.

(iii) Serving Government servants.

(iv) Disabled/Handicapped persons, who cannot perform Hajj rituals or persons suffering from contagious disease.

(c) As per Hajj policy the uniformed personnel are selected as Khuddam-ul-Hujjaj on the basis of their nomination received from GHQ, Ministry of Interior, Provincial Home Departments and Pakistan Boy Scouts Association and the following criteria is observed:—

(i) The nominee should be mentally and physically fit to stand the rigours of duty for long duration during the Hajj season in Saudi Arabia.

(ii) He should not be more than 45 years of age.

(iii) He should have religious bent of mind.

(iv) He should preferably possess knowledge of Arabic language.

(v) Those performed Hajj duty last year should not be nominated.

2. No person other than the above organization is eligible for selection as Khuddamul Hajjaj, advertisement is therefore not required.

سینیٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب والا! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین، پہلے بنگزئی صاحب کھڑے ہوئے ہیں۔ ان کے بعد آپ کو موقع دے دوں گا۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی : جناب چیئرمین صاحب! سوال نمبر 84 کے جواب میں وزیر موصوف صاحب فرماتے ہیں کہ اس سال حج کی قرعہ اندازی کی نگرانی کے لیے کوئی کمیٹی تشکیل نہیں دی گئی تاہم قرعہ اندازی 13 اکتوبر 2005 کو منعقد ہوئی تھی اور قرعہ اندازی کی رسم افتتاح کے موقع پر کچھ علماء، صحافیوں اور کچھ متوقع حجاج نے شرکت کی۔ جناب چیئرمین! سوال یہ ہے کہ جب بھی کسی مملکت میں کوئی قانون یا آئین بنا دیا جاتا ہے تو اس سے لوگوں کی فلاح و بہبود مقصود ہوتی ہے۔ اس دفعہ رمضان المبارک میں جانے والے ہمارے کئی حضرات نے شکایت کی کہ پاکستان ہاؤس جس کے normally charges 7 or 8 Riyals ہوتے ہیں، اس

دفعہ انہوں نے double room کے 340 Riyals charge کیے ہیں۔

جناب چیئرمین ، دیکھیں ! یہ Questions Hour ہے۔ اس میں اتنے لمبے ضمنی سوالات نہیں ہوتے ہیں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی: میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کرایہ مقرر کرنے کے لیے کیا کسی کمیٹی سے اجازت لی تھی یا کابینہ سے اجازت لی تھی؟

جناب چیئرمین: بنگزئی صاحب! دیکھیں ، آپ کا سوال اس سوال سے نہیں نکلتا ہے۔ آپ تو ایک issue کی بات کر رہے ہیں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی: یہ بھی اسی سے متعلقہ ہے۔

جناب چیئرمین، آپ کا یہ سوال اس سے relevant نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، آپ کا مسئلہ Questions Hour سے related نہیں ہے۔

The supplementary should be related to the Question and this is not related to it.

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی: جناب چیئرمین! یہ حج سے متعلق ہے۔

جناب چیئرمین، آپ کی بات ٹھیک ہے کہ question ایک definite مسئلے کے اوپر ہوتا ہے۔ آپ کے پاس اور options بھی ہیں اور آپ وہاں اسے move کر سکتے ہیں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی: پاکستان ہاؤس میں کرایوں کی لوٹ مچائی گئی۔

جناب چیئرمین، آپ تشریف رکھیں۔ بلیدی صاحب! آپ اپنا سوال پوچھ لیں۔

(اس موقع پر ایوان میں مغرب کی نماز کے لیے اذان سنائی دی)

جناب چیئرمین: جی بلیدی صاحب۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، میں اپنا سوال نماز مغرب کے بعد پوچھ لوں گا۔

جناب چیئرمین، وقفہ سوالات ختم ہونے والا ہے۔ آپ اپنا سوال پوچھ لیں۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب والا! نماز کی ایک روایت ہے ۔ میں نماز کے بعد

پوچھ لوں گا۔

Mr. Chairman: Then the Question Hour is complete and over. Rest of the answers, except of Ministry of Housing, will be taken as read. Then we will continue with the other business after *Maghrib* prayers.

سینیٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، نہیں جناب! میرے ضمنی سوال ہیں۔

جناب چیئرمین، نہیں اب ایک گھنٹہ ہو گیا ہے۔

سینیٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، یہ بہت ضروری ہیں۔

جناب چیئرمین، آپ decide کر لیں اور بے شک دو گھنٹے چلائیں، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اب Questions Hour is over.

85. ***Mr. Abdul Latif Ansari:** (Notice received on 24-11-2005 at 4.30 p.m.).

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) *the percentage of oil and gas reservoirs in the province of Sindh during 2002 to 2005;*

(b) *the number of persons working in both the said feilds with province-wise break-up; and*

(c) *the royalty being paid to Sindh per annum for these reservoirs?*

Mr. Amanullah Khan Jadoon: (a) Details are at Annexure-I.

(b) Details are at Annexure-II.

(c) Royalty on oil and gas paid to the province of Sindh is as under:—

(In Million Rupees)

Period	Oil	Gas	Total
2002-2003	2634.899	5180.363	7,815.262
2003-2004	2379.163	7974.501	10,353.664
2004-2005	3702.862	10,480.811	14,183.673
G. Total :	8716.924	23635.675	32,352.599

Annexure-I

Oil & Gas reserves position and Share of Sindh Province

Date	Remaining Reserves on Pakistan basis		Share of Sindh		% age	
	Oil (MM Barrels)	Gas (BCF)	Oil (MM Barrels)	Gas (BCF)	Oil	Gas
30/06/2002	300.21	26982.38	140.44	17880.38	46.78	66.27
30/06/2003	288.68	26914.76	137.80	18248.69	47.73	67.80
30/06/2004	289.68	28087.29	147.23	19854.47	50.83	70.69
30/06/2005	308.32	32819.64	136.43	19574.24	44.25	59.64

Annexure-II

BREAKUP OF COMPANIES' EMPLOYEES WORKING IN OIL/GAS FIELDS LOCATED IN SINDH PROVINCE

Name of Company	Name of Field	Punjab	Sindh	NWFP	Balochistan	FATA	A.K	Expatriate/ICT	Total
OGDCL	Bobi Daru Sari, Hundi Kunnar Qadirpur Tando Alam Complex Kothar Pasakhi	278	1246	50	8	5	8		1595
Tullow	Sara	12	33	2	0	0	2	0	49
OMV	Sawan & Miano	226	521	32	1	5	13	2	800
ENI	Bhit	90	277	90	1	3	14	15	490
PPL	Kandhkot/Mazarani	13	70	3	0	0	1	0	87
BP	Badin I, II, IIR, III	71	407	21	2	0	2	0	503
Petronas	Rehmat	13	78	1	0	0	0	3	95
PEL	Block-22/Badar	12	44	3	0	1	2	0	62
OPI	MirpurKhas / Khipro Blocks	62	131	19	0	0	0	0	212
MGCL	Mari	42	147	8	1	1	0	0	199

86. ***Professor Muhammad Ibrahim Khan:** (Notice received on 24-11-2005 at 4.30 p.m.)

Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat be pleased to state:

(a) *the total number of helicopters being used in the relief work for earthquake affectees;*

(b) *the number of helicopters of Pakistan Army, Civil Aviation Authority and of other countries out of the said strength indicating also the separate details of each country?*

Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat: (a) Total number of helicopters used: 135

(b)

S. No.	Organization	Number of Helicopters
1.	Pakistan Army Aviation	49
2.	60 Aviation Squardron	3
3.	50 Aviation Squadron	4
4.	Government of Punjab	1
5.	Pakistan Navy	2
6.	Pakistan Air Force	3
7.	AKF	4
8.	UNHAS	18
9.	NATO	5
10.	USMIL	26
11.	ICRC (RED CROSS)	8
12.	IFRC	1
13.	MSF (SOUTH AFRICA)	2
14.	JSDF (JAPANA)	3
15.	OSFAM	1
16.	RAF	3
17.	UAE	1
18.	CANADIAN	1
	Total :	135

88. ***Syed Murad Ali Shah:** (Notice received on 24-11-2005 at 4.35 p.m.)

Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat be pleased to state whether it is a fact that some of the earthquake affectees were initially accommodated at various places and later on were asked to arrange their own accommodation if so, its reasons?

Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat: The statement is not correct.

89. ***Syed Murad Ali Shah:** (Notice received on 24-11-2005 at 4.35 p.m.)

Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat be pleased to state the procedure adopted for payment of twenty five thousand rupees as announced by the Government for the construction of earth quake safe houses in the affected areas?

Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat: Rupees 25,000/- in cash is being disbursed to the occupants of the earthquake damaged houses through a transparent process by forming a committee comprising representative of District Administration, Armed Forces and local elected notables. The payment is made on the spot on physical verification in the presence of above cited committee.

90. ***Syed Murad Ali Shah:** (Notice received on 24-11-2005 at 4.35 p.m.)

Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat be pleased to state whether the additional payment will also be made to the owners of commercial buildings, if so, its extent?

Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat: No decision has been taken as yet.

91. ***Dr. Muhammad Said:** (Notice received on 24-11-2005 at 4.37 p.m.)

Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat be pleased to state:

(a) whether it is a fact that NAB had announced to closed Rauf International a forex company by declaring it as illegal;

(b) whether it is also a fact that after two months investigation with the Chief Executive of the said company the NAB officers had announced in a Press Conference on 12th November 2003 that

all the account holders may submit their claims by 15-12-2003 in the office of the NAB situated at Chamba House, Lahore for making payment to all of them by January, 2004;

(c) *if the answer to above "a" and "b" be in the affirmative, the number of persons paid amount so far, and the number of persons whose claims are still pending, indicating also the time by which payment will be made to them?*

Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat: (a) No.

(b) Claims from public at large were invited on 15 December, 2003.

(c) No payment has been made so far to any claimant of this company by NAB.

92. ***Dr. Muhammad Said:** (Notice received on 24-11-2005 at 4.37 p.m.)

Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat be pleased to state:

(a) *the number of persons who offered their services for the National volunteer Movement;*

(b) *the number of persons registered under the said movement and the kind of candidates being preferred; and*

(c) *the facilities and privileges to be provided to the registered volunteers?*

Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat: (a) Approximately 15,000 Phone Calls from all over the country have been received in NVM. Beside this 8,000 persons (approx) offered their services as vol unteer.

(b) A total of 3487 persons have sent NVM forms for regi stration as volunteer in NVM. There is no discrimination on any ground including gende , ethnicity, caste creed etc. However, deployment of volunteers is based on speci ic need of the area of work as indicated by Army authorities. In earthquake area we need skilled/unskilled labour, engineers and medical help. Approximately 1200 NVM volunteers have been particularly deployed in effected areas.

(c) A package for legal fremework and incentives are as under:—

(i) The volunteers shall be awarded certificate signed by the President of Pakistan in recognition of their services. The certificates shall be awarded on the basis of services rendered for a minimum period of 30 days.

(ii) Government shall bear the traveling expenses, boarding/lodging and medical cover during services as volunteers.

(iii) Training of volunteers enable them to work in the quake effected areas.

(iv) The Government is considering a proposal that Government servants as well as semi government and institution's employees would be treated on duty for period they work as volunteers.

93. ***Prof. Ghafoor Ahmad:** (Notice received on 24-11-2005 at 4.40 p.m.).

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the present status of the Iran-Pakistan-India gas pipleline project; and

(b) the time by which work on that project is likely to start?

Mr. Amanullah Khan Jadoon: (a) The Iran-Pakistan-India Pipleline (IPI) project is pursued with the Iranians under a Working Group (WG) constituted between the Petroleum Ministries of Iran and Pakistan. The Pak-Iran WG has held four meetings so far.

The last (4th) meeting of the Working Group was held on 16-17 November, 2005 in Tehran. The issues on the project from the point of view of the seller (Pakistan future gas demand, pipeline route, delivery point project structure) and buyer (status of South Pars gas field development, delivery point, gas quality, pressure, project structure and health and safety standards) were deliberated upon.

Considering the size and magnitude of the project both sides agreed to continue to interact with each other to develop a wourld class safe and viable project.

IPI project also envisages to export Iranian gas to India *via* Pakistan. Pakistan and India have, therefore, constituted a Joint Working Group (JWG) on the project to exchange views and develop a commonly acceptable approach towards the project. Pak-India JWG has held two meetings so far and discussed the technical, commercial.

financial and legal issues involved in the project. The 3rd meeting of the JWG has been scheduled on 16-17 December, 2005 in New Delhi.

(b) The work on the project is likely to start during 2007.

94. ***Prof. Ghafoor Ahmad:** (Notice received on 24-11-2005 at 4.40 p.m.).

Will the Minister for Religious Affairs, Zakat and Ushr be pleased to inform:

(a) the number of persons who applied for Hajj in 2004;

(b) the number of the said persons who were allowed to proceed for Hajj;

(c) the amount received from those Hajj applicants; and

(d) the number of persons who performed Hajj on Government expenses that year?

Mr. Muhammad Ijaz-ul-Haq: (a) 180640.

(b) 128459.

(c) Rs. 6,242,439,338/-

(d) No person performed Hajj—2004 on Government expense.

95. ***Mrs. Mumtaz Bibi:** (Notice received on 25-11-2005 at 10.00 a.m.)

Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) the number of applications received by the FGE Housing Foundation for Phase IV, G-14/15, Islamabad, from the persons who have already got plots or houses in Islamabad as gift or in inheritance and the number of such applicants whom plots have been allotted;

(b) the quota of plots reserved for the Federal Government employees in each category in the said phase?

Syed Safwanullah : (a) Details of the applications received from and the provisional allotments made to those who own a plot or house as gift or inheritance, are given as under:—

Category	Applications Received	Allotments Issued
Cat-I	05	05
Cat-II	01	Nil
Total:	**06**	**05**

(b) Category-wise quota of the plots reserved for Federal Government employees in Phase-IV is as follows:—

Cat-I	450
Cat-II	825
Cat-III	945
Cat-IV	1,013
Cat-V	1,350
Total:	**4,583**

96. ***Mr. Raza Muhammad Raza:** (Notice received on 25-11-2005 at 10.00 a.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the construction work of Gomal Zam Dam Project has been suspended, if so, its reasons; and

(b) the time by which the construction work on the said project will resume?

Mr. Liaqat Ali Jatoi : The construction of the project is awaiting government's decision.

(a) Yes, work on the Gomal Zam Dam project is suspended. The reasons,

for stoppage of work by the Contractor is the death of a Chinese Engineer working with the Consultants who was kidnapped on October 09, 2004.

(b) The work is likely to resume at dam site by the Contractor by March 01, 2006, subject to successful, negotiations for resumption of work with the Contractor which are in active process.

97. ***Mr. Raza Muhammad Raza:** (Notice received on 25-11-2005 at 10.00 a.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the number of gas reserves discovered in Zarghoon Ghar, Balochistan;

(b) the stage of work on these projects; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to provide Gas to the adjacent areas of these projects, if so, its details?

Mr. Amanullah Khan Jadoon : (a) the probable recoverable gas reserves in Zarghun South are to the tune of 93 billion cubic feet (BCF).

Development plan valuing approximately US$ 33 million for processing facilities and gas gathering network for supply of gas to Sui Southern Gas Company Ltd. (SSGCL), has been approved by the Government. Modalities, to supply this gas to Quetta are being worked out between the producers and the utility company *i.e.* SSGCL.

(b) Zarghun gas field is 64 km from Quetta. Proposals for gas supply to the adjacent areas would be considered at the gas pipeline construction stage.

98. ***Mr. Raza Muhammad Raza:** (Notice received on 25-11-2005 at 10.00 a.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the volume of reserves of oil and gas discovered in NWFP, during the last three years indicating also the status of these projects;

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to provide gas to the adjacent areas of these projects, if so, its details?

Mr. Amanullah Khan Jadoon: (a) The total recoverable reserves discovered in NWFP as on 30-06-2005 are as under:—

Oil	44.34 million barrels
Gas	2197.75 billion cubic feet

Balance reserves of oil and gas in NWFP as on 30-06-2005 are as under:—

Oil	42.84 million barrels
Gas	2187.33 billion cubic feet

During the last three years, MOL Pakistan has discovered oil and gas in Tal Block in 2002 and are producing 500 barrels of condensate per day and 51 million cubic feet per day of gas. The discovery is under EWT and would be fully developed by year 2007.

(b) Yes, the schemes for supply of gas to six southern districts namely Hangu, Karak, Tank, Lakki Marwat, Bannu and D.I. Khan and 36 villages located in Tehsil ›anda Daud Shah, District Karak have also been approved at a cost of Rs. 2,108 Million and Rs. 449.747 Million respectively.

In addition, the schemes for supply of gas to village Shakardara and village Gurguri has been approved at a total cost of Rs. 50.76 Million.

99. ***Dr. Muhammad Akbar Khawaja:** (Notice received on 26-11-2005 at 10.05 a.m.)

Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat be pleased to state:

(a) the organizational structure of the newly established Earthquake Rehabilitation and Reconstruction Authority (ERRA) and the Federal Relief Commission (FRC);

(b) the authority which approved ERRA Articles of Incorporation and/ or Terms of Reference; and

(c) the mechanisms of internal controls and financial reporting incorporated in ERRA's charter to ensure fiscal transparency, accountability and effective and efficient use of funds?

Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat: (a) A seven members Council headed by the Prime Minister, as apex body has been constituted, authorized for management and administration of the Authority.

For implementation of the approved programmes, projects, and policy decisions of the Council, a Board comprising fourteen members headed by Chairman ERRA has also been constituted.

(b) Earthquake Reconstruction and Rehabilitation Authority (ERRA) has been established *vide* Notification No. F. 1 (4) 2005-Admn, dated 24-10-2005 with the approval of the Prime Minister.

(c) To ensure transparency and accountability, the expenditure to be incurred by the ERRA on reconstruction and rehabilitation activities as well as the establishment of the authority, will be budgeted for the authority through normal budgetary process which is subjected to parliamentary scrutiny. The accounts of the Authority will be prepared according to the procedure prescribed by the Controller General of Accounts duly approved by the Ministry of Finance.

Audit of the accounts of ERRA will be carried out by the Auditor General of Pakistan on annual basis (which is a mandatory requirement. The Public Accounts Committee (PAC) will examine the reports of the Auditor General.

An internal audit unit is also being set up in the ERRA to conduct regular audit of expenditure. The Reports will be placed before the ERRA Council headed by the Prime Minister. The accounts of donor assistance have also been planned to be audited by a reputed firm of Chartered Accountants in addition to the audit by the Auditor General of Pakistan to ensure transparency in utilization and transaction of financial assistance etc.

100. ***Prof. Ghafoor Ahmad:** (Notice received on 26-11-2005 at 3.25 p.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the names and addresses of the persons who have deposited the amount of demand notices for electricity connections in the area of rural Sub-Division Chakwal and connections have not been provided to them so far indicating also the dates on which demand notices were issued; and

(b) the reasons for not providing connections to the said persons so far and the time by which the same will be provided?

Mr. Liaqat Ali Jatoi: (a) 8 connections are pending in the area of Rural Sub-Division Chakeal as per list enclosed as Annex-A.

No ripe connection of other category is pending in the said Sub Division.

(b) The reason for not installing the connections and the date on which the connections have been installed are mentioned against each application in the above Annex.

Annex-A

Sr. No.	Name & Address of conections	Application		Demand Notice		Estimated Cost Deposited (RS)	Date of Deposit	Reasons for not Installation of connection	Current Status
		No.	Date	No.	Date				
1	Abdul Ghafoor S/o Chaudhary Khan Vill Thargal	179/A-1	25.05.05	218	18.06.05	40511/-	02.07.05	1 No. HT structure was required, which has now been shifted to site.	Connection installed on 30.11.2005
2	Khalid Mahmood S/o Band Khan Bhoun.	337/A-1	07.09.05	614	27.09.05	30997/-	18.10.05	3 Nos. LT PC poles were required, which are now being shifted to work site.	Connection will be installed on 30.12.2005
3	Zafar Hussain S/o Muhammad Khan Mohra Qazi.	374/A-1	03.10.05	649	01.11.05	7340/-	16.11.05		Connection installed on 03.12.2005
4	Dil Ruba Hussain S/o Amir Hussain Rehna Sadaal	393/A-1	24.10.05	[illegible]	25.10.05	3000/-	11.11.05		Connection installed on 30.11.2005
5	Amir Sultan Shah S/o Hussain Shah Jhang Saydan	404/A-1	12.11.05	655	21.11.05	3000/-	24.11.05	Amount recently deposited for which material has been drawn.	Connection installed on 30.11.2005
6	Muhammad Shafa S/o Noor Muhammad Vill Sadwal	399/A-1	08.11.05	652	21.11.05	3000/-	26.11.05		Connection installed on 30.11.2005
7	Tariq Mahmood S/o Ghulam Rasool Bhoun.	411/A-1	15.11.05	657	23.11.05	3000/-	28.11.05		Connection installed on 30.11.2005
8	Muhammad Akram S/o Noor Ahmed Karyala.	415/A-1	10.11.05	658	23.11.05	3000/-	28.11.05		Connection installed on 30.11.2005

101. ***Dr. Safdar Ali Abbasi:** (Notice received on 28-11-2005 at 3.00 p.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the number of illegally occupied WAPDA Quarters in Sectors G-6, F-6/4, G-7/3-1, G-7/3-4 and G-7/4 Islamabad indicating also the dates since when the same are in illegal occupation;

(b) whether any notices have been served to the illegal occupants for vacation of those quarters, if so, the action taken in the matter after expiry of notice period;

(c) the time by which the said quarters will be got vacated from the illegal occupants?

Reply not received.

102. ***Syed Hidayatullah Shah:** (Notice received on 29-11-2005 at 2.20 p.m.)

Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) the number of houses of Cat-IV at I/8-1 Islamabad affected due to recent earthquake;

(b) the number of complaints registered in the concerned enquiry office and the action taken thereon; and

(c) whether the summary of the expenditures to be incurred on repairing of the said houses has been sent to the concerned department, if so, its present status?

Syed Safwanullah: (a) Some minor cracks of non-structural nature have been observed in 49 Category-IV flats in Sector I-8/1 Islamabad.

(b) 1751 complaints were received at Pak. PWD Enquiry Office I-8/1, Islamabad during July-November 2005. 1727 complaints have been attended and the remaining 24 complaints would also be attended shortly.

(c) The repair/rectification work has been carried out from the available resources. Hence no summary has been initiated.

103. ***Mr. Muhammad Akram:** (Notice received on 29-11-2005 at 2.20 p.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the number of illegal Gas connections detected in various areas of the country during the last two years and the steps taken by the Government to check this illegal activity?

Mr. Amanullah Khan Jadoon: The number of illegal gas connections detected in various areas of the country during the last two years were 2481.

The gas utility companies have taken the following measures to check the illegal business:—

(i) A special task force is conducting surprise checking/raids to monitor such cases.

(ii) The Surveillance and Monitoring (S&M) Department has been strengthened to beef up Surveillance visits/late night inspections.

104. ***Mr. Muhammad Akram:** (Notice received on 29-11-2005 at 2.20 p.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the number of attacks made on gas pipelines in the country since 1st January, 2004 indicating also the extent of loss sustained by the Government during each incident; and

(b) the steps being taken by the Government for the protection of gas pipelines in the country?

Mr. Amanullah Khan Jadoon: (a) There were twenty (20) attacks on gas pipelines in the country from January 2004 to June 2005 resulting in loss to the tune of Rs. 186.821 Million.

(b) Major steps taken by the Government for protection of gas pipelines in the country are as under:—

(i) Engaging the services of Security Personnel in the sensitive areas in the Provinces.

(ii) Deploying chowkidars/guards at vulnerable points.

(iii) Enhancing the patrolling of "Right of Way" (ROW) by Company's personnel.

(iv) Preparing Company's construction crew of Project department and emergency teams of transmission for stand by duty, fully equipped with heavy machinery to meet any eventuality.

105. ***Mr. Muhammad Akram:** (Notice received on 29-11-2005 at 2.20 p.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the number of illegal electricity connections detected during the last two years with province-wise break-up;

(b) the steps the Government is taking to control the theft of electricity and illegal connections?

Mr. Liaqat Ali Jatoi: (a) 13,49,284 illegal electricity connections were detected during last 2 years. year-wise as well as Province-wise detail is as under:—

Name of Province	2003-04	2004-05	Total
Punjab	4315	3537	7852
Sindh	558400	351472	909872
NWFP	196144	232231	428375
Balochistan	1419	1766	3185
Total:	760278	589006	1349284

(b) Steps taken to control the theft of electricity and illegal connections:

(i) FIRs are lodged against consumers who found involved in theft of electricity.

(ii) All the defective, sluggish and obsolete model meters are being replaced with PC meters.

(iii) Meters shifted outside the premises.

(iv) Constant watch over meter reading.

(v) Percentage check prescribed for each field officer/official is strictly adhered to.

(vi) Surprise checking of consumers.

(vii) Vast surveillance arrangements to dig out the theft at all levels.

(viii) Campaign for combing of high loss feeders.

(ix) Securing of energy meters and LT bushes of independent transformers.

(x) Removing of PVC cable lying on the roof of consumers.

106. ***Mr. Hameed Ullah Jan Afridi:** (Notice received on 30-11-2005 at 10.15 a.m.)

Will the Minister for Housing and Works be pleased to state the location of Federal Lodges where mosques have not been constructed so far and the time by which mosques will be constructed there?

Syed Safwanullah: Following are the federal Lodges/Hostels where Mosques have not been constructed:—

(i) Federal Lodge No. 1, G-5/1, Islamabad.
(ii) Federal Lodge No. II, G-5/1, Islamabad.
(iii) Fatima Jinnah Hostel, G-5/2, Islamabad.
(iv) F.G Chummary Lodge G-8/1, Islamabad.
(v) Federal Lodge Shami Road, Peshawar.
(vi) Federal Lodges No. I, II and III Quetta.
(vii) Federal Lodge at F.G. Colony Dhana Singhwala, Lahore.

Indication of any time frame for construction of Mosques at these federal Lodges is difficult at this stage when no such scheme is under preparation.

107. ***Mr. Hameed Ullah Jan Afridi:** (Notice received on 30-11-2005 at 10.15 a.m.)

Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) the total number of sanctioned posts in the federal Lodges of the country;

(b) the total number of regular posts lying vacant indicating also the dates of vacancy; and

(c) *the time by which these posts will be filled in?*

Syed Safwanullah: (a) There are 458 posts of Caretaking establishment sanctioned on regular basis for the Federal Lodges located all over the country (Annex-A).

(b) There are 180 posts which are lying vacant (Annex-B).

(c) The above mentioned vacant posts could not be filled up due to non-finalization of recruitment rules for the said posts as well as persistent ban on recruitment. NOC for filling up of above mentioned vacant posts is being obtained from the Establishment Division as recruitment rules have been notified besides lifting of the ban. As soon approval is accorded by the Establishment Division, vacant posts will be advertised and filled in accordingly.

Annexure-A

S. No.	Name of Lodge	Sanctioned Posts
1	Federal Lodge No.1 (Shah Abdul Latif Bhattai Lodge). Islamabad.	34
2	Federal Lodge No.II (Lal Shahbad Qalandar Lodge). Islamabad.	22
3	Fatima Jinnah Hostel, Islamabad.	30
4	Supreme Court Judges Rest House No.-I, Islamabad.	13
5	Supreme Court Judges Rest House No.II. Islamabad.	11
6	Federal Lodge No. 5 & 6, Murree.	18
7	State Guest House Murree.	26
8	F.G Chummary Hostel. Islamabad.	21
9	Federal Lodges, Karachi.	86
10	Federal Lodge - I Zarghoon Road, Quetta.	14
11	Federal Lodge – II Satellite Town, Quetta.	31
12	Federal Lodge – III Satellite Town, Quetta	45
13	Federal Lodge, Chamba House, Lahore.	87
14	Federal Lodge Peshawar.	20
	Total:-	458

ANNEXURE B

S.No.	Name of Post	Vacant Posts	Date / Year of Vacancy.
1	Assistant Comptroller	1	04-07-2004
2.	Assistant.	1	04-07-2004
3	L.D.C	5	01-12-1979
4	Receptionist	10	1987-1988
5	Caretaker	4	1987-1988
6	General Supervisor	1	01-12-1979
7	Naib Qasid	3	1994-1995
8	Room Bearer	41	1994,1998 and 2000.
9	Chowkidar	8	1987-1988
10	Masalchi	8	1987-1988
11	Cooks	13	29-11-1979
12	Mates	2	29-11-1979

13	Sweeper	30	01-03-1988
14	Telephone Operator	25	1988
15	Gutter man	[illegible]	1988
16	Security Guard	13	12-08-1983
17	Head Cook	1	01-12-1979
18	Accounts Clerk	3	1994-1995
19	Farrash	7	1996
20	Dhobi	1	1999
21	Gardner	1	2001
	Total:	180	

108. ***Mr. Muhammad Said:** (Notice received on 02-12-2005 at 12.00 p.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the name of the company to whom the contract of the construction of Gomal Zam dam has been awarded; and

(b) the terms and conditions of the contract and the time by which the work will be completed?

Mr. Liaqat Ali Jatoi: The construction of the project is awaiting government's decision.

(a) M/s China National Water Resouces and Hydropower Engineering corporation (CWHEC)-Harbin Power Engineering Company (HPE) Joint Venture has been awarded the work of Gomal Zam Dam Project

(b) The contract was awarded to the Chinese firm on Engineer, Procure, Construct (EPC)/Turnkey basis for an amount of Rs. 4.388 billion. The Contractor, is responsible for all works and services necessary for the design, engineering, procurement, construction, testing of works and remedying of any defects in the works. The work will be completed by June 30, 2009 in case the Contractor resumes work by January 31, 2006.

110. ***Mr. Farhat Ullah Babar:** (Notice received on 05-12-2005 at 10.00 a.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to refer to Question No. 25 replied on 15-11-2005 and state:

(a) whether it is a fact that the inquiry report has concluded that malpractices have been taken place in the dumping of petroleum products;

(b) whether it is a fact that the case has been referred to NAB?

Mr. Amanullah Khan Jadoon: (a) Nil.

(b) Nil.

111. ***Mr. Farhat Ullah Babar:** (Notice received on 05-12-2005 at 10.00 a.m.)

Will the Minister for Housing and Works be pleased to refer to Un-starred question No. 4 replied on 15th November, 2005 and state:

(a) the criteria adopted for allotment of plots;

(b) whether any invetigations were made to ascertain the applicants eligibility for allotment of these plots; and

(c) whether any action has been taken against those who were obtained plots in violation of the conditions, if so, the details thereof?

Syed Safwanullah: (a) No specific criteria was laid down, as it was not a regular scheme of the Housing Foundation.

(b) The scrutiny of applicants was carried out by the Housing Foundation aiming at ascertaining information about earlier allotment of houses/plots to them.

(c) The cases where it was found that the applicant previously had a plot/house, the allotments made were cancelled. These cancelled plots are 1-A, I-8/2; 7-F, I-8/2; and 7/2, E-12/2, Islamabad.

112. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 05-12-2005 at 01.05 p.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state the number of villages in Makran, Balochistan which have been electrified during the last four years?

Reply not received.

113. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 05-12-2005 at 01.05 p.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the number of persons appointed in Sui Northern Gas Pipe Line since 2002 with province wise break-up?

Mr. Amanullah Khan Jadoon: 274 persons have been appointed in SNGPL since 1-1-2002.

The Province-wise breakup is as under:—

Punjab	215
Sindh	5
NWFP	40
Balochistan	13
AJK	01
Total:	**274**

114. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 05-12-2005 at 01.05 p.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the percentage of work completed so far on Mirani Dam Project; and

(b) the time by which that project will be completed?

Mr. Liaqat Ali Jatoi: (a) The overall physical progress at Mirani dam Project is 78%.

(b) The completion date of the project is 7th July, 2006.

115. ***Mrs. Tanveer Khalid:** (Notice received on 10-12-2005 at 01.15 p.m.)

Will the Minister for Water and Powers be pleased to state the causes of delay in undertaking the construction work of Kala Bagh Dam?

Mr. Liaqat Ali Jatoi: The construction of the project is awaiting government's decision.

116. ***Mr. Naeem Hussain Chattha:** (Notice received on 12-12-2005 at 01.30 p.m.)

Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) *the number of applicants of the Islamabad Housing Scheme Phase IV (G-14/1, G-14/2 and G-14/3) launched in 2003 whose seed money is retained by the Federal Government Employees Housing Foundation; and*

(b) *the total amount deposited by these applicants and the exact date by which these cases will be decided?*

Syed Safwanullah: Requisite information is being collected and shall be furnished on next Rota Day.

116A. ***Dr Safdar Ali Abbasi:** (Notice received on 13-12-2005 at 2.30 p.m.)

Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) *the number of applications of Retired Federal Government Servants received for allotment of Category-V plots in FGEH, Foundation Scheme Sector G-14 (Phae-IV), Islamabad;*

(b) *the names, date of birth, name of department and date of retirement of the said applicants whom plots have been allotted; and*

(c) *whether it is a fact that some applicants for Category-V plots are still under consideration?*

Syed Safwanullah: Requisite information is being collected and shall be furnished on next Rota Day.

116B. ***Mr. Kamran Murtaza:** (Notice received on 14-12-2005 at 10.15 a.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) *whether it is a fact that electricity has been suppli d to village Laisar, Tehsil Shakargarh, District Narowal, with o erecting proper poles, if so, its reasons; and*

(b) *the time by which the existing service cable in the said village will be replaced by silver cable and proper electric poles will be installed?*

Reply not received.

116C. ***Mr. Kamran Murtaza:** (Notice received on 14-12-2005 at 10.15 a.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) whether it is a fact that two 50 KV transformers installed at village Rambari, Tehsil Shakargarh, District Narowal do not meet the requirement of the consumers of the said village; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to replace the same by high power transformers, if so, when?

Mr. Liaqat Ali Jatoi: (a) It is a fact that two 50 KVA transformers have been installed in village Rambari Tehsil Shakargarh District Narowal. The loading position of 50 KVA transformer installed in South is normal, whereas 50 KVA transformer installed in North became over loaded during the last Summer Peak Season.

(b) Proposal for augmentation of 50 KVA transformer to 100 KVA transformer is under process. The work is likely to be completed by 31 December 2005.

SENATE SECRETARIAT

"UNSTARRED QUESTIONS AND THEIR REPLIES"

for Thursday, the 29th December, 2005

19. **Syed Hidayatullah Shah:** (Notice received on 26-11-2005 at 12.40 p.m.)

Will the Minister for Religious Affairs, Zakat and Ushr be pleased to state the names of those unsuccessful pilgrims belonging to District Manshera, Tehsil Ogi, whose names were recommended by MNAs/ Senators for, Hajj 2006?

Mr. Mohammad Ijaz-ul-Haq: There was only one unsuccessful pilgrim, namely Mr. Muhammad Wahid of District Manshera whose name was recommended by Maulana Abdul Malik, MNA.

20. **Mr. Farhat Ullah Babar:** (Notice received on 5-12-2005 at 10.00 a.m.)

Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat be pleased to refer to the un-starred question No.3 replied on 15-11-2005 and state:

(a) the total amount received year wise by NAB as its share under each of the five approved categories of recoveries (Bank default, Write offs, CBR Dues, Discovery and Recovery of CBR dues and Corruption); and

(b) the specific purposes on which the amount received by NAB has been spent in addition to the normal budgetary allocation?

Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat: Reply is as under:—

(a) Detail is attached.

(b) The amount received is being spent as specified in the National Accountability Bureau (Recovery & Reward) Rules, 2002 issued *vide* S.R.O. 655(1)2002 dated 09--9-2002 (copy attached).

Year Wise Detail of NAB's Share
(Upto June 2005)

Rs in Million

	Categories					
Years	Bank Default	Write Offs	CBR Dues	Discovery & Recovery of CBR Dues	Corruption	Total
1999-00	11.86	-	-	-	-	11.86
2000-01	2.97	-	-	-	-	2.97
2001-02	28.00	-	-	15.524	418.646	462.17
2002-03	10.60	-	-	-	181.652	192.25
2003-04	51.24	-	-	-	162.680	213.92
2004-05	48.43	-	-	-	62.723	111.15
G Total	153.10	-	-	15.524	825.701	994.325

REGISTERED NO. M - 302 / L-7646

The Gazette of Pakistan

EXTRAORDINARY
PUBLISHED BY AUTHORITY

ISLAMABAD, THURSDAY, SEPTEMBER 26, 2002

PART II

Statutory Notifications (S. R. O.)

GOVERNMENT OF PAKISTAN

CHIEF EXECUTIVE'S SECRETARIAT

(National Accountability Bureau)

NOTIFICATION

Islamabad, the 9th September, 2002

S. R. O. 655 (I)/2002.—In exercise of the powers conferred by section 34 of the National Accountability Bureau Ordinance, 1999 (XVIII of 1999), read with section 33A thereof, the President of the Islamic Republic of Pakistan, in consultation with the Chief Justice of Pakistan, is pleased to make the following rules :—

1. **Short title and commencement.**—(1) These rules may be called the National Accountability Bureau (Recovery and Reward) Rules, 2002.

(2) They shall come into force at once.

2. **Definitions.**—In these rules unless there is any thing repugnant in the subject or context,

(a) "bonus or *ex-gratia* payment" means the amount payable to the officers and staff of the NAB, government servants and public servants

Price : Rs. 5.00

[1132 (2002)/Ex. Gaz.]

for rendering commendable services in detection, investigation or prosecution of cases relating to corruption and corrupt practices;

(b) " CBR " means the Central Board of Revenue constituted under the Central Board of Revenue Act, 1924 (IV of 1924);

(c) " CBR dues " means the amounts payable to the CBR under any law, rules, regulation issued from time to time;

(d) " Committee " means the Committee constituted under rule 3;

(e) " corruption money " means the money recovered from the persons guilty of corruption and corrupt practices as defined in the NAB Ordinance;

(f) " equipment and transport " means machinery, equipment and transport not authorized by the Federal Government or authorized but not provided.

(g) " expert or consultants " means local or foreign individuals, groups, or companies which provide assistance to NAB in performance of its functions, on the basis of mutually agreed terms and conditions;

(h) (1) " informer " means, any person, or a group of persons, who provides any vital or significant information or evidence leading to successful investigation, prosecution and recovery regarding bank loan default, bank write off, CBR dues and corruption or corrupt practices resulting in recovery of the full or a part of defaulted amount or any part thereof. Information must be substantiated which may lead to discovery/recovery. Such information should not be based on mere guess, gossip or rumor, but it should be based on material evidence.

(2) The identify of the informer(s) and the information provided by him/her, as well as, all communications regarding the same shall be privileged and shall not be disclosed by the concerned Government Agency to any authority unless a party can establish that the need for such information outweighs the public interest in maintaining the privilege.

(i) " NAB " means the National Accountability Bureau;

(j) " NAB Ordinance " means the National Accountability Bureau Ordinance, 1999 (XVIII of 1999):

(k) "Officers and Staff" means officers and staff working in NAB including its Regional Bureaus, SIW (ISI), FIA, ACE and any other agency or department of the Federal Government involved in the inquiry, acquisition or information, provision of information, investigation, preparation and prosecution of the cases under the NAB Ordinance;

(l) "Recovery and Rewards Fund" means the NAB's Recovery and Rewards Fund established under rule 4;

(m) "reward" means the amount payable to an informer being a member of the public for providing material evidence; and

(n) "welfare" means the well-being of the employees of NAB or the Regional Accountability Bureau;

(o) "Scholarship" means grant to the NAB employees for the education of their children in professional institutions within the country.

3. **Committee.**—(1) There shall be constituted a Committee which shall consist of the following members, namely :—

(a) Deputy Chairman, NAB	*President*
(b) Director General (I & M), NAB	*Member*
(c) Chief Of Staff, NAB	*Member*
(d) Director(BS-20/21), NAB	*Member*
(e) Legal Adviser, NAB	*Member*
(f) Director (I & M), RAB	*Member*
(g) Deputy Secretary (B&A), NAB	*Secretary* (where required)

(2) The Committee shall make recommendations to the Chairman NAB for sanction of rewards, other *ex-gratia* payments such other from Recovery and Rewards expenditures from Recovery Fund in accordance with these rules.

4. **Recovery and Rewards Fund.**—(1) There shall be established a fund to be called the NAB's Recovery and Rewards Fund which shall consist of the NAB's share in the recovered amounts approved by the Chief Executive

(2) The final Sanctioning Authority for all the payments out of the NAB's Recovery and Rewards Fund shall be the Chairman NAB.

(3) The NAB's Recovery and Rewards Fund shall be utilized for the following purposes, namely :—

(a) *Hiring of experts or consultants.*—The Chairman NAB may approve expenditures out of the NAB's Recovery and Rewards Fund for hiring of legal experts, chartered accountants, investigators or interrogators, anti-corruption strategy experts, media consultants or any other

person for an assignment relating to NAB's functions as per rules framed in consultation with the Government.

(b) *Development of National Strategy on eradication of corruption.*—NAB shall undertake the development and co-ordination of national strategy on eradication of corruption on a long term basis. The Chairman NAB may approve expenditure on the development and maintenance of a national database on corruption and a media campaign encouraging the community participation and holding of events like seminars, workshops within the scope of developing a national strategy against corruption.

(c) *Purchase of equipment and transport.*—The Chairman NAB may purchase any equipment and transport as described in clause 2 (f) pursuant to the recommendations of the Committee and due care shall be exercised to ensure adherence to the provisions of the General Financial Rules.

(d) *Bonus or ex-gratia for extraordinary performance.*—The Bonus or *ex-gratia* shall be given to those officers and staff members whose performance has been extraordinary. This amount shall ordinarily at a maximum be equivalent to the basic salaries of one year of the awardee only once a year on the recommendation of the Committee. The amount shall be decided on the basis of following, namely :—

(i) nature of work performed :

(ii) size of recovery made ;

(iii) risk and initiative involved : and

(iv) rank and status of the awardee.

(e) *Rewards for informer.*—Depending upon the nature of the case and significance of the information provided, the Committee may recommend to the Chairman NAB an amount to be paid to the informer up to the percentage as contained in the schedule to these rules. If there are more than one informer in a case, the amount of reward shall be shared between the informers on the recommendations of the Committee which shall be based upon nature and value of the information or evidence provided.

(f) *Welfare measures.*—20% of the available amount in Recovery Fund out of NAB's Share in recoveries will be reserved for undertaking welfare measures for NAB's employees.

5. **Accounting procedure.**—(1) The following accounts shall be operated for the Recovery and Rewards Fund, namely :—

(a) *Bank account.*—NAB's share in recoveries of bank default under sub-section (8) of section 5 of the NAB Ordinance shall be deposited in this account, maintained with the National Bank of Pakistan, CE Sectt. II Branch. In case of recovery in foreign exchange, the foreign exchange, shall be surrendered to the State Bank of Pakistan and rupee equivalent shall be deposited in this account.

(b) *Assignment account.*—(1) NAB's share of recoveries in the remaining areas mentioned in clause 5 (a) shall be deposited in the Assignment Account opened with the approval of the Finance Division (Budget Wing) in the National Bank of Pakistan, Main Branch, Civic Centre, Islamabad.

(2) For Assignment Account, funds against the receipts deposited by NAB in the Government Accounts shall be obtained through Technical Supplementary Grants equal to NAB's share in recoveries.

(3) The amount provided through Technical Supplementary Grants shall be transferred to the Assignment Account through sanction letters addressed to the AGPR after endorsement by the Deputy Financial Adviser.

(4) The AGPR shall transfer the amount to the assignment Account through sealed authority.

(5) The amount obtained through Technical Supplementary Grants to be credited in the Assignment Account shall be debitable to Demand No. 9-Chief Executive Secretariat-NAB.

(6) The Assignment Account shall lapse at the end of each financial year.

(7) Finance Division shall recoup the Assignment Account by 15th July of each financial year to the extent of funds lapsed on 30th June.

(8) The Assignment Account shall be jointly operated by DS (B&A) and one of the following officers, namely :—

(a) Deputy Chairman NAB, Islamabad ; or

(b) Col. Adm NAB, Islamabad.

(9) The amount of withdrawals shall not exceed the available amount of receipts both in the Assignment Account and bank account.

6. **Audit of accounts.**—Regular account of the receipts into and expenditure out of the Recovery Fund shall be maintained by NAB. The Auditor-General of Pakistan shall audit the accounts as per standard procedures for each financial year. Internal audit shall be carried out on a quarterly basis by a Board of officers of NAB.

SCHEDULE OF REWARD PAYABLE TO INFORMERS

[*See* rule 4 (e)]

S. No.	NAB's share of recovered amount	Informer's reward in percentage out of NAB's recovered amount
1	2	3
1.	Upto. 1,000,000/-	20 %
2.	Upto 5,000,000/-	10 %
3.	Upto 10,000,000/-	7%
4.	Upto 30,000,000/-	4%
5.	Upto 50,000,000/-	4%
6.	Upto 70,000,000/-	4%
7.	Above 70,000,000/-	4%

[No. F. 1 (5) DS (B&A)/2000-NAB.]

SHAFIQULLAH,
Deputy Secretary (*B&A*).

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD
PUBLISHED BY THE MANAGER OF PUBLICATIONS, KARACHI

21. **Mr. Farhat Ullah Babar:** (Notice received on 5-12-2005 at 10.00 a.m.)

Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat be pleased to refer to the un-starred question No.3 replied on 15-11-2005 and state the names and addresses of the persons against whom NAB launched loan recovery drive from October 12, 1999 till December 2003 along with the amount of loan involved in each case?

Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat: Attention is invited to sub para 'b' of the answer to unstarred question No. 3 replied on 15 November 2005. (copy attached).

Farhatullah Babar

Question	Reply
Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat be pleased to refer to the Senate un-starred question No 31 answered on 15-09-05 and state: -	Reply is as under: -
a. The basis on which the amount paid to the NAB out of recoveries is calculated and the rationale for the difference in amounts paid to the NAB in 2000 and 2004.	a. i) The NAB share out of recoveries is calculated on the under mentioned basis, approved by the then Chief Executive of Pakistan vide Finance Division letter No. 2(2)DFA(Cab)/2000 dated 06-07-2000 (copy enclosed):- a. Recovery of Bank Default 03% b. Recovery of write offs 20% c. Recovery from known CBR dues 10% d. Discovery and recovery of CBR dues 30% e. Recovery of corruption money 25% ii) Difference in amounts paid to the NAB on account of NAB share in 2000 and 2004 is due to the reason that the procedure for depositing corruption money into Government Treasury was approved in 7/2000 and no NAB share was received in that year. Moreover the difference in the NAB share

		received during the years is due to the reason that in cases/scams where the recovered money belongs to general public the NAB share has not been taken. Total amount of this unclaimed share come to Rupees 1580 Millions.
The names and particulars of persons from whom direct recoveries were made by the NAB since 2000 with year wise break up indicating also the amount of direct recovery made in each case?	b	After the promulgation of NA Ordinance 1999, Willful loan default was made a cognizable offence. As a sequel, NAB took concrete steps in helping the banks/financial institutions in their drive for the recovery of defaulted loans. Based on the relentless efforts of NAB and active participation of banks/financial institutions the data received from State Bank of Pakistan shows cash recovery of Rs 110.614 Billion during the period 12 October 1999 till December 2003 against the defaulted loans. **The names & addresses of the defaulters were, however, not provided by the State Bank of Pakistan to NAB.** Since the year 2004, State Bank of Pakistan has changed the reporting pattern whereby banks are required to report recoveries against Non-Performing Loans (NPLs) and not against defaulted loans. It was mutually decided by NAB and SBP that from the year 2004 onwards, NAB will only report those recoveries which

	would be made against cases referred to it by SBP. As a sequel, Rs 1.879 Billion has been further recovered during 2004 & 2005 against the cases of wilful default referred by State Bank to NAB.

22. **Mr. Farhat Ullah Babar:** (Notice received on 5-12-2005 at 10.00 a.m.)

Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat be pleased to refer to the un-starred question No. 31 of 15-09-2005 and state:

(a) the break up of the recoveries of 116.21 billion made whether under bank default, write offs, CBR dues and plea bargain etc;

(b) the names and particulars of the persons from whom these recoveries were made during the period October 12, 1999 to December 2004?

Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat: Reply is as under:—

(1)	Bank Default	111.79 Billion
(2)	Voluntary Return	0.298 Billion
(3)	Plea Bargain	4.122 Billion
	Total:	**116.21 Billion**

Attention is invited to sub para 'b' of the answer to unstarred question No. 3 replied on 15 November 2005. (copy attached).

Un-Starred Senate Question No. 2 Moved by
Senator Farhatullah Babar

Question	Reply
Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat be pleased to refer to the Senate un-starred question No 31 answered on 15-09-05 and state: -	Reply is as under: -
a. The basis on which the amount paid to the NAB out of recoveries is calculated and the rationale for the difference in amounts paid to the NAB in 2000 and 2004.	a. i) The NAB share out of recoveries is calculated on the under mentioned basis, approved by the then Chief Executive of Pakistan vide Finance Division letter No. 2(2)DFA(Cab)/2000 dated 06-07-2000 (copy enclosed):- a. Recovery of Bank Default 03% b. Recovery of write offs 20% c. Recovery from known CBR dues 10% d. Discovery and recovery of CBR dues 30% e. Recovery of corruption money 25% ii) Difference in amounts paid to the NAB on account of NAB share in 2000 and 2004 is due to the reason that the procedure for depositing corruption money into Government Treasury was approved in 7/2000 and no NAB share was received in that year. Moreover the difference in the NAB share received during the years is due to the reason that in cases/scams where the recovered money belongs to general public the NAB share has not been taken Total amount of this unclaimed share come to Rupees 1580 Millions
b. The names and particulars of persons from whom direct recoveries were made by the NAB since 2000 with year wise break up	b After the promulgation of NA Ordinance 1999, Wilful loan default was made a cognizable offence. As a sequel, NAB took concrete steps in

indicating also the amount of direct recovery made in each case?	helping the banks/financial institutions in their drive for the recovery of defaulted loans. Based on the relentless efforts of NAB and active participation of banks/financial institutions the data received from State Bank of Pakistan shows cash recovery of Rs 110.614 Billion during the period 12 October 1999 till December 2003 against the defaulted loans. **The names & addresses of the defaulters were, however, not provided by the State Bank of Pakistan to NAB.** Since the year 2004, State Bank of Pakistan has changed the reporting pattern whereby banks are required to report recoveries against Non-Performing Loans (NPLs) and not against defaulted loans. It was mutually decided by NAB and SBP that from the year 2004 onwards, NAB will only report those recoveries which would be made against cases referred to it by SBP. As a sequel, Rs 1.879 Billion has been further recovered during 2004 & 2005 against the cases of wilful default referred by State Bank to NAB.

23. **Mr. Farhat Ullah Babar:** (Notice received on 5-12-2005 at 10.00 a.m.)

Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat be pleased to refer to the un-starred question No. 30 replied on 15-09-2005 and

state the date by which investigations against Lt. General (Retd.) Zahid Akbar and Brig. (Retd.) Karar Ali Agha are likely to be completed?

Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat: Tentative date of completion of investigations is 31-03-2006.

24-A. **Mr. Ilyas Ahmad Bilour:** (Notice received on 13-12-2005 at 3.00 p.m.)

Will the Minister for Religious Affairs, Zakat and Ushr be pleased to state:

(a) the facilities being provided to the Hajis during the Hajj 2005; and

(b) the mechanism developed to attend to the problems of the Hajis on the spot during Hajj?

Mr. Mohammad Ijaz-ul-Haq: (a) According to the global changes the possible facilities are being provided every year to Pakistani Hujjaj keeping in view the previous years' difficulties/problems faced by the Hajjis. This year the following facilities are provided:—

* According to Saudi regulations space for Hajji in Makkah Mukarramah has been increased from 3 sq. meters to 3.5 sq. meters.

* For Hajj - 2006 buildings data has been obtained from Hajj Directorate, Jeddah well in advance and building allocation has been made to Hajjis by the Ministry along with flight allocation through random Computer in a transparent manner.

* As per Saudi System, Private Organizers have been given full liberty for designing their packages. A total 60,000 pilgrims shall perform Hajj through Hajj Group Organizers. The Ministry however, would closely Monitor their activities. Last year, they showed good performance. A team of officials has been deputed to Saudi Arabia exclusively to monitor as to whether the Organizers have fulfilled their contractual obligations.

* Website of the Ministry has been further improved during Hajj - 2006. All Hajji Camps in Pakistan and our Hajj Offices in Saudi Arabia have been access to the website where all kind of information has been updated and will be updated in on-line mode. This would result in smooth flow of information. Ballot results, flight allocation, building allocation, instructions to Private Hajj Organizers and all related information have been made available at website in updated form.

* An adequate number of Khuddam-ul-Hujjaj and Seasonal Staff drawn from Army, Scouts etc. are depute for Hajj duty. In addition, Local

Khuddam, fluent in spoken arabic and well-conversant with the roads and locations in Saudi Arabia have also been recruited to provide best possible welfare cover to the Hujjaj.

* To provide medical cover to the Pakistani Hujjaj, a number of Doctors and Paramedics drawn from Army, Federal Government and Provincial Governments have been deputed to Saudi Arabia alongwith six Hakeems and eight Homoeopaths besides, medicines worth Rs. 8.5 million have also been sent to Saudi Arabia.

(b) During the Hajj various sector offices in different localities of Makkah Mukarramah as well as Madinah Munawwarah are set up keeping in view the location of buildings hired for Pakistani Hujjaj besides trouble-shooting teams consisting of Army Officers, Seasonal Duty staff and local Khuddam including technical staff to redress the complaints/problems at the spot round the clock. In order to facilitate the Hujjaj a number of desks *i.e.* Complaint Cell, Death and Deceased Cell, Lost and Found Cell are set up not only in the Holy Cities but also at Mina and Arafat.

24-B. **Mr. Hameed Ullah Jan Afridi:** (Notice received on 14-12-2005)

Will the Minister for Religious Affairs, Zakat and Ushr be pleased to state:

(a) the criteria laid down for disbursement of Zakat in Tribal Areas; and

(b) the amount of Zakat disbursed in Khyber Agency during the last year indicating also the names, caste and sub caste of the recipients with village-wise and Tehsil-wise break up?

Mr. Mohammad Ijaz-ul-Haq: (a) Zakat & Ushr Ordinance, 1980 has not so far been extended to FATA. Matter is under active process through State & Frontier Regions Division and NWFP Governor's Secretariat.

(b) No amount out of Zakat fund was disbursed in Khyber Agency during last year.

[Then the House was adjourned for Maghrib prayers]

[The House reassembled after Maghrib Prayers with Mr. Chairman, Mr. Mohammadmian Somro in the Chair]

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیے۔ We are taking leave applications.

صاحبزادہ خالد جان نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 28 دسمبر سے 30 دسمبر تک کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب مشاہد حسین سید نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 28 اور 29 دسمبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جاوید اشرف صاحب نے اطلاع ہے کہ وہ اسلام آباد سے باہر ہیں ۔ اس لیے مورخہ 28 تا 30 دسمبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی صاحبہ نے اطلاع دی ہے کہ وہ آج لاہور میں سرکاری مصروفیات کی بناء پر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گی۔

جناب محمد اجمل خان صاحب نے اطلاع دی ہے کہ پشاور میں سرکاری مصروفیات کی بناء پر آج مورخہ 29 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

بلیدی صاحب! اس وقت وزیر صاحب موجود نہیں ہیں تاہم میں آپ کو time دے دیتا ہوں، آپ ان سے مل لیں۔ I will assist you whatever you needed.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، ہمارے وزیر اعظم نے سعودی سفیر کو فون کیا

ہے۔ اس وقت ہمارے چار سو پاسپورٹ ان کے پاس پڑے ہوئے ہیں اور وہ visas issue نہیں کر رہے ہیں۔ سفیر صاحب ایک ملک کے وزیر اعظم کی بات نہیں مان رہے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ایسی بات نہیں ہے۔ یہ drop outs کے against ہیں اور ان کی ایک بڑی تعداد ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، ان کے فون کے باوجود ہمیں کوئی response نہیں مل رہا ہے۔ ہم سعودی سفیر کا احترام کرتے ہیں لیکن حرمین صرف ان کی ملکیت نہیں ہے۔ مکہ و مدینہ ہم سب کا ہے۔ کعبۃ اللہ مشترکہ ہے۔ سب مسلمانوں کا ہے۔

جناب چیئرمین، آپ حرمین شریفین کہہ لیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جی! حرمین شریفین۔ میں کہتا ہوں کہ جو لوگ قرعہ اندازی میں رہ گئے ہیں، ان کے نام ہم سب نے دیے ہیں اور وہ کسی کو visa نہیں دے رہے ہیں۔ پتا نہیں ہے کہ وہاں ملی بھگت کیا ہے، اپنے لوگوں کو شامل کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، آپ اس کے لیے بات کریں۔ سب ممبروں کا یہ مسئلہ ہے۔ پورے ملک کا یہ مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین، میں عرض کرتا ہوں کہ اس میں ایسے ہوتا ہے کہ ایک تو آپ کی تعداد fix ہوتی ہے جو کہ ڈیڑھ لاکھ کے قریب ہے۔ اگر ہم اس سے زیادہ حاجی بھیجیں تو ان کے لیے مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔ کچھ ان میں سے نہیں جا سکتے اور اگر مسئلہ replacement کا ہے تو اسبارے میں بات چیت چل رہی ہے اور امید ہے کہ اس کا کوئی تصفیہ ہو جائے گا۔ میں وزیر صاحب سے آپ کی بات بھی کروا دوں گا اور اگرکوئی اور مسئلہ ہے تو پھر بھی میں حاضر ہوں۔ اس وقت وزیر صاحب بھی نہیں ہیں، اس لیے بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب والا! یہ ثواب کا کام ہے اور یہ تمام مسلمانوں کا حق ہے۔

جناب چیئرمین، جو آپ کا حکم ہے، وہ بھی ہمارے لیے بہت ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب! آپ اس پر action لیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، انہوں نے حرمین شریفین کی بات کی ہے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی: جناب والا! میں آپ کا ایک منٹ لینا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین، جی۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی: جناب والا! Opposition Leader کی توجہ دلانے پر آپ نے پرسوں میری اور قاری عبداللہ صاحب کی وزیر خارجہ صاحب سے ملاقات کروائی تھی لیکن اس کے بعد انہوں نے ہمیں کوئی response نہیں دیا۔

جناب چیئرمین، کس نے؟

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی: وزیر خارجہ صاحب نے اپنے DG کو بھی کہا ہے کہ وہ ہم سے بات کر لیں۔

جناب چیئرمین، کس مسئلہ پر بات چیت ہونی تھی۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی: جناب والا! ہمارے کچھ آدمی خواہ مخواہ پکڑ لیے گئے ہیں اور ان کے عزیز و اقارب پریشان ہیں۔

جناب چیئرمین، انہوں نے ضرور کہا ہوگا لیکن بات یہ ہے کہ مسئلہ ایک دوسری حکومت کے ساتھ ہوتا ہے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی: ان کے عزیز و اقارب دبئی میں اس وقت کونسل خانے کے باہر بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ انہیں پوچھتے تک نہیں۔ میں نے DG Middle East سے بات کی ہے۔ میں نے ان سے کہا ہے کہ بندے وہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ ان کے عزیز و اقارب کو بتا دیں کہ وہ کس جرم میں پکڑے گئے ہیں۔ آج 45 دن ہو گئے ہیں۔ ان میں ایک ولی محمد یعقوب صاحب ہیں جن کی عمر 65 برس ہے۔ وہ ایک مریض ہیں، انہیں فالج ہو چکا ہے،

blood pressure ہے اور sugar بھی ہے۔

جناب چیئرمین، میں وزیر خارجہ سے بات کرکے خود آپ کو اطلاع دوں گا۔ انہوں نے ضرور کہا ہو گا تاہم میں اس بارے میں ان سے پوچھ لیتا ہوں کہ up date کیا ہے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، وزیر خارجہ صاحب نے DG کو میرے سامنے کہا کہ آپ مجھ سے اور قاری صاحب سے بات کرلیں۔ انہوں نے ہمارے addresses بھی note کیے۔ اس بات کو 48 گھنٹے گزر چکے ہیں لیکن انہوں نے ہم سے بات تک نہیں کی۔

جناب چیئرمین، آپ سے DG نے بات نہیں کی؛ میرا خیال ہے کہ انہوں نے آگے ضرور بات کی ہوگی۔ میں اجلاس کے بعد ان سے بات کروں گا اور میرا staff آپ سے رابطہ کرے گا۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی : شکریہ۔

Mr. Chairman: Mr. Nisar Memon, would you like to lay the report of Parliamentary Committee on Water Resources in the House.

Senator Nisar Ahmad Memon: Mr. Chairman, with your permission, I like to present the interim report of the Parliamentary Committee on Water Resources. Here is the Report and the copies are being made by the Senate Secretariat staff. It will be circulated here and also to the press and in the meantime this will also be placed in the Library.

Mr. Chairman: Reports stand presented. Yes Raza Rabbani Sahib.

سینیٹر میاں رضا ربانی (قائد حزب اختلاف)، شکریہ۔ جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اگر ابھی تک صرف preliminary report ہے تو final report کالاباغ بننے کےبعد شاید آئے گی اور دوسری بات یہ کہ اس House کی روایت رہی ہے

کہ جب report lay ہوتی ہے تو اسی کے ساتھ اس کی copies House میں آتی ہیں and they are laid لیکن یہ ابھی نہیں ہوا ۔ غالباً اگر اس میں alterations ہو رہی ہیں تو شاید اس لیے دیر لگ رہی ہے۔ لیکن بہرحال چیئرمین صاحب ! میں آپ کی توجہ اس کمیٹی کی طرف لے جانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ یہ میرے پاس ایک notification ہے جو ۱۰ اکتوبر ۲۰۰۳ء کو issue ہوا تھا اور سپیکر نیشنل اسمبلی کے سیکریٹریٹ سے notification issue ہوا تھا۔ اور یہ so-called Parliamentary Committee جو ہے یہ constitute کی گئی تھی by the Speaker through a notification.

میں سمجھتا ہوں کہ تمام قوانین کی ، تمام رولز کی خلاف ورزی کرتے ہوئے یہ کمیٹی constitute کی گئی کیونکہ پہلی تو بات یہ ہے کہ سپیکر کے پاس کوئی jurisdiction نہیں تھی کہ وہ دوسرے ہاؤس کے ممبروں کو co-opt کریں اپنی کمیٹی کے اندر ۔ نمبر ون ۔ نمبر۔۲ کوئی بھی کمیٹی ہاؤس کی یا پارلیمان کی اگر بنتی ہے تو وہ ہاؤس کے اندر بنتی ہے وہ by way of a notification نہیں بنتی ۔ جب یہ بات میں نے point out کی in the press and subsequently on the floor of this House تو پھر by way of a resolution in the National Assembly اس کمیٹی کو constitute کیا گیا۔ جب یہ کمیٹی اسمبلی کے اندر constitute ہوئی by way of a resolution تو اس میں بھی rules کی خلاف ورزی ہوئی کیونکہ کسی دوسرے ہاؤس کے ممبر کو آپ کمیٹی کا ممبر through a resolution نہیں بنا سکتے۔ اور بالخصوص resolution کی اہمیت تو ہمارے سامنے ہے ۔ کل فاضل وزیر نے یہ کہا کہ assemblies کے resolutions صوبائی اسمبلیوں کے resolutions وہ unconstitutional ہیں۔ اگر ایک طرف اسمبلی کے resolutions کی کوئی وقعت نہیں ہے اور وہ unconstitutional ہیں تو ایک دوسرا ہاؤس by way of a resolution دوسرے ہاؤس کے ممبروں کو کس طرح co-opt کرتا ہے ؟ ایک بات ۔جناب چیئرمین صاحب! اس کے بعد پھر یہ سینیٹ میں آیا اور سینیٹ نے resolution pass نہیں کیا ' stricto senso term میں سینیٹ نے یہ کہا کہ جو resolution نیشنل اسمبلی کی ہے اس resolution کو ہم endorse کرتے ہیں۔ تو سینیٹ نے صرف endorsement دی اپنے سینیٹرز کی وہاں پر تو یہ

totally against the rules ہے ۔ پارلیمان کی اگر کمیٹی بنتی ہے تو Joint Sitting کے رولز موجود ہیں۔ ان روز کے تحت Joint Sitting ہو ' اور Joint Sitting میں وہ پارلیمان کی کمیٹی بنتی ہے ۔ لہذا اس کمیٹی کی رولز کے اعتبار سے کوئی حیثیت نہیں ہے ۔ ایک بات ۔

دوسری بات جناب چیئرمین! Article 155 کے تحت صرف اور صرف Council of Commmon Interests اس بات کی مجاز ہے کہ پانی سے متعلق کوئی بھی کمیٹی ہو ' چاہے وہ پارلیمانی کمیٹی ہو ' چاہے وہ experts کی کمیٹی ہو وہ صرف اور صرف Council of Common Interests جو ہے وہ recommend کر سکتی ہے کہ ایک Expert کمیٹی تشکیل دی جائے۔ Suo moto صدر اس کا نوٹس لے کر نہیں بنا سکتا ۔ لہذا ہمارا بڑا واضح نکتہ نظر ہے کہ دونوں کمیٹیاں جو تشکیل دی گئیں چاہے وہ Expert Committee تھی یا یہ پارلیمانی کمیٹی ہے یہ آئین اور قوانین کے خلاف ہیں لہذا ہم ان کو recognize نہیں کرتے، پہلی بات۔ دوسری بات جناب چیئرمین صاحب! میں بڑی معذرت کے ساتھ یہ بات کرنا چاہتا ہوں لیکن کیونکہ

these are deciding moments of history and we will be judged by historians from what the record reads and therefore, for the record, Mr. Nisar Memon is very dear friend of mine but for the record and for history, it has to be recorded that impartiality.... پہلی تو بات یہ ہے کہ یہ جو کمیٹی بنی تھی اگر آپ اس کو پارلیمانی کمیٹی for the sake of argument مانتے بھی ہیں تو بھی اس میں نہ تو نیشنل اسمبلی اور نہ ہی سینیٹ سے اپوزیشن کا کوئی ممبر include کیا گیا۔ یہ پاکستان مسلم لیگ کی دونوں ایوانوں کی کمیٹی تو ہو سکتی ہے لیکن پارلیمان کی نہیں ہو سکتی۔ پارلیمان کی جو بھی کمیٹی ہو، آپ نیشنل اسمبلی، سینیٹ کے رولز اٹھا کر دیکھ لیں، آپ joint sitting rules اٹھا کر دیکھ لیں ' پارلیمان کی جو بھی کمیٹی ہو گی وہ complexion of the House represent کرے گی اور ایک سیاسی جماعت کی کمیٹی کو پارلیمان کی نہیں البتہ اس سیاسی جماعت کی پارلیمانی کمیٹی ضرور کہا جا سکتا ہے، تو یہ Pakistan Muslim League (Q) کی پارلیمانی پارٹی کی ایک کمیٹی ہے، اس سے زیادہ اس کمیٹی کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

میں on the question of impartiality پر واپس آتا ہوں۔ جناب چیئرمین صاحب!

میں impartiality کے بارے میں آپ کے سامنے ایک تازہ مثال رکھنا چاہتا ہوں۔ جناب نثار میمن صاحب سینیٹ کی ڈیفنس کمیٹی کے بھی چیئرمین ہیں اور سینیٹ کی ڈیفنس سٹینڈنگ کمیٹی کی ایک میٹنگ ہوئی، یہ ریکارڈ کی بات ہے میں کوئی ہوائی بات نہیں کر رہا۔ یہ میٹنگ سولہ دسمبر کو ہوئی اور اس میٹنگ میں نو ممبر موجود تھے اور اس میٹنگ میں unanimously ایک resolution pass کیا گیا جو بہت ہی اچھا resolution تھا۔ اس کے لیے میں نثار میمن صاحب کو on the Floor مبارک باد بھی دینا چاہتا ہوں اور اس وقت اس کمیٹی کے ممبروں نے نثار میمن صاحب کو تمام تر credit دیا because that credit was due to the man اور جناب چیئرمین صاحب! وہ resolution یہ تھا کہ جو luxury aircraft Prime Minister کے لیے اور جو SAAB کے aircraft خریدے جا رہے ہیں، ان کی خریداری in view or in lieu of the earthquake موخر کردی جائے۔ یہ resolution unanimously pass ہو گیا، اس کے بعد رات کے اندھیرے میں کیا ہوا؛ یہ میرے علم میں نہیں اور نہ ہی میں کوئی expression as such .....

Mr. Chairman: Are those you see relevant to.....

Senator Mian Raza Rabbani: (Leader of the Opposition) Sir, yes, yes, I am talking about the impartiality.

کیا ہوا؛ میں نہ اس پر espression cast کرونگا، نہ میں بات کرونگا لیکن اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بیس تاریخ کو تین ممبروں نے کمیٹی کو requisition کیا اور تین ممبروں نے نو ممبروں کے resolution کو supersede کر دیا اور اس resolution کو withdraw کر لیا۔ اب جناب چیئرمین صاحب! اس سے impartiality and the capacity to sustain pressure ظاہر ہوتی ہے۔ لہذا جب ہم کالا باغ کی بات کرتے ہیں جہاں پر stakes اتنے high ہیں کہ وفاق کو داؤ پر لگایا گیا ہے کیونکہ ایک elite کا مسئلہ ہے۔ یہ پنجاب کے عوام کا مسئلہ نہیں ہے، ایک elite کا مسئلہ ہے تو کتنے pressures interact کر رہے ہونگے لہذا ہم ان دونوں کمیٹیوں کو تسلیم نہیں کرتے۔

جناب چیئرمین۔ میں صرف ایک پوائنٹ عرض کر دوں کہ آپ نے جو کہا ہے کہ copies آنی چاہییں ' آپ کی بات بالکل صحیح ہے روایات برقرار رکھنی چاہییں' فوٹو کاپیاں ہو رہی ہیں نثار میمن صاحب نے اس کا ذکر کیا تھا اس وجہ سے آ جائیں گی I don't think اس میں تبدیلی کا کوئی سلسلہ ہے۔لیڈر آف دی ہاؤس۔

جناب وسیم سجاد (لیڈر آف دی ہاؤس)۔ جناب والا! Rules کے حوالے سے رضا ربانی صاحب نے کچھ باتیں کی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ کمیٹی قومی اسمبلی کے سپیکر صاحب نے بنائی اور اس کو یہاں پر لایا گیا۔ اس حوالے سے میں کچھ گزارش کرنا چاہوں گا۔

جناب والا! یہ تو سب کے علم میں ہے کہ ڈیموں کا مسئلہ' پانی کا مسئلہ ایک قومی مسئلہ ہے اور اس میں ہر ایک کی خواہش ہے کہ جو بھی فیصلہ ہو اس میں جتنی largest possible participation ہو' دونوں ایوانوں کی ہو ' یہ مستحسن چیز ہے' اچھی چیز ہے تو اس ضمن میں اگر کوئی واضح rule نہیں ہے کہ ہم نے ایک چیز کرنی ہے تو پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک sovereign house کے راستے میں رکاوٹیں یا technicalities حائل ہو سکتی ہیں؟ اس کا واضح جواب ہے کہ نہیں ہوسکتیں۔ ایک sovereign house کے راستے میں اگر rules بھی کوئی رکاوٹ پیدا کریں تو ان کو suspend کیا جا سکتا ہے ۔ اگر ایک ہاؤس محسوس کرے' آج ہم محسوس کریں کہ ایک ایسی چیز کرنی ہے جس کا rules میں واضح تعین نہیں کیا گیا۔ اس کے لیے ہمارے پاس دو راستے ہوتے ہیں' ایک تو یہ ہے کہ اگر کوئی چیز واضح نہیں ہے تو سپیکر کو اختیارات ہوتے ہیں یا چیئرمین کو اختیارات ہوتے ہیں کہ وہ ان چیزوں کے بارے میں regulate کرے' فیصلے دے جس کی وضاحت rules میں نہیں کی گئی اور دوسرا راستہ ہوتا ہے کہ rules suspend کرکے بھی فیصلہ کیا جاتا ہے۔ میں جناب کی توجہ اس ایوان کے Rule 237 کی طرف دلانا چاہتا ہوں جس میں corresponding rule, National Assembly Rules میں بھی ہو گا اور وہ لکھا ہو ہے کہ ۔

"All matters not specifically provided for in these rules and all questions relating to the detailed working of these rules shall be regulated in such a

manner as the Chairman may, from time to time direct."

تو قومی اسمبلی کے rules میں اسی rule میں چیئرمین کے لفظ کی جگہ سپیکر لکھا ہوگا۔ دوسری چیز یہ ہے اور یہ ایک پارلیمانی nicety کہہ لیں، proprietary کہہ لیں، ایک دوسرے کا احترام کہہ لیں، mutual respect کہہ لیں کہ ایک چیز اگر ایک ایوان میں کی جاتی ہے تو دوسرے ایوان میں اس پر تنقید نہیں کی جاتی۔ یہ ایک پارلیمانی روایت ہے ہم ایک دوسرے کا احترام کرتے ہیں۔ جس طرح وہ ایک sovereign house ہے ہم بھی ایک sovereign house ہیں۔ جس طرح ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا احترام کیا جائے، ان کا بھی یہ حق ہے کہ وہ ہم سے توقع کریں کہ ہم ان کے فیصلوں کا، ان کے decisions کا احترام کریں گے۔ تو سپیکر نے by notification کیا رضا ربانی صاحب فرما رہے ہیں کہ میں نے اعتراض کیا تھا پھر انہوں نے ایوان میں پیش کیا تھا، بہت اچھی بات ہے، رضا ربانی صاحب نے بھی بروقت یہ اعتراض کیا اور سپیکر صاحب کی بڑائی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ قومی اسمبلی نے ایک اچھا فیصلہ کیا ہے کہ اگر ایک اعتراض آیا ہے اور صرف یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اس کو ایوان میں پیش کرکے اس کی resolution کروالی۔ اس میں کوئی غلطی نہیں ہے، کوئی بات نہیں ہے house sovereign ہے۔ پھر جب یہ احساس ہوا کہ چونکہ اس میں سینیٹ کے ممبرز بھی ہیں تو سینیٹ کی رضا مندی بھی شامل ہونی چاہیے تھی تو 5th December 2003 or 2004 ہے یہ check کر لیں گے، اس ایوان نے اس فیصلے کی توثیق کی، اس کا مطلب یہ ہے کہ اس ایوان نے بھی رضا مندی کا اظہار کر دیا کہ انہوں نے کیا ہے ہم بھی اس کو تسلیم کرتے ہیں۔ یہ تو technical aspect ہے اور اب رپورٹ آ گئی ہے یہ سفارش ہوتی ہے یہ کوئی فیصلہ نہیں ہوتا۔ اب ہمارا حق ہے کہ ہم اس پر بات کریں جو ان کی بات ہے اس کو دیکھیں کیونکہ یہ قومی مسئلہ ہے اور ہمیں چاہیے کہ جذبات سے ہٹ کر ان تمام چیزوں پر غور کریں۔ کل اسفندیار ولی صاحب نے ایک بڑی اچھی بات کی تھی انہوں نے کہا تھا کہ ہمیں ہوش سے فیصلے کرنے چاہییں، جوش سے نہیں۔ میں ان کی تائید کرتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کے قومی مسئلے جو یقیناً sensitive بھی ہیں، contentious بھی ہیں، جن پر مختلف نکتہ ہائے نظر پائے جاتے ہیں، ہمیں چاہیے کہ پارٹی سطح سے اوپر رہ کر، جذبات سے ہٹ کر، ہم اس بات کو دیکھیں جو experts کی reports

آئی ہیں۔ کل شام کو جب ٹی وی پر خبر آ رہی تھی کہ اس سلسلے میں تمام reports release کی جا رہی ہیں اور کل ہی میرے ایک دوست الیاس بلور صاحب نے اس کا ذکر کیا تھا کہ وہ reports کیوں publish نہیں کی جا رہیں ' میرے خیال میں وہ بھی یہ credit لے سکتے ہیں کہ شاید میری آواز پہنچ گئی تھی تو حکومت نے فیصلہ کیا کہ فوری طور پر تمام reports کو publish کیا جائے گا۔ اب یہ تمام چیز عوام کے سامنے ہے' اس ایوان کے سامنے ہے۔ اب ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم اس کو بالکل without any emotions دیکھیں اور اگر یہ پاکستان کے مفاد میں ہے تو اس کی توثیق کریں' اگر کوئی کوتاہی ہے' اس کی نشاندہی کریں تاکہ پتا چلے کہ کونسی چیز ہے۔ جس کی اصلاح ہو سکتی ہے اس کی اصلاح کی جائے لیکن اگر ہم نے اس وقت صحیح فیصلے نہ کیے تو پھر کہتے ہیں کہ

لمحوں نے خطا کی تھی صدیوں نے سزا پائی

یہ اور بات ہو گی۔

سینیٹر میاں رضا ربانی (قائد حزب اختلاف): میں کوئی لمبی بحث میں نہیں جاؤں گا کیوں کہ بحث کرنے میں تو بہت سی باتیں سامنے آ سکتی ہیں۔

جناب چیئرمین: رپورٹ، جب discuss ہو گی اس وقت ====

سینیٹر میاں رضا ربانی (قائدحزب اختلاف): جی وہ تو اس وقت ہو جائے گا۔ ایک point on the record لانا تھا لیکن صرف ایک بات وسیم صاحب کی کرنا چاہوں گا کہ وسیم صاحب نے بالکل درست کہا کہ ایسے موقعوں پر partisan approach سے آدمی کو ہٹ کر بات کرنی چاہیے۔ کاش! جب یہ کمیٹی بن رہی تھی تو اس وقت وسیم صاحب کی بات حکومت سن لیتی اور یہ one sided PML(Q) پارلیمانی کمیٹی تشکیل نہ دی جاتی۔

جناب چیئرمین: جی چٹھہ صاحب۔

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ: جناب! میں Defence Committee کا ممبر ہوں اور میں نے 16 تاریخ والی meeting اور 20 والی meeting دونوں attend کی ہیں تو just to keep the record of the House correct کہ honourable Leader of the Opposition نے

جو کچھ یہاں کہا ہے میں بڑی معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ میں ان کی بہت عزت کرتا ہوں لیکن انہوں نے جو یہ کہا کہ 16 تاریخ کو ساری کمیٹی نے متفقہ طور پر یہ کہا تھا' یہ غلط ہے۔ فرحت اللہ بابر is also a Member to that Committee and he was present there, he must endorse me on the floor of the House کہ میں نے اور آصف جتوئی صاحب نے اسے contradict کیا تھا اور ہم نے اسے approve کیا تھا اس لیے اگر انہوں نے Press میں اسے متفقہ کہا ہے تو پھر یہ غلط بیانی ہے' میں اس کی پر زور تردید کرتا ہوں اور اس کے بعد ان کی یہ غلط statement جو press میں گئی ہے اس کی تردید کے لیے 20 تاریخ کو دوبارہ meeting بلائی گئی اور اس میں یہ تشریف نہیں لائے اور ہم جو تین' چار ممبر تھے انہوں نے یہی کہا کہ اس وقت بھی متفقہ نہیں تھی اور آج بھی ہم اسے واپس لیتے ہیں۔ در اصل بات یہ ہے کہ یہ Defence کا معاملہ ہے۔ اس وقت بھی ہم نے اسے approve کیا' یہ سارے کے سارے defence weapons کے لیے ضروری ہیں اور پاکستان کی بقا کے لیے ضروری ہیں۔ لہذا انہیں اعتراض نہیں کرنا چاہیے ' We must allow them to buy all these things. تو باقی VVIP aircrafts کی قیمت بھی ادا ہو چکی ہے' اس پر دو تین دفعہ briefing لے کر ہم نے یہ کہا کہ اس کی بھی اجازت دے دیں لیکن اس پر فرحت اللہ خان صاحب اور رخسانہ زبیری صاحبہ معترض تھیں۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ جو اس دن 16 تاریخ کو فیصلہ ہوا وہ unanimous نہیں تھا۔ ہم اس کے حق میں تھے اور ہم اس کو approve کر رہے تھے لیکن ان کا ایسا کہنا ان کی رائے ہوسکتی ہے۔ ہم آج بھی اس کو approve کرتے ہیں۔ ہم نے اس کی اجازت دی تھی' approve کیا تھا' کیوں کہ یہ پاکستان کے مفاد اور پاکستان کے بقا کا مسئلہ ہے۔ تو لہذا میں بڑے ادب سے اور بڑی معذرت کے ساتھ یہ گزارش کروں گا کہ یہ record درست کیا جائے کہ اس وقت بھی وہ unanimous نہیں تھا اور آج بھی نہیں ہے۔ اس کے بعد جو meeting ہوئی اسمیں یہ Opposition کے ممبران باوجود اطلاع کے تشریف نہیں لائے تھے تو یہ ہمارا گناہ نہیں ہے۔ لہذا ہم نے اسے واپس بھی لیا اور اسے approve بھی کیا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی فرحت اللہ بابر۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر، جناب چیئرمین! میں بھی Defence Committee کا ممبر تھا اور مجھے floor of the House پر فاضل سینیٹر صاحب نے کہا کہ مجھ سے بھی پوچھا جائے۔ میں سمجھتا ہوں جناب چیئرمین! کہ میرا بھی حق بنتا ہے اور میں بھی انتہائی معذرت کے ساتھ کہتا ہوں کہ 16 دسمبر جو پاکستان کی تاریخ کا انتہائی المناک دن ہے' یہ meeting ہوئی تھی۔ اس meeting میں دو issues تھے' ایک VVIP جہازوں کی خریداری اور ایک Sweden سے SAAB, Surveillance System کی خریداری تھی۔ اس meeting میں جناب چیئرمین! بشمول ہمارے اور Defence Committee کے چیئرمین نثار میمن صاحب کے 9 ممبران نے شرکت کی تھی۔ اس meeting کے دوران چند ایسے انکشافات ہوئے تھے' مثلاً یہ انکشاف ہوا تھا کہ یہ جو VVIP جہاز خریدے جا رہے ہیں ان کا حکم وزیراعظم ہاؤس سے جاری ہوا تھا۔ سوال یہ پیدا ہوا تھا کہ جو وزیراعظم صاحب اس طرح کا حکم جاری کریں تو اس کا basis کیا ہے؟ کیا ان کو کوئی خواب آیا تھا؟ کیا ان کو جہاز کے پردے اور سیٹیں پسند نہیں آئی تھیں؟ کیا جہاز پرانے ہو گئے تھے؟ ہم نے جب یہ سوالات اٹھائے کہ وزیراعظم صاحب تو اس وقت فیصلہ کریں جہازوں کی تبدیلی کا یا replacement کا جب ان کے پاس کوئی technical report جائے۔ آپ بتا رہے ہیں کہ وزیراعظم صاحب نے یہ فیصلہ کیا کہ جہاز تبدیل کر دو چنانچہ ہم نے یہ کہا کہ دیکھیے وزیراعظم صاحب نے اگر یہ حکم دیا تو پھر جو Air Headquarter ہے کیا اس میں کوئی بھی ایسا نہیں تھا جو یہ کہتا وزیراعظم صاحب کو کہ جناب آپ کا حکم سر آنکھوں پر لیکن یہ جہاز ابھی serviceable ہیں' تین' چار سال ان کی زندگی مزید ہو سکتی ہے تو سوال یہ پیدا ہوا تھا جناب چیئرمین! کہ اگر ملک کا وزیراعظم اپنے طور پر ایک technical فیصلہ کرتا ہے------

جناب چیئرمین، آپ اس کی detail میں نہ جائیں۔ جو انہوں نے point out کیا تھا کہ متفقہ نہیں ہے۔ آپ اس پر بات کریں کہ یہ متفقہ ہے یا نہیں اور یہ detailed discussion کسی اور موقع پر کر لیں۔ آپ اس وقت یہ بتائیں کہ یہ متفقہ تھا یا نہیں؟

سینیٹر فرحت اللہ بابر، اچھا جناب چیئرمین! ہم نے یہ کہا تھا کہ ان VVIP جہازوں کی خریداری منسوخ کی جائے۔ میں ان تفصیلات میں نہیں جانا چاہتا کیونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ

وقت کی کمی ہے۔ ہم نے یہ بھی کہا تھا کہ SAAB جہاز بھی cancel کیے جائیں۔ ان کی خریداری بھی منسوخ کی جائے۔ اس پر ہمارے چیئرمین صاحب نے کہا کہ ہمیں باہر دنیا کو ایک ایسا تاثر نہیں دینا چاہیے کہ Defence Committee Defence کے معاملات پر divided ہے۔ ہم نے کہا آپ کی بات بالکل درست ہے۔ ہم آپ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں کہ آپ consensus کی تلاش میں ہیں ایک انتہائی اہم مسئلے پر۔ مشاہد حسین صاحب اس وقت موجود نہیں ہیں and I also give credit to Mushahid Hussain Sayed, انہوں نے کہا ہم ایسا کر لیتے ہیں کہ VVIP جہازوں کو منسوخ کر دیتے ہیں اور جو SAAB جہاز ہیں ان پر ہم یہ کہہ دیتے ہیں کہ نظرثانی کی جائے۔ ہم نے جناب چیئرمین سے' نثار میمن صاحب سے کہا کہ جب ہم سب جہازوں پر نظرثانی کے ۔لیے کہیں گے تو حکومت کے پاس lee way ہوگا' ہمارے پاس بھی lee way ہوگا اور یہ بڑا ہی درمیانی راستہ ہے اور VVIP جہازوں کے لیے ہم نے کہا کہ کوئی صورت نہیں ہوسکتی کہ ہم اس کی خریداری کی اجازت دیں۔

میں ایک دفعہ پھر نثار میمن صاحب کو خراج عقیدت پیش کروں گا' انہوں نے اس پر سوچا اور انہوں نے کہا کہ ایک مشترکہ wording بنائی جائے اور وہ wording مشاہد حسین اور میں نے بنائی۔ جناب چیئرمین! نثار میمن صاحب نے وہ دیکھی اور انہوں نے کہا کہ یہ درست ہے۔

جناب چیئرمین! اس کے بعد کیا ہوا؟ اس کے بعد اگلے روز اخبارات میں یہ خبر ہم نے نہیں دی۔ آپ اگلے روز کے اخبارات اٹھا کر دیکھ لیجیے اخبارات میں خبریں مختلف طریقے سے چھپیں اور مختلف sources quote کیے گئے اور اس میں کہا گیا کہ Defence Committee of the Senate نے متفقہ طور پر یہ رائے دی ہے کہ VVIP جہازوں کی خریداری منسوخ اور SAAB جہازوں کی خریداری پر نظرثانی کی جائے۔ یہ ایک بہت ہی منصفانہ قسم کا resolution تھا۔ یہ خبر پاکستان کے چیدہ چیدہ اخبارات میں نمایاں طور پر شائع ہوئی۔ اس خبر کی کوئی تردید جاری نہیں کی گئی آج تک۔ مجھے یقین ہے' جناب نثار میمن صاحب is a man of honour, he is an honourable member and I believe that he will endorse what I have said

اس کے بعد جناب چیئرمین! جس طرح رضا ربانی صاحب نے کہا کہ ہمیں کوئی علم نہیں

کہ اگلے تین دنوں میں کیا تبدیلیاں آئیں۔ ایک اور میٹنگ بلائی گئی اور اس میں تین ممبران تھے اور چیئرمین نثار میمن صاحب تھے اور اس کمیٹی نے اس میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا کہ VVIP جہاز بھی خریدو، SAAB جہاز بھی خریدو، یہ پاکستان کی بقا پاکستان کی سلامتی کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ لہذا جو بات رضا ربانی صاحب نے اٹھائی تھی کہ the question of credibility, آج جو یہ رپورٹ پیش ہوئی ہے، تاریخ یہ پوچھے گی کہ جناب نثار میمن صاحب جو اس کمیٹی کے چیئرمین ہیں وہ ساتھ ہی ایک اور کمیٹی کے بھی چیئرمین تھے اور جس کمیٹی کے وہ چیئرمین تھے اس کے ساتھ یہ ہوا ہے کہ خود وہی نثار میمن صاحب نے 16 دسمبر کو انہوں نے preside کیا، 20 دسمبر کی میٹنگ کو بھی preside کیا اور دو مختلف فیصلے آئے۔ اس لیے میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں جناب چیئرمین کہ this is a question of credibility.

Mr. Chairman: Mr. Nisar Memon, do you want to speak?

Senator Nisar Ahmed Memon: No. Minister has spoken.

جناب چیئرمین، اچھا جی منسٹر صاحب بولیں۔

سینیٹر کامل علی آغا : جناب چیئرمین! ابھی جس میٹنگ کی فرحت اللہ بابر صاحب نے بات کی ہے میں اس کمیٹی میٹنگ میں موجود تھا۔ اس کو ایجنڈے پر اس لیے رکھا گیا تھا کہ کچھ queries انہوں نے لگائیں کہ اس کو دوبارہ لایا جائے۔ otherwise یہ فیصلہ ہو چکا تھا چونکہ یہ جہاز، ان کی خریداری کے لیے advanceدیا جا چکا ہے اور کافی ماہ پہلے سے اس کی ادائیگی ہو چکی تھی اس کے بعد زلزلہ آیا اس لیے وہ معاہدات جو بین الاقوامی طور پر کیے جاتے ہیں ان کو fulfil کرنا بھی ایک قومی ذمہ داری ہے تو اس کو ضرور منگوائیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ تاثر دینا کہ وزیراعظم کے لیے ہیں، یہ وزیراعظم کے لیے نہیں ہیں۔ یہ ائرفورس کی fleet کا حصہ ہیں۔ یہ تاثر بھی صرف politicise کیا جا رہا ہے۔ اس میں ایک مزید بات یہ ہے کہ اگر کسی جہاز کی ضرورت، اگر وزیراعظم کے لیے بھی ہو، اگر 74 کے اندر جہاز کی وزیراعظم کو ضرورت پڑ سکتی ہے تو 2005 کے اندر وزیراعظم کو ضرورت نہیں پڑ سکتی۔ ملک کو ضرورت نہیں پڑ سکتی۔ یہ صرف معاملات کو سیاسی رنگ دیا جا رہا ہے۔ اس وقت جو حالات ملک میں جا رہے ہیں، اور جس طرح

اقتصادیات کی طرف وزیراعظم پاکستان اس ملک کو لے جا رہے ہیں اور موجودہ حکومت اس ملک کو لے جانے کی کوشش کر رہی ہے میں سمجھتا ہوں کہ چیزوں کی quick disposal کے لیے یہ ساری چیزیں بھی اتنی ہی اہم ہیں جتنی کہ اس ملک کی ترقی ضروری ہے۔ اس کے بعد جب ہم نے محسوس کیا کہ ہم میٹنگ میں موجود نہیں تھے اور کوئی فیصلہ ہوگیا تو ہم نے اجلاس دوبارہ بلوایا۔ requisition دی اور یہ دوبارہ ایجنڈے پر آیا۔ اس میں نثار میمن صاحب کی---، یہ ممبران کا حق تھا جس کو انہوں نے استعمال کیا۔ اگر یہ جان بوجھ کر اس دن تشریف نہیں لائے تو اس کی وجہ یہ تھی کہ آج یہ اس ہاؤس کے اندر یہ بات کہہ سکیں اور point score کرنے کی کوشش کریں۔ Otherwise یہ سارے معاملات درست ہیں اور تمام ممبران نے یک زبان ہو کر ان جہازوں کی خریداری کی حمایت کی دو تین meetings میں اور اس کے بعد یہ approve کیا گیا۔

جناب چیئرمین، اب ہم اس مسئلے کو discuss نہیں کر رہے۔ میمن صاحب as Chairman of the Committee کرنا چاہیں تو کرلیں، یا بھنڈر صاحب کرلیں اور کوئی نہیں۔

سینیٹر مہیم خان بلوچ، میں بات نہیں کر سکتا میں بھی کمیٹی کا ممبر ہوں۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے، اس وقت discuss نہیں ہو رہا پوری کمیٹی میں آپ کرلیں چیئرمین کمیٹی کا کرلیں، ایک ممبر نے کر لیا ہے اب اس کو دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تشریف رکھیے۔ مہیم خان صاحب تشریف رکھیے۔ اس وقت یہ discuss نہیں ہو رہا۔

(اس مرحلے پر سینیٹر مہیم خان بلوچ نے token walkout کیا)

چوہدری شاہد اکرم بھنڈر (وزیرمملکت برائے قانون و پارلیمانی امور)، اس میں میری گزارش یہ ہے کہ جو کمیٹی کی میٹنگ بلائی گئی تھی، وہ بلائی گئی تھی for the presentation اور وہ presentation منسٹری نے دی، اس کے بعد متعلقہ وزیر چلے گئے، ممبر بیٹھے رہے اور اس کے بعد انہوں نے کوئی recommendation بنائی۔ حالانکہ this matter was not referred to the Senate Committee for the consideration اور یہ اس معاملے کو under consideration نہیں لا سکتے تھے۔ Because Rule 146 جو functions میں دیا ہوا ہے That very clearly says that the Committee shall examine a bill, subject

or matter referred to it by the Senate یہ سینیٹ کے ہاؤس نے refer نہیں کیا to the
Committee اور انہوں نے از خود take up کیا اور take up کرنے کے بعد صرف
presentation انہوں نے دے دی۔ اس کے بعد انہوں نے کوئی فیصلہ کیا جس میں Minister
concerned نہیں تھے اور under Rule 171 واضح طور پر لکھا ہے کہ Minister کے views
بھی لینے ضروری ہیں۔ اگر یہ report کریں گے سینیٹ کو تو------ Minister کے views کے
لیے دوبارہ meeting بلائی گئی تھی۔ Minister نے اپنے views دیئے۔

اب جو معاملہ ہے اس پر یہ ایسے ہی agitate کر رہے ہیں۔ Sir, the Question is
that purchase of aircraft is an executive decision. It is not the committee
to take the decision کہ یہ لینے ہیں یا نہیں لینے۔ اب بات یہ ہے Sir کہ جو بھی ambiguity
تھی اس کا فیصلہ ہوا ہے اور the matter was referred to the Law Division for
opinion. The Law Division has given a clear cut opinion on this. اور اس کے
علاوہ بھی اگر کوئی ambiguity ہے تو Chairman is the final authority to decide.
They are not the person to decide کہ معاملہ ان کو referred ہی نہیں تھا۔ They can
not report on that. Thank you sir.

Senator Mian Raza Rabbani (Leader of the Opposition):This is a question of the sovereignty of the House and of the Committee and I think it is very unbecoming of the Minister of State for Law to have said that a Committee can not take *suo motu* notice. Committees have been taking *suo motu* notice of matters and they have been discussing those matters and it is very much within the purview of the rules and very much within the purview of the Committee.

سینیٹر وسیم سجاد (قائد ایوان): Rule quote کیا انہوں نے۔

Senator Mian Raza Rabban (Leader of the

Opposition):Sir, there is also a Rule, I have shown that rule to you that the Committeecan take *suo motu* notice and committees have been taking *suo motu* notice of a matter.

If he is unaware of parliamentary traditions and practices that is not my fault but the point is that you cannot rough ride the committees like this.

Mr. Chairman: Mr. Nisar Memon.

Senator Nisar Ahmad Memon: I want to thank Mr. Raza Rabbani and Mr. Babar for all the compliments that they bestowed on me. I want to thank for all the confidence they have in myself being fair. I am only accountable to the House, to God for taking the right actions within the ambit of law and this is the only thing that guides me.

I will only say that this is a matter relating to me. Some repercussions have been cast on me. I will only say

و تعز من تشاء و تذل من تشاء

I will not talk more on this subject. I will like to come on the subject, most important thing for the nation and that is on the water issues, on the water vision of the country. We are not talking on the Government, Mr Chairman.

I would like to now refer one of the other repercussions that they have cast on the Committee that just because the report has not been tabled there. There might be some final changes that have been made. Let me present to this House that this Committee which was formed in

October, 2003, started its deliberations with 8 members in November, 2003 and finally in August we ended up with the report and this report has been signed by each member of the Committee and not only that for the benefit of my friend Mr. Raza Rabbani, I like him to know that this report has been signed each page, was signed by the representatives, members not the Chairman because I was writing it on behalf of the Committee.

Therefore, every page that went in on both these volumes have been signed by the members of the Committee and that happend to be the Senator Anisa Zeb Tahirkheli. Now, this is the kind of environment we have worked and here we are talking just because of the delay. Someone will change the page. I think this is too small to even talk about it.

Now, let me also mention about the legal aspects of the report of this Committee which have been very ably presented by the Leader of the House. Therefore, I will not further comment on it. I will only like to indicate. Yes, this Committee only has the people from the Treasury Benches and this is what we inherited. What did we do in turn. The Committee decided, Mr. Chairman, that we will go and invite all the members of the political parties and all the members of non-political parties. Those are not representing in the Provincial Assemblies or in the Parliament yet will meet because winning and losing doesn't mean the people only have the right to represent. And let me just mention that which were the politicians that participated in from Balochistan Pakhtoonkhawa Milli Awami Party participated, Balochistan National Movement Party participated of course PML also participated.

Pakhtoonkhawa Milli Awami Party, Balochistan National Party. Come into the Frontier, Awami National Party participated, Majlis-i-Amal people participated and PPP also participated which have been your party Mr. Raza Rabbani. And in Punjab, again I will say the PPPP participated in it and Punjab Muslim League also participated, Majlis-i-Amal and Tehrik-i-Insaf also participated in our meeting. Going to Sindh, PML, Jeay Sindh also participated and a spokesman of the PPP (SB) also participated. I can go on, these are all the matters in the custody of the House. So, I think to say that there was no representation, there was no hearing of the Opposition or other politicians, will be far from the facts. We started to work and I think this is all I would like to say at this point that I would really appreciate it if there was an intellectual which I have always admired Mr. Raza Rabbani for his intellectualism. I only wish that if he had seen the report as to what this report contains and then of course he would talk about it. Right now I will only say that let us put it on record now that this report has very clearly identified that while we started the committee in November, 2003 by December we had consensus developed. When I say consensus, it means that all the four provinces, their Irrigation Secretaries and Ministers represented all the four provinces including one the Frontier which we are not saying that it was PML. It is the MMA Government that they agreed that it should be in line with the 1991 Accord, there should be the studies carried for the determining what kind of amount of water should be released downstream Kotri, so that the sea escapages could bestopped; so, that the environment downstream Kotri

to be taken care of. This was the consensus which I believe was a record consensus because the 1991 Accord indicated the Sindh had claimed, Sindh had indicated that10 MAF is required, the other provinces did not agree but they recongnized that this will be determined by way of any study. This nation was held hostage and I know some of the people why they did it and this was held hostage by not having been the terms of reference, for what kind of a country are we talking with the terms of reference that the study could not be carried. Thanks God, with the vision that was provided by the President of Pakistan General Musharraf, only his guidance, there was no such thing when the Committee was formed. He addressed the two committees and he only said "do the justice". There was no other instructions or guidance that was there. It was our judgement and it was a hearing and it was the input that we received and all this data is not only here but it was also in the website, all these months that this Committee operated, it was on the website. So, we had that historic study initiated and now the result of that study have come in after we have in fact presented the report. This report was compiled in August, presented to the Government in confidence according to the Rule 214 (4) with the permission of the National Assembly Speaker and that was then, and now I am happy that it is being tabled before the House.

I would also like to go on that what did we do during all these months. We developed for this country a consensus. The consensus was developed in a historic meeting of July 20th 2004, where all the four Chief Ministers were present personally, there were all the members of the

Committee and there were the four Chief Ministers along with the Irrigation Ministers, Irrigation Secretaries and the big staff that they had all the advisors. What did they agree? They agreed and there was a consensus and I would like to praise which is a part of this report sir. It is the 1991 Water Accord I am using the word which was displayed there we did not work on the minutes, which were sent, later on we displayed it right there on the computer and everybody all the Chief Ministers saw it and these were the words. 1991 Water Accord is sacrosanct and will be implemented in *toto* without any reference to 1994 Ministerial decision.

No. 2. Provincial priority projects and samall reservoirs are supported in billions. It was even agreed that in the first year 8.1 billion will be released it is unfortunate that the Government did not release that otherwise those provincial projects could have been started. Nevertheless, the (c) part, the third point that was agreed by the Chief Ministers then, was that the large dams need to be built in the country but with consensus. These are the three historic decisions which were made I am very surprised because perhaps there is delay in the submission of this report. Our friends are discussing whether the dams areneeded or not. The dams are needed, it is indicated in the consensus of the four governments. Now, who can deny that the democracy is a government, they represent the people. Now finally Mr. Chairman! I must say that there has been gaps in the consensus and what was the gap that whether there was a water availability. There were, different views whether water isavailable or not, we wanted to deliberate. However, the

Secretaries and the Governments of the Provinces and some of the members indicated thatthis should be left because this is part of the terms of reference of the Technical Committee. So, we did not, address it. However our observations on the water availability are parts of the report.

The second gap is the large dams which were agreed by consensus. All four Chief Ministers agreed on building large dams and consensus on Bhasha was there except that the Punjab Chief Minister opined that Bhasha and Kalabagh be built simultaneously. So, Mr. Chairman! these are some of the salient features that I wanted to share because I know it will take time that's so much, and I would suggest that the debate should only take place after everybody has read the report. I am quite willing to go into debate right now because we have gone, our three other members are here. Mr. Mengal is here, Ms. Anisa Tahirkheli is here and Dilawar Abbas Sahib is not here, but I would like to take this opportunity Mr. Chairman! to place on record my thanks to all the Members of the Committee, whether they were Senators or the National Assembly Members and the staff of the Committee as well as the Ministry of Water & Power, WAPDA, IRSA, Ministry of Environment and all the four Provincial Governments for their participation in Committee meetings at Islamabad and in all the four provincial headquarters, and their contributions to the deliberations of the Committee, also I would like to place on record that Mr. Abbasi was invited from the very first meeting to even the meetings in the provinces and he participated in all the meetings. So, I think, we worked and here is something for the nation now it is

for the nation and for the Government to take further action. Mr. Chairman! I want to thank you so much for this. Thank you.

(Thumping the desks)

Mr. Chairman: We will now go on to item No.4. Mr. Wasi Zafar.

Mr. Muhammad Wasi Zafar (Minister for Law, Justice and Human Rights): Sir, I beg to lay that:-

1. The Intellectual Property Organization Ordinance, 2005.

2. The National Accountability (Amendment) Ordinance,2005.

3. The Institute of Space Technology Ordinance, 2005, before the Senate under Clause 2 of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan read with Sub- Rule 1 of Rule 132 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate,1988.

Mr. Chairman: The Ordinances. stand laid. Mr. Ejaz-ul-Haq you want to say somthing.

Mr. Muhammad Ejaz-ul-Haq (Minister for Relegious Affairs): Sir, I just wanted to make a clarification on the point which is raised in my absence regarding the Hajj Visas.

I must say that the Saudi سینیٹر بلیدی صاحب نے اس بات کا ذکر کیا تھا تو Government tries to ensure and assist the pilgrims from all over the world

اور خادمین حرمین شریفین who go to perform Hajj

you know, they make facilities which everybody appreciates. 1, 50, 000 pilgrims are going from Pakistan and I must state on the floor of this House for the information of the honourable members that the Saudi

Embassy over here has been very coopratrive with the Ministry of Religious Affairs

اور دن رات انہوں نے کام کر کے ڈیڑھ لاکھ جو ہمارے pilgrims جا رہے ہیں ان کے ویزے لگائے تھے۔

There was a sligth technical problem because visas issued which were going to be replaced have already come into the computer system because everything has been modernized and with improved technology that we have

permission from their government which is under تو انہوں نے کچھ لینی تھی
process تو یہ ایسی کوئی بات نہیں تھی کہ Saudi Embassy is hesitating میں یہ کہوں گا
کہ ان کی ایمبیسی نے روزانہ کے تقریباً 5,5, اور 6,6 ہزار ویزے لگائے ہیں

and round the clock 24 hours it has been working. I will sit down with Senator Buledi and explain the entire situation to him also.

FURTHER DISCUSSION ON THE ISSUES RELATING TO

CONSTRUCTION OF LARGE DAMS IN THE COUNTRY

Mr. **Chairman**: I may now take up item No. 5 and continue for the discussion on the commenced motion. The House may discuss the issues relating to construction of large water dams in the country. Mr. S. M. Zafar will speak for this evening.

سینیٹر ایس۔ ایم ظفر، جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ قوموں کی زندگی میں ایسے لمحات آتے ہیں، جب کوئی کام کرنا اتنا ہی مشکل ہوتا ہے جتنا کہ وہ کام نہ کرنا بھی۔ انگریزی میں
you do it your damned, you don't do it اسے یوں بیان کرتے ہیں کہ
yourdamned. ڈیم کے بنانے کا مسئلہ بھی کچھ اسی قسم کی نوعیت کا مسئلہ بن چکا ہے۔ ایک

جانب سے اعداد و شمار اور دلائل کے ساتھ یہ بات کہی جا رہی ہے کہ اگر آبی ذخائر نہ بنائے گئے تو ملک قحط سالی کا شکار ہو جائے گا' اس کی اپنی توانائیاں ختم ہو جائیں گی' اغیار اپنا کام کر سکیں گے اور نتیجہ یہ ہو گا کہ پھر خدانخواستہ یہ پاکستان' پاکستان نہ رہے گا۔ دوسری جانب سے بڑے جذباتی انداز میں بات کہی جا رہی ہے کہ اگر کوئی ڈیم تمام صوبوں کی consensus اور منظوری سے نہ بنایا گیا تو پھر صورتحال ایسی ہو گی کہ وفاق کو صدمہ اور زک پہنچے گی بلکہ کچھ ممبران نے تو یہ بات بھی کہی کہ پھر خدانخواستہ وفاق' وفاق نہ رہے گا۔

(اس موقع پر وزیر اعظم پاکستان جناب شوکت عزیز ایوان میں تشریف لائے)

جناب چیئرمین! مسئلہ خواہ جتنا بھی مشکل ہو قومیں اسے حل کرتی ہیں اور جتنا بڑا challengeہو وہ قیادت کا امتحان ہوتا ہے۔ The leadership has to cut the guardian knot. قائد اعظم محمد علی جناح نے بھی صوبوں کی بنیاد پر پاکستان کا مطالبہ اور تقاضا کیا تھا لیکن بنگال اور پنجاب کی تقسیم کے بغیر پاکستان کا بنایا جانا مشکل ہو گیا تھا بلکہ ناممکن ہو گیا تھا تو انہوں نے مسلمانوں کے مستقبل کا اندازہ لگاتے ہوئے بہرحال جو صورتحال تھی اس میں پاکستان کا بنانا منظور کیا۔ اگر وہ یہ فیصلہ نہ کرتے تو آج ہم آزاد نہ ہوتے' ان کے فیصلے کے نتیجے میں آج ملک آزاد ہے اور ہم اس آزاد ملک میں اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

آبی ذخائر کی ضرورت سے کسی کو انکار نہیں ہے جیسا کہ ابھی بیان کیا گیا۔ اگر اختلاف ہے تو اس کے مقام پر اختلاف ہے' اس کی location پر اختلاف ہے کہ اسے کہاں اور کیسے بنایا جائے۔ بادی النظر میں تو یہ ایک تکنیکی معاملہ دکھائی دیتا ہے' خالصتاً تکنیکی معاملہ technical issue۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ technical معاملہ سیاسی روپ کس طرح اختیار کر گیا' اس کی سیاسی شکل کیوں بن گئی۔ یہ تو ایک ایسا معاملہ تھا جس کا ماہرین نے فیصلہ کرنا تھا لیکن سیاست کے میدان میں فیصلہ کیوں کرنا پڑ گیا۔ آئیے اس سوال کا جواب تلاش کریں۔ مجھے پورا یقین ہے کہ اس جواب کے تلاش کرنے میں ہمیں ڈیم کے بنانے کا بھی راستہ مل جائے گا۔

جناب چیئرمین! ایک وفاق کی بنیاد اس کا آئین اور اس کی اکائیوں کے درمیان اعتماد اور آپس میں تعاون کا ماحول ہوتا ہے لیکن یہ تلخ حقیقت ہے کہ ہم نے ماضی میں من حیث القوم اپنے آئین کی پاسداری نہیں کی' آئین کے ساتھ وفاداری نہیں کی۔ اول تو آئین ہی تاخیر سے بنا

پھر بن گیا تو تین بار توڑا گیا اور دو بار معطل کیا گیا' اس کی وجہ سے آئین کے احترام کو زک پہنچا ہے اور کمی آئی ہے۔ آپ! جانتے ہیں کہ آئین ایک عمرانی معاہدہ social contract کی حیثیت رکھتا ہے اگر معاہدہ قائم رہے تو اس ک حدود میں مشکل سے مشکل مسائل حل کیے جا سکتے ہیں اور کوئی نہ کوئی راستہ نکل آتا ہے۔ امریکہ کے دو سو سال سے موجود آئین کی وجہ سے اس ملک کے اپنے سات صوبوں نے' اپنی states میں Tennessee Valley Authority کے ذریعے سے Hoover جیسا بڑا عظیم dam اور بے شمار نہریں نکال کر یہ ثابت کر دیا کہ آئین کی موجودگی سے معاملات آگے بڑھتے ہیں۔ بھارت نے ایک آئین کی پرتش کی' اس کے نتیجے میں انہوں نے درجنوں dams بنا لیے بلکہ چند ایک dams ایسی جگہ پر بنائے جوکہ غیر قانونی جگہیں تھیں۔ پاکستان نے آئین شکنی کی اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج تک ہم نے تین آئین بنائے لیکن صرف ایک بڑا dam بنا سکے اور اس وقت پھر بھی اتنے سالوں کے بعد اس پر بحث ہو رہی ہے کہ ہم نے dam کہاں بنانا ہے۔

جناب! لیکن اس کے باوجود کہ ہماری آئینی تاریخ کسی حد تک مایوس کن ہے اور ہم نے اپنے آئین کے ساتھ وفاداری نہیں کی لیکن یہ ہماری بڑی خوش قسمتی ہے اور میں House کیتوجہ اس جانب دلانا چاہوں گا کہ آج بھی 1973 کا آئین قومی اتفاق رائے اور consensus کی علامت ہے۔ آج بھی اسی امر کا ذکر ہوتا ہے اگرچہ آئین میں کئی ایسے اضافے ہیں جوکہ یقینی طور پر جوں جوں وقت آگے چلے گا' جمہوریت کے ذریعے' ترمیم کے ذریعے' وہ اضافے نکال دیے جائیں گے۔ آپ کو میں ایک اہم نکتہ بیان کرنا چاہوں گا جب میں نے 1973 کے آئین کے حوالے سے consensus کا ذکر کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ وفاق اور وفاقی اصول یعنی Federal principles جو Constitutional ہوتے ہیں' اس کے متعلقہ جتنی دفعات 1973 آئین میں originally ابتدا میں موجود تھیں' وہ بغیر کسی ترمیم کے آج تک موجود ہیں۔ ان میں کوئی تبدیلی نہیں آئی' میں آئین کے part-5 پانچویں باب کا حوالہ دے رہا ہوں جوکہ relations between federation and provinces ہے' اس کے کسی دفعہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ Part 6 Financial issue, included the National Finance Commission سے متعلقہ ہے' ان تمام میں آج تک کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

جناب چیئرمین! 1973 کے آئین کی دو خصوصیات ہیں جو اسے گزشتہ تمام دساتیر سے ممتاز کرتی ہیں' ایک انسانی حقوق کا charterہے اور دوسرا وفاق کے اصول اور وفاق اور صوبوں کے درمیان توازن جس کا میں نے ذکر کیا ہے۔ انہی خوبصورتیوں اور اچھائیوں کی وجہ سے اس آئین کی یہ اہمیت اور اس کی اخلاقی قوت ہے کہ دو مداخلتوں کے باوجود یہ آئین منسوخ نہیں کیا جا سکا جبکہ اس سے پہلے دو آئین منسوخ کر دیے گئے تھے۔ آئیے! ہم اس آئین کو مزید مضبوط بنانے کی باتیں کریں۔ اگرچہ اس آئین کے احترام میں کمی آئی ہے لیکن جن قائدین نے اس آئین کو ترتیب دیا تھا' میرے خیال میں وہ اس House سے خراج تحسین کے مستحق ہیں کہ آئین کی دی ہوئی وفاقی بنیادیں آج بھی استوار ہیں اور مضبوط ہیں۔ اس لیے آج ہم اس آئین کے letter and spirit میں follow کرنے کا عہد کریں اور اس پر عمل کریں تو dam بنانے کا مسئلہ حل ہو گا۔ ابھی میں اس حل کی جانب ایک قابل عمل solution پیش کروں گا۔

جناب چیئرمین: ذرا وقت کا خیال رکھیے گا۔

سینیٹر ایس۔ ایم ظفر: جی ضرور۔ آئین کے علاوہ میں نے صوبوں کے درمیان باہمی اعتماد اور تعاون کو بھی لازم قرار دیا ہے۔ کسی وفاق میں بھی صوبوں کے درمیان اپنے اپنے مفاد کا ٹکراؤ جناب چیئرمین! فطری ہوتا ہے۔ مثلاً پنجاب اور سندھ کے درمیان دریاؤں کے پانی پر مختلف نقطہ نظر کی ایک بڑی لمبی اور طویل داستان ہے۔بات کو مختصر کرتے ہوئے عرض کروں 1901 میں یہ معاملہ Indian Irrigation Commission کے سامنے پیش ہوا' اس کے بعد پھر 1941 میں جب راؤ کمیشن کے سامنے یہ بات گئی تو وہاں ایک سفارش یا ایک اصول بنایا گیا کہ پنجاب سے اور صوبوں کے درمیان پانی کی تقسیم منصفانہ انداز میں ہونی چاہیے۔ equitable کا لفظ استعمال کیا گیا۔ اس کے بعد ایک اختر حسین کمیٹی ہے' دوسری فضل اکبر کمیٹی ہے اور تیسری حلیم کمیٹی ہے ۔ یہ وہ committees ہیں جن میں کچھ معاملات طے ہوئے ہیں اور ان کے فیصلے آگے بڑھے ہیں۔ بالآخر یہ معاملہ جیسے کہ اس ایوان میں ذکر کیا گیا ہے 1991 میں ایک accord ہوا جس کا نام Water Apportionment Accord. ہے۔ یہ ہماری دوسری خوش قسمتی ہے کہ اس رپورٹ کو اور اس Award کو منصفانہ تقسیم قرار دے دیا گیا ہے۔ میں اسے جی این عباسی کی

رپورٹ کا ایک portion پڑھ کر سناتا ہوں جس کا ذکر ابھی نثار میمن صاحب نے بھی کیا۔

" The Water Accord of 1991 is sacrosanct and has to be implemented in letter and spirit"

ہم ان دو بنیادوں پر ڈیم بنانے کی بات بلکہ ڈیم کی بنیاد رکھ سکتے ہیں۔ ایک بنیاد 1973 کے آئین میں درج شدہ وفاق کے اصول ہیں جن کا ذکر پہلے آ چکا ہے اور دوسری بنیاد 1991 کے Accord کی ہے۔ جناب چیئرمین! آپ جانتے ہیں کہ اکثریتی رائے دو ڈیموں کو ترجیح دیتی ہے۔ اگر بھاشا اور کالاباغ ڈیم بنانا ہوں تو سب سے پہلے سندھ کے اعتراضات اور ان کے حل کی guarantee ہم سب کو مہیا کرنا ہوگی۔ پھر سرحد کے technical معاملات پر بھی غور کرنا ہوگا۔ جہاں تک سندھ کا تعلق ہے، وفاق اور پنجاب کو سندھ کے lower riparian کے حقوق کھلے دل سے تسلیم کرنے ہوں گے اور ماننا ہوگا کہ lower riparian کے rights ہوتے ہیں اور 1991 کے Award کو اسی بنیاد پر قابل قبول سمجھا گیا تھا اور اب اسے حتمی بنانا ہوگا۔ لہذا اس Accord کو آئینی تحفظ دینے کا انتظام کرنے کے لیے میں آپ کے سامنے ایک جامع لیکن مختصر سا formula پیش کرتا ہوں ۔ مجھے پورا یقین ہے کہ جب یہ آپ کی وساطت سے حکومت اور حزب اختلاف تک پہنچے گا تو کچھ نہ کچھ اس سلسلے میں ان سے بھی ملے گا۔ Formula یہ ہے کہ ہمیں اس 1991 کے Accord کو Constitutional mandate دینا ضروری ہوگا۔ اس کے لیے 1973 کے آئین میں ایک بڑا ہی آسان طریقہ موجود ہے۔ میں آپ کی توجہ Article 151 of the Constitution کی جانب دلاتا ہوں۔ اس Article میں لکھا ہے اور جس کا ذکر رضا ربانی صاحب نے بھی کیا ہے کہ اگر پانی کا کوئی تنازعہ ہو تو یہ معاملہ Council of CommonInterests میں جانا چاہیے۔ اس لیے میری رائے اورمشورہ یہ ہے کہ 1991کے Accord کو ضروری ترمیم کے ساتھ Council of Common Interests میں مشترکہ طور پر پیش کرکے منظور کروا لیا جائے اور اگر وہ منظور ہو جائے تو پھر Article 155 کی Clause (5) کے مطابق یہ وفاق اور صوبوں کی یہ ڈیوٹی بنتی ہے اور میں Article 155 کی Clause (5) پڑھ کر سناتا ہوں۔

" It shall be the duty of the Federal Government and the ProvincialGovernments to give effect to the decision of the Council of

Common Interests".

چنانچہ یہ Accord mandatory ہو جائے گا اور اس کو Constitution کی support مل جائے گی۔ ڈیم پر consensus کے لیے پھر جامع formula یہی بنا کہ Water Apportionment Accord کو CCI کی تصدیق دلا کر اسے CCI کا فیصلہ بنا دیا جائے۔ جیسے ہی یہ فیصلہ بن جائے گا، وفاق اور صوبے اس کے پابند ہو جائیں گے اور اس کی جو خلاف ورزی کرے گا، وہ Article 184 کے تحت سپریم کورٹ میں جا سکے گا۔ Article 184 کہتا ہے کہ

"The Supreme Court shall, to the exclusion of every other court, have original jurisdiction in any dispute between any two or more Governments"

نتیجہ یہ نکلا کہ Accord اور ضروری تحفظات کو consitutional mandate مل گیا ہے اور Accord کی خلاف ورزی Federal Government کر سکتی ہے اور نہ ہی Provincial Governments کر سکتی ہیں اور اگر کوئی خلاف ورزی کرے تو معاملہ سپریم کورٹ میں جا سکے گا Mandate of the Constitution and supervision of the Supreme Court to the Accord should be the solution for any thing in the future.

Mr. Chairman: Please hear the honourable Member.

سینیٹر ایس ایم ظفر: میں آپ کے سامنے آخری بات یہ کرنا چاہتا تھا کہ اس مقصد کے لیے ضروری ہے کہ کچھ Constitution Building Measures بھی کئے جائیں۔ ذکر ہو رہا ہے National Finance Award کا اور اس پر بحث چل رہی ہے۔ President صاحب نے کہا ہے کہ ڈیم اور ایوارڈ اکٹھے announce ہوں گے۔ اس سلسلے میں، میری رائے ہو گی کہ اگر interim award پہلے آ جائے جس سے یہ معلوم ہو جائے کہ federation نے اپنا زیادہ حصہ provinces کو دے دیا ہے لہذا provinces کے درمیان تقسیم بے شک بعد میں ہو جائے لیکن کم از کم federation سے provinces کی جانب آنے کی بات پہلے کر دی جائے تو یہ بہت درست ہو گا۔ اسی طرح Council of Common Interests کی meetings بلانے کے

لیے فوراً انتظام کیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بات آگے چل سکے گی۔ جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین، پروفیسر خورشید احمد۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمده و نصلی علی رسوله الکریم۔ جناب چیئرمین ! آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے اس اہم موضوع پر اظہار رائے کا موقع دیا۔ مسئلہ بہت اہم بھی ہے اور گھمبیر بھی اور وقت کی قلت مانع ہے کہ میں اس کے سارے پہلوؤں پر گفتگو کرسکوں۔ اس لیے میں صرف چند اہم اور مرکزی نکات پر آپ کی توجہ مبذول کراؤں گا۔

سب سے پہلی بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں جناب والا! کہ یہ مسئلہ جیسے لیڈر آف دی ہاؤس نے کہا، اسفند یار صاحب نے کہا، ہوش کا تقاضا کرتا ہے جوش کا نہیں اور ہوش کے ذریعے ہمیں اس معاملے کو طے کرنا چاہیے۔ لیکن یہ کہنے کے بعد میں یہ بات عرض کروں گا کہ جس طرح یکطرفہ طور پر حکومت نے خصوصیت سے جنرل پرویز مشرف صاحب نے اس سلسلے میں crusade کا آغاز کیا یہ ہوش کا نہیں جوش کا مظاہرہ ہے ۔ اس لیے اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ اس معاملے کو اس انداز میں نہ آگے بڑھایا جائے بلکہ ٹھنڈے طور پر دلیل کی بنیاد کے اوپر صحیح طریقے سے حل کرنے کی کوشش کی جائے۔

دوسرا جناب والا! میں یہ کہنا چاہتا ہوں اور یہ بڑی بنیادی بات ہے کہ مشورہ فیصلے سے پہلے ہوتا ہے فیصلے کے بعد نہیں۔ ہمارے ہاں معاملہ یہ ہے کہ ایک شخص نے اپنا mind make up کر لیا ہے وہ اعلان کرنے پر تلا ہوا ہے اور یہ کہتا ہے کہ میں اعلان کرکے رہوں گا۔ اور پھر کہتے ہیں کہ میں رائے عامہ بنا رہا ہوں۔ رائے بنتی ہے، consensus build ہوتا ہے فیصلوں سے پہلے ۔ اگر آپ نے اپنا فیصلہ پہلے سے کر لیا ہے mind close ہو چکا ہے تو اس کے بعد مشورے کے کیا معنی ہیں ؟ پھر یہ مشورہ نہیں مذاق ہے ۔ تو اس لیے میں بڑے ادب سے درخواست کروں گا جنرل صاحب سے بھی اور وزیر اعظم صاحب سے بھی اور حکومت سے کہ خدا کے لیے اگر آپ مشورہ کرنا چاہتے ہیں تو مشورے کو مشورے کے آداب اور طریقے کے مطابق

کریں۔ اور فیصلے کو موخر کریں مشورے تک۔ ورنہ مشورہ ایک لایعنی چیز ہے۔

تیسری بات جناب والا! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس مسئلے کے بلاشبہ سیاسی پہلو ہیں اور فنی اور تکنیکی پہلو ہیں۔ کسی ایک کو بھی نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن ایک سوال میں اٹھاتا ہوں کہ کیا وجہ ہے کہ اس وقت اس زور و شور کے ساتھ اس مسئلے کو پیش کیا جا رہا ہے؟ کیا بڑے dams کی reservoirs کی ضرورت کا الہام دسمبر میں ہوا؟ کیا اس کی ضرورت سے ہم پہلے واقف نہیں تھے؟ کیا کالاباغ ڈیم کا معاملہ آج لے کر آیا ہے؟

جناب والا! آپ کی معلومات کے لیے عرض کروں کہ کالاباغ ڈیم کے اوپر پہلی systematic study ۱۹۵۲ء میں ہوئی ہے۔ Indus Basin Accord سے آٹھ سال پہلے، اسکے بعد ۱۹۶۵ء میں دوسری study اس کے اوپر ہوئی۔ جس وقت میرے ذمے پلاننگ کمیشن کی ذمہ داری آئی ہے تو ۷۸ء میں میں نے پلاننگ کمیشن میں اس وقت کے جوائنٹ سیکریٹری (ریسرچ) سعید راشد کے سپرد یہ کام کیا۔ اور جو رپورٹ انہوں نے ہمیں دی ریکارڈ میں ہونی چاہیے۔ انہوں نے یہ بتایا کہ جن وجوہ سے اس مسئلے کو بار بار اٹھایا گیا ہے لیکن کبھی بھی اس پر فیصلہ نہیں ہوا وہ یہ ہے کہ نمبر ایک۔ جس جگہ کا اس میں انتخاب کیا جا رہا ہے وہ جگہ reservoir کے لیے مختلف فنی وجوہ کی بنا پر جس میں feasibility issues بھی ہیں، جس میں water logging کے مسائل بھی ہیں، جس میں silt کے مسائل بھی ہیں اور جس میں environmental considerations بھی ہیں۔ اس کو آگے نہیں بڑھایا گیا۔ جو چیز ۵۲ء میں شروع ہوئی تھی آج تک وہ کیوں نہیں بن سکی؟ اور آج وہ کونسی ایسی شخصیت ہے جو ہر دوسری بات کو نظرانداز کر کے ساری توجہ اس پر صرف کر رہے ہیں۔ میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں۔ میں پوچھتا ہوں کہ چھ سال سے آپ برسراقتدار ہیں اور یہ بات بھی اخبارات کے اندر آئی ہے کہ آپ نے اپنے ڈیفنس کالج کے زمانے میں اس موضوع کے اوپر کوئی study بھی تیار کی تھی گویا کہ تمام حقائق سے آپ کو واقف ہونا چاہیے، یہ چھ سال تک آپ کیا کرتے رہے۔ اگر اس زمانے میں آپ نے اس کو نہیں بنایا، نہیں initiate کیا تو کیوں؟ اور آج کیا وجہ ہے کہ یہاں کا راستہ اختیار کیا ہے؟ میں سمجھتا ہوں اس معاملے کو سیاسی رنگ دینا موجودہ حکومت کا کام ہے اپوزیشن کا نہیں۔ اس بارے میں ہمیں غلط accuse کیا جا رہا ہے اور جب تک آپ جو حقیقی سیاسی dimension ہے اس پر

غور نہیں کرتے، آگے نہیں بڑھ سکتے۔ میں یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ تینوں صوبوں کی قراردادیں جن کا text میرے پاس موجود ہے، بلوچستان اسمبلی نے تین بار، سرحد اسمبلی نے دو بار اور سندھ اسمبلی نے ایک بار یہ قرارداد متفقہ طور پر منظور کی ہے، جس میں ہر پارٹی کے نمائندے موجود تھے اور Government in power نے بھی پوری طرح سے اس کو endorse کیا۔ آپ اس کو نظر انداز نہیں کر سکتے اور اگر آپ نے اس کو نظر انداز کرنے کی کوشش کی تو یہ اس ملک اور فیڈریشن کے لیے بہت ہی نقصان دہ ہو گا۔ خدا کے لیے جذباتی اور سیاسی انداز میں بات نہ کریں اور زمینی حقائق کو دیکھیے اور اس کے مطابق فیصلہ کیجیے۔

پھر میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک اس اصول کا تعلق ہے کہ water reservoirs کی اس ملک کو ضرورت ہے، میری نگاہ میں اس پر دو آراءنہیں ہیں۔ اس لیے اس بنیاد پر کالاباغ بنانے کی بات کرنا غالباً logically tangible بات نہیں ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ ضرورت ہے، سوال یہ ہے کہ اس ضرورت کو پورا کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟ آیا کالاباغ اس کا طریقہ ہے؟ یا ہمیں یہ دیکھنا پڑے گا کہ کیا امکانات ہیں، ان میں سے ہمیں کس کو prefer کرنا چاہیے۔ یہاں جناب والا! ہمارے سامنے دو global model آتے ہیں، ایک ہے mega dams کا اور دوسرا ہے small and medium dams کا۔ Mega dam کے سلسلے میں کم از کم internationally recognized three studies آئی ہیں، میں صرف آپ کو ان کا نام بتاتا ہوں۔ پہلی Social and Environmental Effects of Rock Dams 1984, دوسری Silver Rivers 1996 اور تیسری World Commission on Dams Report November' 2000 ہے اور یہ سب اس معاملے میں متفق ہیں کہ risk involvement and cost mega dams کی زیادہ ہے جب کہ اس مقابلے میں اگر small and medium dams کی strategy اختیار کی جائے، جیسا کہ چائنہ، برازیل، انڈیا، Egypt, سوڈان اور میکسیکو نے کیا تو وہ strategy زیادہ مفید ہے۔ اب ہمارے پاس چالیس سال کے تجربات موجود ہیں اور جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے جناب والا! میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں ہمارے پاس mega dams and small and medium dams دونوں کے alternative موجود ہیں۔ خود واپڈا کے پاس نو چھوٹے projects پر کام شروع ہے، سات in pipeline ہیں، پچیس کی studies موجود ہیں۔ اس

طرح کم از کم 41 dams کا پلان موجود ہے۔

صوبہ سرحد کے بارے میں، میں آپ سے کہتا ہوں کہ اس کے لیے ہمارے پاس بیس پراجیکٹس موجود ہیں لیکن ہمیں اجازت نہیں دی جارہی اور یہ کہا جا رہا ہے کہ پچاس کروڑ سے زیادہ کا کوئی project صوبہ خود نہ سوچ سکتا ہے، نہ شروع کر سکتا ہے حالانکہ ہم ایسے بیس پراجیکٹس تین سے پانچ سال کے اندر بنا سکتے ہیں جو reservoir فراہم کریں۔ اسی طرح پنجاب، بلوچستان، سندھ کے لیے یہ چیزیں موجود ہیں، یہ نہیں ہے کہ یہ کوئی شاعرانہ باتیں ہیں تو آخر ہم اس strategy کو کیوں اختیار نہیں کرتے جس میں کم خرچہ، local talent, یہاں کے انجینئر، یہاں کی construction companies زیادہ اہم role play کریں گی، جس سے روزگار پیدا ہو گا، جس میں ملٹی نیشنل کمپنیوں کو لانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ Consultancies کا جو globally explioted نظام ہے، اس پر آپ کو انحصار نہیں کرنا پڑے گا لیکن ہم نے یہ راستہ اختیار نہیں کیا۔ آپ mega projects کو لے لیجیے، یہی رپورٹ جو آپ کے سامنے آئی ہے، نثار میمن صاحب کی کمیٹی کی، میں نے ابھی اس کا پورا مطالعہ نہیں کیا لیکن اس کی دو باتیں جو میں نے ابھی دیکھی ہیں، بتانا چاہتا ہوں۔ پہلی یہ ہے کہ provincial primary projects of small reservoirs, اس کے بارے میں اس کمیٹی نے unanimously recommend کیا ہے کہ ان projects کو فوری طور پر قائم کیا جانے اور یہ کہا کہ 2004 کے بجٹ میں اس کے لیے provision دی جانے۔ اس کے بعد وہ کہتے ہیں کہ however, requisite funds have not been reflected in the budget for 2004 and 2005. مزید آگے آیئے اور جو ساری recommendations ہیں ان کو ملاحظہ کیجیے۔ فرماتے ہیں کہ Balochistan agrees to building large dams but with reservations نام نہیں دیئے،

NWFP , recognizes need for constructing large dams , Bhasha assigned first priority. Do not support Kala Bagh unless reservations are removed.

Punjab . All large dams supported . Dams feasibility study has been completed i.e. Kala Bagh and Bhasha, should be started together.

Sindh . Agrees to constructing large dams . First Bhasha dam

followed by Skardu, Chakardra dam, after these two dams, we can talk about Kala Bagh Dam.

یہ ان کی اپنی رپورٹ ہے ۔ اس کا آپ common denouenement نکالیے اور وہ یہ ہے کہ بھاشا ڈیم پر سب متفق ہیں۔ Consensus موجود ہے ' آپ کو consensus بنانے کی ضرورت نہیں' جہاں consensus نہیں ہے وہاں آپ controversy کو فروغ دے رہے ہیں اور جہاں پر consensus موجود ہے اس کا فائدہ اٹھانے کے لیے آپ تیار نہیں ہیں' یہ آپ کی رپورٹ ہے میری رپورٹ نہیں ہے۔

اسی طریقے سے کل وزیر صاحب نے جو واپڈا کی report quote کی تھی میں وسیم سجاد صاحب کا ممنون ہوں کہ انہوں نے مجھے اس کی کاپی کرنے کا موقع دیا اور اس کا comparison بھی آپ آخری page پر دیکھیے۔ اور اس میں سب سے زیادہ feasible جو ہے وہ سکردو چکردرہ کا project ہے ۔ اس کے بعد بھاشا ہے ۔ سوال یہ ہے کہ جب consensus موجود ہے تو آپ consensus build کس طرح کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس طرح تو آپ ملک کو تباہی کیطرف لے جا رہے ہیں۔ میری نگاہ میں priority یہ ہونی چاہیے کہ آپ small dams کو priority دیں' صوبوں کو موقع دیں' وہ خود کام کریں ' international agreements کریں ۔ کل ایک وزیر صاحب نے یہاں تک کہہ دیا کہ یہ federation کے اصول کے خلاف ہے کہ provinces direct کوئی loan لیں۔ انہیں شاید پتا نہیں کہ دنیا میں جہاں جہاں federation ہے وہاں state یا provinces نے directly ملک میں اور ملک کے باہر بھی loans لیے ہیں' projects sign کیے ہیں ۔ انڈیا میں یہ ہو رہا ہے ' جرمنی میں یہ ہو رہا ہے ' امریکہ میں ہوا ہے۔ آخر اس میں کیا چیز مانع ہے؟ تو میری نگاہ میں first priority آپ کو small dams کو دینی چاہیے اور mega dams کے بارے میں میری نگاہ میں بھاشا اور سکردو وہ ڈیم ہیں جن پر آپ کو کام شروع کرنا چاہیے۔ اس میں وقت لگے گا' مجھے معلوم ہے ۔ اور جو فوری آپ کی ضروریات ہیں وہ small dams پوری کر سکتے ہیں۔

جناب والا! ساتھ ہی میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جس طرف میرے بھائی ایس ایم ظفر صاحب نے متوجہ کیا' میں نے خود بھی اس کو note کیا ہوا تھا۔ آپ یہ دیکھیے کہ water and

power کا مسئلہ جو ہے federal list میں خاص طور پر اس کے لیے ایک الگ Part-II بنایا گیا ہے اور یہ اس لیے بنایا گیا کہ یہ ایک ایسا مسئلہ تھا کہ جس میں federation directly معاملات کو طے نہیں کر سکتی بلکہ federation کو تمام صوبوں کو اعتماد میں لے کر طے کرنا ہوگا۔ اسی کے لیے Council of Common Interests بنائی گئی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اس کا function آپ کے سامنے ہو' Article 154 کہتا ہے کہ

"The Council shall formulate and regulate policies in relation to matters in Part-II of the Federal Legislative List in so far as its relation to the affairs of the Federation, the matters so and so---"

معلوم ہوا کہ دراصل Council of Common Interests ہی وہ ادارہ ہے جس میں اس معاملے کو زیر غور لانا چاہیے ۔ Planning Commission کی مدد سے طے کرنا چاہیے اور اس کا فیصلہ' اگر اختلاف ہو تو پھر پارلیمنٹ میں آئے گا اور Parliament finally decide کرے گی۔یہ سارا mechanism وہاں پر موجود ہے۔ سوال یہ ہے کہ اسے آپ اختیار کیوں نہیں کرتے۔ آپ کہتے ہیں کہ میں سندھ میں جا کر consensus کے لیے district level پر تقاریر کروں گا۔ آپ چاہتے ہیں کہ اس مسئلے کو Council of Common Interests میں نہ لائیں' اس کا مسئلے سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ ادارہ آئین میں موجود ہے ۔ ہمارا سارا مرض یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ ہم constitutional فیصلے کریں ' بجائے اس کے کہ دستور کا احترام کریں اور دستور نے جو ہمارے لیے binding راستے طے کیے ہیں ان کا احترام کریں' ہم من مانی کرنا چاہتے ہیں اور اس سے مسائل پیدا ہوں گے۔ میں ایک تجویز پیش کروں گا کہ Council of Common Interests کا فوری اجلاس بلایا جائے ۔ اس میں اس کے اوپر غور کیا جائے' priorities کو طے کیا جائے اور ہمارے ہاں ضرورت اس بات کی ہے کہ a national policy for water resource andmanagement تیار کی جائے۔ اس کی تین dimensions ہوں گی۔ پہلی چیز یہ ہے کہ یہ صحیح صحیح data مقرر کرے گی۔ اس رپورٹ کو بھی آپ دیکھ لیجیے' سندھ واپڈا کی figures کو dispute کرتا ہے مجھے حیرت ہے کہ جو بات واپڈا کے لوگ کہتے ہیں اور جو ہمارے statistics ہیں ان میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ معلوم ہوا کہ data پر بھی consensus موجود نہیں

ہے اور یہی وجہ ہے کہ سندھ کو اعتراض یہ ہے کہ آپ جو کہتے ہیں کہ surplus water ہے حقیقت میں وہ surplus water نہیں ہے۔ ہے یا نہیں ہے' اسے متعین ہونا چاہیے' اس کا کام یہ ہونا چاہیے کہ data صحیح آئے۔

دوسری بات ضروری یہ ہے کہ آپ یہ دیکھیں کہ اس وقت water کا wastage کیا ہے۔ آپ کا water seepage, evaporation % 60 کی نذر ہو جاتا ہے۔ آپ کی irrigation کی ضروریات پوری نہیں ہو رہی ہیں' آپ صرف اس پانی کا رونا رو رہے ہیں جو سمندر میں جا رہا ہے' میں اس کا رونا رو رہا ہوں جو آپ کے سسٹم کا حصہ ہے اور آپ اس کو irrigation میں استعمال نہیں کر پا رہے ہیں۔ اس لیے میری نگاہ میں water resource and water management کے لیے ایک قومی پالیسی ہونی چاہیے۔ ترجیحات طے ہونی چاہییں اور یہ کام صرف short period نہیں بلکہ short period, medium period and perspective plan ان تینوں کی diversion میں ہونا چاہیے۔ یہ وہ چیزیں ہیں جس پر Council of Common Interests consensus پیدا کرے اور اس کے بعد دستور کا احترام کریں۔ ہماری مصیبت یہ ہے کہ ہم کہتے ہیں مگر ہمیں اس چیز کی guarantee نہیں ہے اور مجھے اپنے بھائی ظفر صاحب کی اس تجویز پر پورا اتفاق ہے کہ جو Water Accord ہے 1992 کا' اس کو constitutional protection ملنی چاہیے لیکن بات یہ ہے کہ کیا ہم Constitution کا احترام کرنے کو تیار ہیں؟ کیا ہم نے Constitution پر oath لے کر کہ کوئی فوجی آفیسر سیاست میں حصہ نہیں لے گا اس oath کا احترام کیا؟ کیا ہم نے یہ commitment دے کر کے کہ 31 دسمبر 2004 کے بعد Chief of Army Staff اور President کا عہدہ ساتھ ساتھ نہیں رہے گا اس کا احترام کیا؟ دستور میں کتنی چیزیں لکھی ہوئی ہیں national language کے بارے میں پندرہ سال کی تاریخ لکھی ہوئی تھی کہ فلاں تاریخ تک اس کو ہو جانا چاہیے۔ آج اس کو بیس سال ہو گئے ہیں' ہم نے اس کا احترام کیا؟ اگر ہم اس طرح Constitution کو violate کریں گے تو پھر Constitution کی جناب چیئرمین! کیا guarantee رہ جائے گی؟ آئیے یہ عہد کریں کہ ہم Constitution کا احترام کریں گے اور Constitution کے احترام سے ہی یہ ملک قائم رہے گا' ترقی کرے گا اور ضرور کرے گا انشاء اللہ اور وہ لوگ جو Constitution کو sabotage کر رہے

ہیں تو تاریخ ان کو اس ملک کا غدار قرار دے گی اور Article 6 کبھی نہ کبھی ضرور operational ہو گا۔

میں یہ صاف کہنا چاہتا ہوں جناب والا! اس وقت کالا باغ ڈیم کو arbitrarily authoritative انداز میں اس کا آغاز کرنا ملک کے لیے نہایت نقصان دہ ہے۔ اگر آپ نے یہ کیا تو یہ کالا باغ ڈیم نہیں، کالا باغ کالا ناگ بن جائے گا اور یہ کالا ناگ اس ملک کے لیے بڑا خطرناک ہو گا۔ خدا کے لیے ہوش کے ناخن لیجیے یہ راستہ اختیار نہ کیجیے۔ اس کے مقابلے میں جو متبادل strategies موجود ہیں جو realizable ہیں، جس میں سے بہت پر feasibility بھی ہو چکی ہے اسے آگے بڑھایئے۔ یہ راستہ اگر آپ نے اختیار کیا تو پھر سب مل کر جو ملک کی ضرورت ہے irrigation کی بھی، power generation کی بھی، اسے ہم پورا کر سکتے ہیں لیکن خدا کے لیے وہ راستہ اختیار کیجیے جس میں ملک کا مستقبل sustainable کیا جا سکے، جس میں accountability کا نظام ہو، جو efficient اور جو cost effective ہو اور وہ راستہ کالا باغ کا راستہ نہیں ہے۔ اس لیے اس وقت اس پر کوئی بھی قدم میری نگاہ میں نہایت خطرناک ہو گا اور جیسے میں نے کہا کہ یہ کالا باغ کالا ناگ بن سکتا ہے، خدا کے لیے یہ راستہ اختیار نہ کیجیے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر نگہت آغا۔

سینیٹر ڈاکٹر نگہت آغا: شکریہ۔ جناب والا! مجھے کل کے واقعہ پر بہت افسوس ہے اور میں بیان کرنا چاہتی ہوں کہ معزز حزب اختلاف کے ممبران جن کی میں تہہ دل سے عزت کرتی ہوں، انہوں نے جو پاکستان کی سلامتی کے متعلق کل ذکر کیا، اس کا مجھے اتنا افسوس ہے، اتنے منجھے ہوئے یہ politicians ہیں انہوں نے یہ کیسے بات کی ہے۔ پاکستان بہت قربانیوں سے بنا ہے۔ پاکستان سے ہماری پہچان ہے۔ پاکستان سے ہماری شان ہے۔ پاکستان کسی ایک کا نہیں ہے۔ کسی صوبے کا ہے، نہ کسی شخص کا ہے کہ اس کی سلامتی کے متعلق یہ باتیں کریں بلکہ میں بھی پاکستان ہوں تو بھی پاکستان ہے۔ I hope in future وہ اس قسم کی باتیں نہیں کریں گے جس سے لوگوں کے دلوں کو تکلیف ہو۔

اب میں ڈیم کے اوپر بات کروں گی۔ در اصل بہت سے لوگ چاہ رہے ہیں کہ پہلے

بھاشا ڈیم بنایا جائے کیوں کہ ڈیم کی ضرورت تو ہر شخص کو، بچے بچے کو پتا ہے کہ کیوں ضرورت ہے اور میں اس کی further detail بتاتی ہوں لیکن بھاشا ڈیم کو میں نے last year بھی oppose کیا تھا اس پر further study چاہیے کیونکہ میں نے last January میں بھی یہ لفظ کہے تھے کہ اس کی اونچائی زیادہ ہے حالانکہ میں اتنی technical نہیں ہوں اور دوسری بات یہ ہے کہ وہ زلزلے کا affected area ہے تو اس کے لیے بہت study چاہیے اور at least earthquake resistant ہونا چاہیے لیکن on the other hand کالا باغ کی پوری تیاری ہے اور چار دریا ایک جگہ پر آکر ملتے ہیں تو یہ ideal location ہے۔ اس لیے کالاباغ ڈیم فوری طور پر شروع ہو جانا چاہیے اور ساتھ ساتھ کوشش کر کے کٹ زرہ ڈیم بھی بننا چاہیے۔ بھاشا ڈیم بھی بننا چاہیے لیکن ان کے لیے ابھی پوری تیاری نہیں ہے۔

میں اس وقت یہ بتانا چاہتی ہوں کہ یہ ہمارے لیے کیوں ضروری ہے۔ ایک تو یہ ہے بہت فراوانی تھی پانی کی آبادی بہت تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ پانی کی ضروریات بڑھتی جارہی ہیں per capita پانی کم ہوتا جا رہا ہے۔ تو ہمیں کم از کم mineral چاہیے 1500 cubic meter per capita چاہیے۔ اس وقت per capita صرف گیارہ سو ہے۔ میں جو بھی بات کہوں گی اس کے ساتھ documentary proof دینا چاہتی ہوں and it is will be about 900 جو کہ almost قحط سالی کی نشانی ہو جائے گا اس لیے اس کو فوری طور پر بننا چاہیے۔

نمبر2 ۔ پانی اور کیوں کم ہوتا چلا جا رہا ہے۔ چونکہ reservoir ہمارے segmentation سے full ہوتے جا رہے ہیں ۔ یعنی in another 5 or 6 years 43% of the water storage capacity will decrease تو اس کے لیے ہمیں بہت ضروری ہے کہ اس ڈیم کو فوراً شروع کیا جائے کیونکہ فوراً ہی ہم شروع کریں گے پھر بھی about دس سال لے گا۔ تیسری جو چیز، ہم نکالیں بھی تب بھی 43% کمی ہو جائے گی۔

تیسرا یہ ہے کہ ہمارا قیمتی پانی سمندر میں بہتا جا رہا ہے۔ یعنی 35.2 million acre feet جب وہ کوٹری سے نیچے بہہ سکتا ہے تو وہ ہمارے ملک کو شاداب کر سکتا ہے۔ ہمارے لیے سب کچھ کر سکتا ہے چونکہ ہمارے پاس storage نہیں ہے اس لیے وہ بہتا جا رہا ہے۔ اس کو کسی نہ کسی طرح ہمیں کنٹرول کرنا چاہیے۔ اس وقت پاکستان کی capacity صرف 18.37 MAF

ہے یعنی 13% ہماری storage capacity ہے۔ اگر ہم انڈیا کی capacity کو compare کریں تو 33% ہے۔ 245 MAF ہے۔ اگر تمام انڈیا میں آپ دیکھیں تو ڈیمز بن رہے ہیں۔ ہم ایک ڈیم پر آ کر اڑ گئے ہیں اور وہ ہے کالا باغ ڈیم۔ ٹھیک ہے ان کے تحفظات ہیں۔ میں ابھی ان کے تحفظات بتاتی ہوں، کیوں کہ سارے صوبے ہمارے ہیں۔ ہم پاکستانی ہیں۔ I am not a Punjabi, I am not a Balochi, I am a Pakistani. اسی طرح ہمیں سب کو دیکھنا چاہیے various صوبوں کے تحفظات میں خود بتاؤں گی۔ بجائے اس کے کہ ہم ان کے تحفظات solve کریں۔

Mr. Presiding Officer: Order please. Order in the House.

سینیٹر ڈاکٹر نگہت آغا ، بجائے کہ ہم تحفظات کو solve کریں، ان کو minimize کریں ہم اس کو destroy کر سکتے ہیں، ہم پاکستان کو destroy کرنے پر تیار ہو جاتے ہیں کہ پاکستان کو destroy کر دیں۔ میں خود بولوں گی اور ہم ان کو دعوت دیں کہ آپ کے جو تحفظات ہیں وہ کس طریقے سے صحیح کیے جائیں اور اس کو کم کیا جائے۔ کیونکہ ہر چیز کا نقصان ہوتا ہے، ہر چیز کا فائدہ ہوتا ہے، لیکن بیراج بنانے میں نقصانات کم ہیں اور فائدے بہت زیادہ ہیں اس لیے ہمیں go ahead فوراً ہونا چاہیے۔ اب جیسے ایران میں جو کہ ہمارا ہمسایہ ملک ہے اس میں 52 ڈیمز اس وقت بن رہے ہیں above 50 feet اور اٹھائیس ڈیمز above 200 feet بن رہے ہیں۔ اسی طرح انڈیا میں 28 ڈیمز above 50 feet اور 6 ڈیمز above 200 feet بن رہے ہیں پاکستان میں صرف ایک ڈیم بن رہا ہے جو کہ above 200 feet ہے اور وہ گومل ڈیم ہے۔ اس سے ہمیں ظاہر ہوتا ہے کہ ہماری صرف 13% capacity ہے اس کو ہم improve کرنے کے لیے چار پانچ جتنے ہیں، as soon as possible جیسے ان کی study complete ہوتی ہے وہ بن جانے چاہییں اور پانی سمندر میں نہیں جانا چاہیے۔ اتنا ہی پانی سمندر میں جانا چاہیے جس کی وجہ سے سمندر in land نہ آئے۔ اور ہماری land بھی destory نہ ہو اور ہمارے ڈیم بھی destory نہ ہوں۔ دریاؤں کو regulate کرنے کے لیے بھی ہمیں ڈیم بنانے چاہییں کیونکہ گاہے بگاہے جو پانی کی کمی کا شکار ہوتے ہیں، اگر ہمارے پاس ڈیمز ہونگے تو ہم

regulate کر دیں گے riverine جو ایریا ہے develop کر کے ٹیوب ویل لگائیں گے اور اس سے پورا پورا پانی سپلائی ہو گا۔

اب میں اس کے نقصانات کی طرف آتی ہوں۔ ٹھیک ہے ڈیم کے نقصانات بھی ہیں اور سب سے زیادہ نقصان پنجاب کو ہے جو کہ پورے ملک کی بہتری کے لیے برداشت کرے گا۔ پنجاب کے 78000 لوگ بے گھر ہو جائیں گے۔ این ڈبلیو ایف پی میں 42000 لوگ۔ اس کے علاوہ بارانی زمین پنجاب میں 21600 ایکڑ ضائع ہو گی اور این ڈبلیو ایف پی میں 2900 ایکڑ۔ اسی طرح irrigated land پنجاب میں 2900 ایکڑ۔ آپ imagine کریں کہ ہمارے لہلہاتے ہوئے کھیت پانی کے نیچے آجائیں گے۔ پھر بھی ہم قوم کی بہتری کے لیے یہ کرنے کے لیے تیار ہیں۔این ڈبلیو ایف پی میں صرف سو ایکڑ آئے گی۔ اگر آپ دیکھیں کہ پنجاب کتنا sacrifice کر رہا ہے تمام ملک کی بہتری کے لیے۔ کافی لوگ displaced ہوں گے۔ ہمیں بھی اس کا احساس ہے لیکن ہمارے پاس ایک زندہ مثال ہے کہ جب منگلا ڈیم بنا تھا تو میرپور کے لوگ displaced ہوئے تھے۔ اب میرپور کے لوگوں نے اتنے اچھے طریقے سے گھر بنائے ہیں اب بزنس سنٹر بن گیا ہے بلکہ ان کی زندگیاں پہلے سے بہت بہتر ہوگئی ہیں۔ اسی طرح ان displaced لوگوں کے لیے گورنمنٹ انتظام کرے گی اور کر رہی ہے compensation کو further develop کرے تاکہ یہ کبھی بھی محسوس نہ کریں کہ وہ displaced ہوئے ہیں کیونکہ displaced ہونا بڑا مشکل ہے۔

اب میں تحفظات پر آتی ہوں۔ این ڈبلیو ایف پی کے تحفظات بتاتی ہوں۔ سب سے پہلے تو ان کا ہے کہ نوشہرہ کی flooding ہو جائے گی۔ اسی خیال سے ڈیم کو دس فٹ نیچے کر دیا گیا ہے۔ جس سے وہ خطرہ ختم ہو گیا ہے۔ ویسے بھی flood آجاتا ہے۔ لاہور میں بھی آجاتا ہے اور جگہوں پر بھی آتا ہے وہ normal flood ہوتے ہیں۔ نمبر 2 ان کا تحفظ ہے کہ پی' مردان اور صوابی کا drainage بری طرح سے effect ہوگا۔ وہ اس طرح نہیں ہے بلکہ یہ سارے کے سارے far above the line ہیں۔ کیونکہ ان کا تحفظ ہے اور جائز تحفظ ہے کہ ڈیم بننے سے water level up ہوجائے گا۔ وہ water level yes آجاتا ہے اور destroy کرتا ہے لیکن اگر آپ --------

Mr. Presiding Officer: Please try to conclude.

سینیٹر ڈاکٹر نگہت آغا : جی آپ نے تو ابھی دس منٹ بھی نہیں دیے۔ میں نے تو ابھی سندھ پر بھی بولنا ہے۔ اچھا اب میں سندھ کے لیے بولتی ہوں۔ سندھ کے بھی بڑے apprehension ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کے پاس پانی کی مقدار بہت کم ہے اس لیے بنانا بے فائدہ ہے۔ لیکن that is not true اس میں 16 MAF پہلے store ہوگا اور 6 MAF جو کہ دوسرے ڈیموں کا ہے وہ بھی اس میں store ہوگا سندھ desert بن جائے گا۔ یہ ان کا اعتراض ہے۔ دراصل کالا باغ کے بعد ان کو 2 MAF پانی اور ملے گا۔ پہلے بھی ڈیموں کی وجہ سے 44 MAF ان کو مل رہا ہے۔ تیسرا یہ ہے کہ riverine area ختم ہوجائے گا لیکن that is not true ٹیوب ویل all the way لگیں گے تاکہ پانی اوپر نہ آئے۔ یعنی table level up نہ ہو۔ all the way وہ لگیں گے اور پانی سپلائی ہوگا اور واپس چلا جائے گا۔ وہ کہتے ہیں کہ Indus delta ختم ہو جائے گا یہ خیال بھی صحیح نہیں ہے کیونکہ 294000 میں سے صرف 17000 ایکڑ affect ہوں گے اور اس کے لیے بھی اگر کوشش کی جائے کہ نہ affect ہوں۔ اس کے بعد یہ ہے کہ سندھ کی production پر اثر انداز ہوگا۔ لیکن اس کا ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے یہ صرف زبانی ہے۔

نمبر 6 وہ کہتے ہیں کہ رائلٹی پنجاب کو جائے گی۔ حقیقتاً پنجاب سوچ رہا ہے کہ رائلٹی نہ لے گا۔ جو صوبے بہت زیادہ متاثر ہونگے ان کو دی جائے۔ جتنا بھی منافع ہے اپنا تھوڑا لے کر باقی تمام صوبوں میں بانٹا جائے because we are ہم تو نہیں سوچتے کہ یہ سندھ ہے، یہ NWFP ہے، یہ بلوچستان ہے۔ ہم سوچتے ہیں یہ پاکستان ہے۔ اس پاکستان کے جس حصے کو ضرورت ہے اس کو زیادہ پیسہ ملنا چاہیے اور میں اس کو endorse کرتی ہوں۔

چونکہ آپ نے کہہ دیا کہ بس کرو، میں total اس کے پورے ثبوت دے رہی ہوں تاکہ چیلنج ہو سکے اور ان proofs میں improvements ہو سکیں، figure چیلنج ہو سکے اور ان proofs میں improvements ہوسکیں یا ان کو reject کیا جا سکے۔ چونکہ بولنا بہت آسان ہے بغیر ثبوت کے لیکن جب آپ کے سامنے proofs ہوتے ہیں اور آپ دیکھتے ہیں اس میں کیا

غلطیاں ہیں؟ ان کو صحیح کرتے ہیں، ان کو درست کرتے ہیں یا ان کو reject کردیتے ہیں۔ تو Here are the proofs. If anybody wants to see میں ابھی آپ کے پاس بھیجتی ہوں۔

اپوزیشن اس وقت مخالفت برائے مخالفت کر رہی ہے۔ وہ یہ نہیں سوچتی کہ پاکستان کی بہتری کس میں ہے۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ پاکستان ہم نے بڑی مشکلوں سے لیا تھا، بڑی sacrifices سے لیا ہے بلکہ جو یہاں کے لوگ ہیں انہوں نے اتنی sacrifices نہیں دیں بلکہ انہوں نے دیں ہیں جو باہر سے آئے ہیں۔ اس لیے اس کو بڑا سنبھال کے رکھیں، اس کو destroy نہ ہونے دیں، صرف مخالفت کرنے کے لیے اس کو destroy نہ ہونے دیں۔ ٹھیک ہے آپ کا حق ہے آپ criticise کریں لیکن criticism اس حد تک ہو بلکہ healthy criticism ہو۔ آئیے across the table بیٹھتے ہیں۔ آپ کے جو تحفظات ہیں وہ بتائیں۔ ہم solve کرتے ہیں، سارے ملک کے solve کرتے ہیں۔ ممکن ہے آپ کے تحفظات صحیح ہوں یا نہیں ہیں یہ ابھی ہمیں معلوم نہیں ہے So, that is the challenge to the Opposition. اور آخر میں ایک شعر بولوں گی کہ کوئی destroy کرنے کی کوشش نہ کرے پاکستان کو

مدعی لاکھ برا چاہے تو کیا ہوتا ہے
وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے

پاکستان پائندہ باد۔

جناب چیئرمین، جی وزیر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی (وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور)، صرف چھوٹی سی بات عرض کرنی ہے کہ ایک معزز رکن نے یہاں لفظ استعمال کیا ہے crusade اور بڑے پڑھے لکھے ہیں That should not be used. میں نے اس وقت مناسب نہیں سمجھا ٹوکنا۔ یہ جارج ڈبلیو بش نے بھی کہا تھا جب ٹاور گرے تھے۔ It is bad word and cannot be used. تو یہاں پر President Sahib کے حوالے سے انہوں نے یہاں استعمال کیا۔

دوسری چیز میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ accord کا جو title ہے، apportionment ہے، appropriation بھی نہیں، یہاں اس کا ایک title دیا ہوا ہے جو 1991

کا ہے

Apportionment of the waters of the Indus system between the provinces of Pakistan.

(اس موقع پر پریذائیڈنگ آفیسر جناب چوہدری محمد انور بھنڈر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

Mr. Presiding Officer: Doctor Sahib will it not be appropriate that you mention it in your winding speech when we will wind up whosoever winds up.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، یہ چیز constitutionally بڑی اہم ہے۔ جہاں Fourth schedule کا حوالہ دیا ہے اور انہوں نے part-I and II کی بات کی ہے Federal Legislative List کی، وہ نہیں ہے۔ Article-70 amend ہو چکا ہے، وہ Fourth Schedule میں error ہے۔

Mr. Presiding Officer: You can reply it at the end. Dr Muhammad Akbar Khawaja now.

Senator Dr. Muhammad Akbar Khawaja: Thank you Mr. Chairman! Thank you for giving me the mike and allowing me for the discussion on the Kala Bagh issue.

In last couple of days our honourable colleagues spoke on Balochistan and covered a long wish issues, long range of issues of mistrust. It seems the Kalabagh Dam is another controversy in addition to the earlier discussion.

Mr. Chairman! there is a long list of questions in my mind and I will try to be relevant and focuss on key challenges. Some of these questions include an additional water storage needed. How much water

supplies be expanded. Third question in mind is, what is the best way to balance the future supply of the water and the demands.

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، بلیدی صاحب! please تشریف رکھیے۔

Senator Dr. Muhammad Akbar Khawaja: Can provinces agree on water allocation and distribution rights. How much hydro power can be added, mitigation of risk including social and environmental impacts. Regularities and institutional issues and of course how much storage should be built and at what sequ nce and at what cost? Also Mr. Chairman, we have to identify the problems. Where is the problem? Whether it is statistical, financial, social or political also we have to see the pros and cons. It was the literature I have read everything has been studied and prepared in isolation. There has not been integrated approach. So, you can not compare dam A with the dam B, every study an isolated study. Mr. Chairman, list of questions can go on and on including the governance and the transparency issues but we need to see whether we can find common ground to resolve the controversy and remove suspicion among the provinces. Mr. Chairman, although the Parliament has not been formally briefed, I did some research also refute some of the material that was discussed yesterday and I would like to recap some of the facts. Mr. Chairman, the fact is the current water requirement is 117 MAF whereas the average availability is 104 MAF, that is giving us a shortfall of 13 MAF and in next 20 years---, Mr. Chairman! please see the front row and keep them silent.

وسیم شہزاد صاحب! آپ کا بہت شکریہ۔

Mr. Presiding Officer: Order please.

Senator Dr. Muhammad Akbar Khawaja: Thank you Mr. Chairman, in next 20 years by 2025 there is a projection of 134 MAF.......

Mr. Presiding Officer: Prof. sahib! the honourable speaker is feeling disturbed.

Senator Dr. Muhammad Akbar Khawaja: Thank you sir. And overall gap or the shortfall is 13 MAF. So, to overcome this shortfall the Government is proposing a number of dams, Bhasha with a storage capacity of 5.7, Kalabagh with the storage capacity of 6.1, Skardo 15.52, Akhori 3.6 and Manda dam 0.6 and that adds upto 32. Kalabagh dam issue is on the table also there is a projection of 3600 hydro power and with 8 hydle power plants in the first phase with the 300 mega watt each and that will stretch out later on with the additional 4. So, Mr. Chairman, these are the facts before us also we have been told that there is some additional ongoing projects that will give 5.6 MAF in the near future that includes Mangla dam raising project that will give us 2.9 MAF, Gomal dam 1.14 and Kurrum Tangi 1.2 MAF. Also Mr. Chairman, we have learnt that the current storage capacity of our 3 reservoirs at Mangla, Tarbela and Chashma are being fully utilized and also their capacity has declined from 18.37 to 13.48. Mr. Chairman, where is the problem? that is the issue that we need to address.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ایک منٹ خواجہ صاحب ' میں صرف تمام ہاؤس کی توجہ

اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی اپوزیشن کو بھی درخواست کروں گا کہ ہمارے ہاؤس میں یہ روایت چل نکلی ہے کہ تمام consultation جو ہے وہ inside the House ہوتی ہے حالانکہ پارلیمانی روایات یہ ہیں کہ آپ نے اگر consultation کرنا ہے یا گفتگو کرنی ہے یا بات کرنی ہے تو آپ لابی میں جا کر یہ بات کر سکتے ہیں اور یہ this is disrespect to the Speaker جو بھی یہاں بول رہا ہے۔ ڈاکٹر صاحب پلیز! میں ایک گزارش کر رہا ہوں اور لیڈر آف دی ہاؤس سے بھی گزارش کر رہا ہوں اور لیڈر آف دی اپوزیشن سے بھی اور سارے ہاؤس کو، کہ یہ ایک روایت چل نکلی ہے کہ consultation بہت ہوتی ہے اور actually پارلیمانی روایات میں disrespect to the speaker who is speaking and taking the floor تو یہ بات جو ہے اگر ہم کرسکیں کہ توجہ سے اپنے speaker کو جو وہ بات کر رہے ہیں ان کو سنیں اور اگر آپ کو بہت ضروری ہے تو آپ لابی میں تشریف لے جاسکتے ہیں لیکن یہ کہ House میں بیٹھ کر ہم دوسری باتوں میں مصروف ہو جائیں تو یہ زیادہ مناسب نہیں ہے۔ اس پارلیمانی روایت کو ہمیں برقرار رکھنا چاہیے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اکبر خواجہ، بہت شکریہ جناب چیئرمین!

And I expect that my colleagues will honour your judgement? Thank you. Mr. Chairman! There are suspicions among Provinces on water sharing. The 1991 water sharing formula which is still working as adhoc quasi-legal framework for dividing Indus river that is for the existing water, and as far the future projections are concerned or the future storage or the use of future water there is a dispute Mr. Chairman, because there are several reasons for that mistrust the first one is that Provinces are not receiving their full allocation and the system is characterized by the shortage even when there is no drought so, (IRSA) Indus River System Authority) is already hampered by these

controversies among the Provinces.

Second, there does not seem to be a clear transparency and the timely information on the volume, on the floor, on the location and the time. And third concern is about the system of storage and diversion works which are not adequate. So, Mr. Chairman! to minimize the ambiguities and the conflict, we need a clear system of water rights and their regulations. Mr. Chairman! the Minister for Parliamentary Affairs yesterday gave us reference to the 1991 Accord and he gave projection about the situation that the Punjab was reduced from 41 to 37, Sindh was increased from 33 to 37, that is the formula for the use of future storage water. Mr. Chairman! there is problem in the existing distribution also. So, ambiguities and conflicts may occur when there is no rule of law. Mr. Chairman! we have seen in the NFC Award, power changed among three Prime Ministers. Everyone came with the same promises whether you call it true promise or false promise that they will announce NFC Award. And who is on the NFC, who is on the National Finance Commission, Federal Finance Minister, four Provincial Finance Ministers, their technical experts. There is no Opposition, no clear Opposition. So, Mr. Chairman, they cannot build the consensus on the NFC. I am not sure whether they are ready to build consensus on a Mega Dam. Also Mr. Chairman, provinces are losing faith in the federation role because yesterday one of our colleagues mentioned that the provinces are still being charged 17 to 18% on their borrowing.

Mr. Chairman! there is already provision of the devolution in the

Constitution that they have devolved the function , political , administrative , fiscal . This is not fiscal decentralization that provinces can not borrow under lower terms or could pay off that at the high rate . At the below level Mr . Chairman! highly indebteds poor countries , their debt is being written off . And yesterday one of our colleagues mentioned that Balochistan does not have sufficient resources and they are basically getting the over drafts . So , Mr . Chairman , definitely I suggest that NFC Award should be announced and also each percentage that is keeping that is equal to 5 . 6 billion rupees . Mr . Chairman! in my observation , the Centre is keeping at least 10% that belongs to provinces because they have already made a commitment that upto 48% they are ready to distribute but still they are at 37 . 5 % or may be 2 . 5% for the octroi so , the 10% adds upto the 56 billion rupees every year that belong to the provinces , is being kept at the Centre without any audit . These are the ambguities and conflicts that are leading to the controversy . Mr . Chairman , one of the media reports quoted Mr . Musharraf saying that NFC Award will be announced alongwith the launch of Kalabagh Dam . Again Mr . Chairman , this is matter of mistrust and when the trust is violated , the bond that holds our federation together begins to weaken . Mr . Chairman , the key question is whether we can trust this regime's a sincerity to get consensus among stakeholders , the answer is no . There are right ways to do things and there are wrong ways to do things . One thing is clear , there is convtroversy , there is conflict , there is ambiguity but this regime is not following the rule of law . There are constitutional provisions , there is

Article 153, 154 and 155 that refers to the Council of Common Interests, its functions and also complaints about the water interference that the Government has been avoiding to follow the constitutional way.

Also Mr. Chairman, Mr. Musharraf's statement surprised many of us that he will provide the constitutional guarantees to Sindh against injustice. Mr. Chairman! people know that his presidency is a product of 270 (a) (a) after getting the indemnity for himself and for his aids for suspending the Constitution of Pakistan. I don't know whether he is capable to provide or assure any province that he will offer the constitutional guarantees.

Mr. Chairman! let the joint Parliament decide about the legislation and the constitutional guarantees. Through your Chair, I demand that there should be a joint Parliament session whether it is in camera or not in camera to discuss the proposed projects of new water storage and also to discuss governments failure and their delayed response in handling the relief efforts after the earthquake of 8th October.

Mr. Chairman! another area, coming back to the topic. If Government persues all proposed projects and I will just nar the four big ones, Bhasha, Kalabagh, Skardu and Akhori, it may cost r ore than 30 billion dollars. 30 billion means we have a current point that of 34, we are adding four more for the earuthquake.

سینیٹر کلثوم پروین، جناب چیئرمین! ان کو پندرہ منٹ سے زیادہ ہو گئے ہیں۔

Senator Dr. Muhammad Akbar Khwaja: Please do not

interrupt me, thank you. Mr. Chairman, we need to take a pause whether we are willing to take additional debt and as far as estimate for Kalabagh dam is concerned. International consortium of financers led by the World Bank has already estimated that it will cost at least 10 billion dollars, even than that is a lot of amount. Also Mr. Chairman, another concern is the sequencing of the new dams, which one should be built first, that remains a major challenge. Dams have a definite life, so aging is also a factor when you do the investment, you have to calculate the rate of return of the payback period. So, age is another concern.

Mr. Presiding Officer: Please try to conclude now.

Senator Dr. Muhammad Akbar Khwaja: Mr. Chairman, I was interrupted, I did not take much time, also I am one of the movers and Secretary knows that. Mr. Chairman, I am just moving to the next now that another issue is the social environmental impact, this may dislocate, at least quarter million people and the resettlement cost will also be huge, I don't know whether studies taken in eighties have been considered or not.

Mr. Chairman, we love our country and we always look at the future with optimism and hope, even though our nation faces serious challenge. The safety of our country demands cooperation and trust. We must strive to bridge that divides between the provinces that is leading to polarization, suspicion and mistrust, we have all stake in this struggle. Mr. Chairman, majority is not always an authority; sometimes you have to

take an extra mile, you may recall Mr. Zulfiqar Ali Bhutto, the then Prime Minister of Pakistan in 1973, reached out all major political parties to get endorsement and consensus for the approval of the Consititution of Pakistan. Mr. Chairman, that is the win win situation and we may follow that pattern.

Mr. Chairman, I was born in a small town that is 10 miles from Chashma and about 40 miles from the potential site of Kalabagh. I know this dam will benefit the city of my birth and also I am technocrat from Punjab. So, it will benefit Sindh and my constituency in the Punjab but Mr. Chairman, I am not thinking that I am from this town or I am from the Punjab, as a Pakistani, this is my moral and national responsibility to think at the Federation level. I am sure that all provinces are on the board beforewe make any decision. Mr. Chairman, there is no doubt that water sector investment is needed further for agriculture growth and also hydropower plants must be built to meet our energy needs but we do not have all the facts before us, as I mentioned earlier all of these theories have been done in isolation, there is no intergrated approach and that is one of the major observation that is coming from the international financial institutions that there is no comparative approach, you did not compare pros and cons of one with the other. So, what will I do if someone asks me, "are you ready", the answer is, "no", but I leave two questions before the House before I conclude Mr. Chairman, the questions are, how much water is needed in what sequence at what cost and second what is the best way we can build that consensus building and also agree on the

water distribution, allocation and distribution rights?

Mr. Presiding Officer: Thank you please.

Senator Dr. Muhammad Akbar Khawaja: Just one second. Our key challenge is to keep this parliament in confidence and telling the truth. Without truth and without trust, our country cannot flourish and Mr. Chairman, truth is at the very heart of Kalabagh Dam controversy. If we can develop that trust and if you can honour that value and if we can adhere to the law, we can build Pakistan that is stronger, greater, safer and secure. Thank you.

(Desk thumping)

Mr. Presiding Officer: Thank you.

چوہدری نعیم حسین چٹھہ۔

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! کالا باغ ڈیم کی construction کا موضوع آج کل اس ایوان بالا میں زیر بحث ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور زراعت بغیر پانی کے نہیں ہوسکتی بلکہ کوئی بھی جاندار، کوئی بھی زندگی پانی کے بغیر ممکن نہیں۔ اللہ کا لاکھ لاکھ احسان ہے کہ اللہ نے اس پاکستان کو بڑا fertile بنایا ہے۔ پاکستان اس خطے میں واقع ہے جسے ایشیاء کا اناج گھر کہا جاتا تھا۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ جو barren پنجاب تھا، وہ India کے حصے میں آیا تھا اور fertile پنجاب پاکستان کے حصے میں آیا تھا۔ صرف دو تین ضلعے East punjab میں ان کے پاس تھے لیکن ان کی حکمت عملی سے آج ان کا پنجاب ساری دنیا میں زرعی لحاظ سے ایک مثالی خطہ بن چکا ہے لیکن جو ہمارا fertile اور زیادہ بہترین زرعی حصہ تھا، وہ آج barren ہوتا جا رہا ہے۔جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بڑا پرانا issue ہے جو آج تک ہم حل نہیں کر سکے۔ ہر speaker جن کی میں بہت عزت کرتا ہوں، بڑے خوبصورت فقرے سے start کرتے ہیں کہ آج ہمیں جوش کی

بجائے، ہوش کی ضرورت ہے لیکن وہی speaker یہ کچھ کہنے کے بعد ہوش کا دامن چھوڑ کر ساری جذباتی اور جوش کی باتیں کرنا شروع کر دیتے ہیں اور بغیر کسی rhyme and reason کے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اگر Federation رکھنی ہے تو پھر کالا باغ ڈیم نہ بنائیں، اگر کالا باغ بنانا ہے تو پھر پاکستان کے ٹوٹنے کے اور Federation کے ٹوٹنے کی ذمہ داری آپ کی ہے۔ اس قسم کی دھمکی آمیز گفتگو کرتے ہیں، یوں لگتا ہے کہ ایسی باتوں سے کسی دشمن کی ضرورت نہیں ہے۔ جناب والا! اگر آپ غور سے دیکھیں تو یہ India کا ایجنڈا ہے کہ پاکستان کو پہلے اس کا وجود نہیں مانتے پھر اس کی existence کو مشکل بناتے ہیں اور پھر خدانخواستہ ختم کرنے کے درپے ہیں، ان کا طریقہ واردات شاید حملہ یا دوسری قسم کی جارحانہ نہیں بلکہ وہ through culture وہ پانی خشک کرنے کے through یا ہماری اقتصادیات کو نقصان دینے کے لیے ہمیں بھوکا پیاسا مارنا چاہتے ہیں اور اس طرح پاکستان کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم میں سے کچھ لوگ جو یہ چاہتے ہیں کہ یہ ڈیم نہ بنے، یہ ایک قسم کی پاکستان کے ساتھ دشمنی کر رہے ہیں اور پاکستان کے مستقبل اور آنے والی نسلوں کے ساتھ دشمنی کر رہے ہیں۔

جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم کچھ پیچھے جائیں تو آپ کو معلوم ہوگا 1950 سے اس ڈیم کی studies جاری ہیں اور اُس وقت سے یہ feasible قرار دیا جا رہا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ایوب خان نے دو ڈیم بنا کر ستلج، بیاس اور راوی بیچ دیے تھے۔ اس سلسلے میں عرض کرنا چاہتا ہوں اور آپ کو بھی پتا ہے کہ ستلج اور بیاس بھی پنجاب میں آتے ہیں۔ میں نے 1960 سے پہلے جب بھی ستلج اور بیاس کو دیکھا ہے، انہیں ہمیشہ خشک ہی دیکھا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ اوپر سے انڈیا والے اس کا پانی consume کر لیتے تھے اور یہ ہمارے بس میں نہیں تھا کہ انہیں روکتے۔ لہذا انہوں نے سندھ تاس کا معاہدہ کر کے پاکستان کو ایک نئی جہت دی اور ایک نیا سسٹم دیا جو کہ یقیناً قابل قدر ہے اور آج تک ہم اس کی وجہ سے بچے آ رہے ہیں۔ اس وقت بھی یہ سنا گیا تھا کہ پہلے کالا باغ ڈیم ہی منظور کیا گیا تھا لیکن اسے تعمیر کرنے کے بارے میں ایوب خان کو ان کے مشیروں نے کہا کہ یہ تو ایک golden project ہے، اسے تو ہر حکومت میں، ہر دور میں اور ہر وقت بنایا جا سکتا ہے لیکن تربیلا کسی نے نہیں بنانا لہذا پہلے تربیلا ڈیم بنایا جائے تاکہ Frontier کو فائدہ ہو۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ ہم Frontier کو

پنجاب سے زیادہ عزیز سمجھتے ہیں اور پنجاب سے زیادہ اہم اور زیادہ مفید صوبہ سمجھتے ہیں لیکن اس کے باوجود اب جب کہ ساری Technical Committees نے technical experts, engineers, اور سب parliaments نے اور حکومتوں نے اس کی افادیت کو اور اس کی اہمیت کو تسلیم کیا ہے کہ پانی کے بغیر کام نہیں چلے گا' پانی دن بدن کم ہوتا جا رہاہے اور دس بارہ سال کے بعد ہماری زمینیں خشک ہو جائیں گی۔ اب جناب والا! اس وقت کی حکومت کا یہ ایک لازمی فریضہ ہے' یہ قومی اور legal فریضہ ہے کہ وہ آنے والی ضرورتوں کی پیش بندی کے لیے اپنے منصوبوں پر عمل کرے۔

جناب والا! اب ہمارے ملک میں زلزلہ آیا ہے۔اس زلزلے کے بارے میں بھی حکومت کے مخالف لوگوں نے یہ کہا کہ کیا حکومت سوئی ہوئی تھی' انہوں نے زلزلے کے آنے کی پیش بندی کیوں نہیں کی۔ یہ کہنے میں وہ یقیناً حق بجانب ہیں۔ اگر آج کی حکومت اس میں غفلت برتے گی' کوتاہی کرے گی یا اسے طوالت دے گی تو یقیناً یہ ایک جرم کرے گی اور پھر یہی اپوزیشن حکومت پر برسے گی بلکہ اس سے بھی زیادہ جوش کے ساتھ تنقید کرے گی کہ یہ کس قسم کی حکومت ہے جس نے آئندہ کے لیے کوئی منصوبہ بندی نہیں کی۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ جو لوگ مخالفت کرتے ہیں ان کی کوئی rhyme or reason نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوکہ یہ سب ایک دوسرے سے زیادہ پاکستانی ہیں اور زیادہ patriot ہیں لیکن ,rhyme or reasonاس کی وجوہات اور ان کے جو تحفظات ہیں' وہ ضرور دور ہونے چاہییں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہرحکومت نے چاہے یہ پیپلز پارٹی' مسلم لیگ(ن) یا جنرل ضیاء الحق کی تھی 'نے یہ کوشش کی تھی کہ یہ ڈیم بنیں اور یہ سمجھا تھا کہ یہ ضروری ہیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو اور محترم میاں نواز شریف یہ credit لیتے رہے اور آخر وقت تک consensus پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہے لیکن یہاں مجھے کہنے کی اجازت دیجیے کہ انہوں نے صرف اپنے اقتدار کی حفاظت کے لیے چھوٹی موٹی تنقیدکوبرداشت کرنے کی جرأت نہ کی اور یہ ڈیم نہ بنا سکے لیکن اس کی اہمیت اور افادیت کا ہمیشہ اقرار کیا اور سمجھا کہ یہ بنانا ضروری ہیں۔ کالاباغ نہیں بننے دینا ' کالاباغ نہیں بننے دینا without any reason یہ ہماری ہم وطنیت نہیں ہے یہ میں آج بھی آپ کو guarantee کرتا ہوں کہ پنجاب اور سرحد کی اکثریتی پبلک بلکہ سندھ کی بھی اس ڈیم کے حق میں ہے ۔یہ ملک غریب

ترین ملک صرف اس وجہ سے ہے کہ اس کی بجلی مہنگی ہے اور جب تک آپ بجلی سستی نہیں کریں گے اس ملک کی خوشحالی اور اس کا مستقبل بہتر نہیں ہو سکتا۔ بجلی کی مہنگائی کو کم کرنے کے لیے سوائے اس کے کہ آپ ہائیڈل پاور بجلی پیدا کریں اور ہائیڈل پاور سوائے کالاباغ ، سکردو یا کٹ درہ جس کا کل پرسوں انہوں نے کہا ہے یہ سارے کے سارے بننے چاہییں ۔ آج کل آپ WTO پر جا رہے ہیں کہ جہاں سستی صنعت اور زراعت پیدا ہوگی ۔ اگر بھارت آج زمیندارا زیادہ کر رہا ہے تو اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ مفت بجلی کسانوں کو دے رہا ہے اور کسانوں کی بجلی کا جو بل ہم زمیندار دیتے ہیں وہ اگر بچت ہو جائے تو ہماری وہ بچت اور منافع ہے۔ اس سے ہمارے بچے تعلیم اور اپنی دوائیاں بھی لے سکیں گے ۔

جناب والا ! میں یہ سمجھتا ہوں اگر آپ نے واقعی اس ملک کا مستقبل ٹھیک رکھنا ہے یا ملک کی بقاء کی ضمانت لینا ہے تو پھر آپ کو سستی انرجی پیدا کرنی ہوگی غربت کو مٹانے کے لیے یہ ایک واحد اور صرف اور صرف یہ ایک ذریعہ ہائیڈل پاور بنایا جائے۔جیسا کہ آج سارے لیڈران اور پبلک متفق ہیں کہ آبی ذخائر بننے چاہییں ۔ صرف کالاباغ نام سے الرجی ہے ۔ میں تو بلکہ یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جیسے یہاں کہا گیا کہ اس کی رائلٹی سرحد کو یا سندھ کو چاہیے تو بے شک دے دی جائے ۔ اگر یہ عیسیٰ خیل تحصیل کو سنٹرل کا حصہ بنا دیا جائے تو پھر بھی دے دیا جائے چونکہ یہ پاکستان کا مفاد ہے۔ اگر پاکستان کے مفاد کے لیے کوئی بھی قربانی دی جا سکتی ہو تو ہم دینے کے لیے تیار ہیں ۔ لیکن صوبائی عصبیت اور یہ چھوٹی چھوٹی پارٹیاں یا علاقائی پارٹیاں ہیں جو اپنے مفادات کے لیے اپنے وزیروں کے تحفظ کے لیے ، اپنی سسکتی ہوئی جاگیرداریوں ، نوابیوں اور سرداریوں کو قائم رکھنے کے لیے غریبوں کی بیخ کنی کر رہے ہیں اور ان کو ذبح کررہے ہیں ان کی قربانی دے رہے ہیں this should not be done, this should be checked تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب ایک مثال دیتے ہیں کہ جب بنگلہ دیش بن گیا تو اس وقت بھی، میں یہاں ریکارڈ کی خاطر وثوق کے ساتھ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس وقت بھی ہمارے اقتدار لینے والے بندوں یا پارٹیوں نے، جرنیلوں نے اس کو زبردستی دھکیل کر بنگلہ دیش بنایا ۔ بنگلہ دیشی لوگ علیحدگی نہیں چاہتے تھے ۔ اس وقت مکمل حکماً فوج کو surrender کرایا گیا ۔ حکماً ایسٹ پاکستان کو بنگلہ دیش بنایا گیا ۔ وہ فوج کی شکست ہے نہ سیاست کی شکست ہے وہ صرف اور صرف انتظامی

لوگوں کی سازش اور ایک سوچی سمجھی منصوبہ بندی تھی۔ تو لہذا اس قسم کے حالات ہیں نہ اس قسم کی مثال دینی چاہیے۔ آج اگر پاکستان کو بنانا ہے۔ اس وقت اگر ایک جرنیل نے ملک کو توڑا تھا تو میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ آج کا جرنیل ملک کو سنوارنے اور بہتر بنانے کے لیے جا رہا ہے تو یہ دونوں جرنیلوں کا موازنہ اس طرح نہ کریں۔ ایسا پروپیگنڈہ جو کیا جارہا ہے وہ بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ تو اس جرنیل کو وقت دیا جائے۔ یہ کوئی پاکستان کے خلاف نہیں ہے۔ پاکستان کی بقا اور پاکستان کے بہتر مستقبل کی ضمانت یہ ہے کہ اس میں سستی انرجی پیدا کی جائے اور غربت مٹانے کا بھی یہ ایک واحد طریقہ ہے۔ اس لحاظ سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس قسم کی یکجہتی ہم پچیس سال سے بنا رہے ہیں اور یہ نہیں بنی۔ پبلک کی یکجہتی موجود ہے مگر لیڈران اور جو vested interest یا کچھ اپنے اپنے مفادات کے لیے جو اپنے اقتدار کے لیے چاہتے ہیں یا کل جو اسمبلیوں کو بچانا چاہتے ہیں، غریب پبلک کو ورغلایا اور گمراہ کیا جا رہا ہے۔ ان کی جناب والا! کبھی یکجہتی ہوئی نہیں، کبھی ہوگی نہیں۔ اس قسم کی سوچ کے ساتھ کبھی نہیں ہوگی اور جس قسم کی consensus اور مفادات کی نگرانی ہونی چاہیے وہ موجود ہے۔ کبھی کسی ملک نے دیکھا ہے کہ انڈیا، چائنا اور دوسرے ممالک میں ڈیم بنے ہیں۔ یہ خالصتاً فنی اور انتظامی مسئلہ ہوا کرتا ہے یہ سیاسی ہوتا ہی نہیں۔ کبھی دوسرے کان نے نہیں سنا۔ اگر technically ملک کو ضرورت ہے تو ٹیکنیشن اور ٹیکنیکل لوگ بیٹھتے ہیں۔ یہ مفاد میں ہے تو بن جاتا ہے کبھی کسی نے پبلک کو پوچھا نہیں۔ پبلک کو اس کی آگاہی ہی نہیں ہوتی پبلک اس کی ماہر نہیں ہوتی کہ وہ ماہرانہ رائے دے سکے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ویسے بھی اچھی بات نہیں ہے کہ ہم پبلک کو ساتھ کر کے سامنے کھڑا کریں اور پبلک سے پوچھیں یہ فنی اعتبار سے گورنمنٹ کے فائدے میں ہے، حکومت کے فرائض میں ہے کہ اسے بنایا جائے اگر ضروری ہے تو بنایا جائے۔ میں یہ سمجھتا ہوں اور ساتھ یہ کہ یہ نقصان دہ ہے، بڑے ہی جید اور بڑے ہی competent engineer جو پختون ہیں، شمس الملک صاحب، وہ واپڈا کے چیف بھی رہ چکے ہیں اور میں نے ایک دن خود سنا انہوں نے کہا کہ مجھے افسوس ہوتا ہے یہ سن کر کہ جب سرحد کے لوگ کالا باغ ڈیم کی مخالفت کرتے ہیں کیونکہ سرحد کا جنوبی حصہ جس میں کوہاٹ، بنوں، لکی مروت، ڈیرہ اسماعیل خان وغیرہ پانچ چھ ضلعے آتے ہیں، اس کے لیے کہتے ہیں کہ ان کی irrigation سوائے کالا باغ کے بغیر دنیا

جہان کے کسی اور point سے نہیں ہوسکتی اور یہ اپنے ہی بھائیوں کو، پختونوں ہی کو تشنہ مارنا چاہتے ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ضروری ہے اور ہزارہ ڈویژن بھی چاہتا ہے اور میرے ساتھ پچھلی اسمبلی میں کوہاٹ کے ابراہیم پراچہ اور دوسرے ایم این اے صاحبان جو پبلک کی نمائندگی کرتے تھے وہ واشگاف الفاظ میں یہ کہا کرتے تھے کہ ہم سے حکومت پاکستان نے وعدہ کر رکھا ہے کہ کالا باغ بنائیں گے اور سرحد کے جنوبی حصے کو پانی دیں گے تو کیوں ہمیں betray کیا جا رہا ہے؟ کیوں دھوکا کیا جا رہا ہے؟ آپ اسے بنائیں تو ہم ساتھ دیں گے۔

جناب والا! میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس میں کسی قسم کا کوئی سرحد کا نقصان ہے، نہ سندھ کا نقصان ہے۔ سندھ میں خاص طور پر مثلاً کراچی والے یہ کہتے ہیں کہ consensus پیدا کرو۔ جاگیرداروں نے کچے کے سارے رقبے اپنے قبضہ میں کر رکھے ہیں اور ناجائز طور پر قابض ہیں۔ جب نہریں آ جائیں گی یا پانی ٹھیک طرح systematically جائے گا تو یقیناً انہیں اس قبضے کو چھوڑنا ہوگا۔ جاگیرداری سے غریبوں کا خون چوسا جا رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کا بھی ایک vested interest ہے، انہوں نے صرف پبلک میں ایک زہر گھول رکھا ہے اور یہاں ایک وتیرہ چلا ہے جب، کہ یہ federating unit ہے، سارے برابر ہیں۔ اگر آٹھ کروڑ آبادی پنجاب کی ہے تو صوبہ بلوچستان، ٹھیک ہے کہ بہت قیمتی اور بڑا اہم اور بڑا باوسائل صوبہ ہے لیکن اس کی آبادی ساٹھ لاکھ ہے۔ ساٹھ لاکھ لوگ بھی بائیس بندوں کو اس federating unit میں بھیجتے ہیں اور پنجاب کے آٹھ کروڑ بھی بائیس ہی بھیجتے ہیں۔ جناب والا! تو اس سے زیادہ مساوات، اس سے زیادہ قربانیاں اور کیا ہوسکتی ہیں جو کچھ بھی ہے، ہم آج یہ کہنا چاہتے ہیں کہ بے شک ہمارا گلا کاٹ کر سارا بلوچستان میں لگا دیں، بلوچستان پسماندہ ہے، ان کی غربت اور ان کی محرومی کو ختم کرنا چاہیے ۔ This is very very important and indispensible part of the country. تو اس لحاظ سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں پنجاب سے بلوچستان زیادہ عزیز ہے، اس سے زیادہ عزیز سندھ ہے اور اس سے زیادہ عزیز سرحد ہے لیکن ان سب کو اسی طرح سوچتے ہوئے اگر یہ پاکستان کا مفاد ہے تو یہ صوبائیت اور یہ چھوٹی چھوٹی پارٹیوں، پونم اور دوسرے لوگوں کے جو slogans ہیں یا لوگوں کا جو موقف ہے اسے نظر انداز کرتے ہوئے۔۔۔

Mr. Presiding Officer: Please try to conclude now.

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ، اس طرح ہمیں کرنا ہوگا۔ جناب والا! کوئی صاحب کہتے ہیں کہ نوشہرہ ڈوب جائے گا۔ جناب والا! پتا نہیں وہ کس پاگل واپڈا کے افسر نے جا کر نشان لگا دیے، میرا خیال ہے جہاں جہاں نشان لگائے ہیں وہاں تو قیامت تک بھی، اگر قیامت بھی اس طرح ڈبو کر آئے گی تو شاید وہاں تک پانی نہ پہنچ سکے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ بھی ایک slogan ہے۔ اس کے ساتھ آپ اپنے engineers کو technically دیکھ کر اور ساتھ ہی ساتھ جو جرنیل بنا رہا ہے اس کی سب سے زیادہ sensitive, حساس، ضروری installations نوشہرہ ہی میں واقع ہیں تو پاکستان کیسے afford کر سکتا ہے کہ ڈیم بنانے کے لیے سارا نوشہرہ، جہانگیرہ اور ساری installations اور ڈیفنس ضروریات کو بھی ڈبو دیں۔یہ محض ضد اور پراپیگنڈہ ہے جس میں کوئی حقیقت، عقل اور اس میں کوئی بنیادی چیز نہیں ہے۔ میں معذرت کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے سرحد سے دو تین تقریریں سنی ہیں جو سب سے زیادہ داعی ہیں کالا باغ کے خلاف، لیکن سوائے جذبات، اپنی خواہش اور ضد کے انہوں نے کوئی دلیل نہیں دی کہ یہ اس لیے غیر ضروری ہے اور اس کا بدل یہ ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ساری پاکستان دشمنی یا پنجاب دشمنی ہو سکتی ہے لیکن پھر بھی ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا کوئی مفاد، ہماری royalty ہماری زمین اگر صوبہ سرحد لینا چاہتا ہے تو ہم اسے بھائی سمجھ کر اسے دینے کے لیے تیار ہیں لیکن اس کو بھی چاہیے کہ پاکستان کے مفاد کو سمجھے، سرحد کا مفاد نہ سمجھے۔ فرض کریں اگر تھوڑا بہت نقصان بھی ہو تو برداشت کریں اور نقصان بھی پنجاب کا comparatively زیادہ ہو رہا ہے اور آبادی بھی زیادہ affect ہو رہی ہے ۔ سارا ڈیم اٹک پل سے نیچے نیچے بن جائے گا۔ لہذا جناب والا! سرحد کے بھائیوں کو حقیقت حال کو سمجھتے ہوئے پاکستان کی بقا اور پاکستان کے مستقبل کو اپنی پاکستانیت اور وطنیت کا پاس کرتے ہوئے اگر تھوڑا بہت نقصان بھی ہو تو اسے برداشت کرنا ہوگا۔ اس لحاظ سے میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس ساری پارلیمنٹ کو briefing ضرور دیں اور ان کے تحفظات کی ضمانت ضرور دیں ۔ کسی صورت بھی، کسی کے کہنے پر، اگر پاکستان کا مفاد ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ کسی حکومت کو قومی مفاد پر اپنے اقتدار کو ترجیح نہیں دینی

چاہیے۔ اقتدار جاتا ہے تو جانے لیکن پاکستان کا مفاد must be protected and must be served. اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ parliamentarians کے تحفظات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور ان کو briefing دیتے ہوئے ساری معلومات بہم پہنچاتے ہوئے ہمیں دیر نہیں کرنی چاہیے۔ کالا باغ بھی، سکردو بھی، چک درہ اور بھاشا سارے کے سارے ڈیم بیک وقت شروع کیے جائیں تا کہ پاکستان کا مستقبل صحیح روشن ہو سکے اور غربت دور ہو سکے۔

Mr. Presiding Officer: Thank you. Farooq Hamid Naek, not present, Maulana Gul Nasib. Not present. Dr. Abdullah Riar.

Senator Dr. Abdullah Riar: Thank you Mr. Chairman. On the issue of large reservoirs, a lot of things have been said and I will try to take a very brief moment to go into the real facts.

میں جانتا ہوں کہ Indus Water System میں 140 plus million acre feet وقتاً فوقتاً گزرتا ہے۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ Indus Water Basin میں water heads پر 105 million acre feet پانی دستیاب رہتا ہے۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ 35 million acre feet پانی down stream Kotri بھی جاتا رہتا ہے۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ 30 % of the water losses are in the conveyance of the water through the system مجھے یہ بھی سمجھ ہے کہ 30 % of the water losses are on the application on the farm land and that is also a reality.

Mr. Chairman, this is also very well understood that water security is an essential issue for this nation and I also agree in 1950s we had 5000 cubic meter water per capita and today this nation is facing 1200 meter cubic water per capita that is a great concern, with the rise in the population and reduction in the water reservoirs, melting of glaciers. There is urgency and significance of the fact that we need large reservoirs.

Mr. Chairman, I also understand that this country's economy requires electricity and that is hydro electricity is the cheapest element to sustain and support a dynamic economic growth. There are no two words about it. It is also understood that current reservoir capacity is less than 15 % and we are the lowest among the nations who have the reservoirs proportional to their needs. There is no doubt about it.

It is also understood that Tarbela and Mangla are being silted and their capacity is being reduced. I agree to the fact that our neighbouring countries Afghanistan is in process of building a dam on Kabul river from half a million acre feet to probably 4 million acre feet capacity. It would be developed on the Kabul river. I also see the actions of Kishan Ganga and Baglihar dams and I also see how helpless we feel when the neighbouring countries try to do that. Let us come to the point Mr. Chairman, that why we have such an emotional reaction to this issue of developing a large reservoir in this country. I take you back 20 plus years ago Mr. Chairaman, when I used to be a young student in the campuses of Sindh and I recall when the General of the time wanted to build Kalabagh Dam and certainly on the streets and walls of Sindh there used to be chalking Kalabagh Dam *'Nakhapay'*. Obviously one use to wonder that why these nationalist forces who don't have large representation into the main landscape of Sindh to oppose this dam were active so venomously and certainly the main stream political party at that time and even political party that I belong and still do had a very balanced approach to this issue. When I say balanced approach to this issue it was the approach of Pakistan

Peoples Party historically that dam should be built, water application should be protected conveyance losses should be reduced and reservoirs should be built with consensus and we have been on record on the historical term. Today let's look at the fact that why there is such an emotional outcry and why every soul in the Sindh is emotional, I don't agree with the statements made by my colleagues that it is an exploitation of *Wderas* and exploitation..

یہ باتیں بہت پہلے الشمس اور بدر بھی کرتے تھے، اس قسم کی باتیں مت کریں get to the real facts. Sir, story یہ ہے

I belong to Sindh, more than 2 million acres of land and Thatta and Badin has been salinated, Mangro forests have been destroyed and sea water is encroaching the main land of Sindh. Sir, I see that in lower Sindh, the below ground water is salinated water. You may have an option of putting a Tubewell in Chak Jhumra and Faisalabad but I don't have the option of relying on underground water that is the reality. I also see when there is a tot of 150 million acre feet water and 105 million acre feet water but I hardly get few cusic of water in my water course where I have to feed and build my own economic empire. My reaction is based to my ground reality where I stand and that is Badin, that is Thatta, that is lower Sindh not to tot of various other aspects, let me go into details of little bit of anger and emotion that we are at present fighting and facing in Sindh. We also have resentment sir, today my honourable colleague S M. Zafar Sahib mentioned and he wanted to congratulate and pay respects to those who were the visionaries of Council of Common Interests. . I do

have a resentment sir, when the Generals come and Generals throw away the elected leadership. They deprived the legitimate people of the country, their legitimate right to rule and govern. When they hang and exile the elected legitimate leadership of this country, the sense of deprivation, the sense of not having a share in the state by does percolate

اور وہ دکھ درد جمع رہتا ہے، وہ feelings جمی رہتی ہیں۔ وہ احساسات چھپتے نہیں ہیں اور جب کوئی وقت آتا ہے، جب کوئی دوبارہ ان زخموں پر نمک پاشی کرتا ہے، کسی ایک چھوٹی سی بے وجہ بات پر بھی آہ نکل جاتی ہے تو وہ ساری چیزیں اکٹھی ہو کر ایک emotional غبار بن جاتی ہیں۔ سندھ کے emotions میں اس وقت ایک feeling ہے۔ میں آپ کے توسط سے قوم کے سامنے یہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ایک feeling ہے کہ ہمیں stakeholder سمجھا ہی نہیں جاتا۔ ہماری بات کو وزن دیا ہی نہیں جاتا۔ کراچی کے palatial Governor House میں جب State کا representative آ کر یہ کہہ دے کہ میں تو بنا دوں گا اور آنے والا اگر کوئی روکنے کی کوشش کرے گا تو پنجاب اس کو ہٹا کر باہر پھینکے گا تو جناب چیئرمین! آپ سندھ کے عوام کے لیے کیا message دے رہے ہیں۔ اب میں یہ بات کر رہا ہوں کہ اب وہ صرف limited nationalist forces نہیں ہیں۔ اب آپ دیکھ رہے ہیں کہ آپ نے جو main stream political, federation believing political forces تھیں آپ کے اقدام اتنے، آپ کے رویوں نے، آپ کی پچھلے گزشتہ کئی decades کی history نے، آپ کی constitutional violations نے، آپ کے چشمہ جہلم لنک کینال کی جنرل جیلانی کے ڈنڈے کے زور پر riparian کے perennial canal میں convert کرنے میں، آپ کے Council of Common Interests کی meeting نہ بلانے میں، آپ کے 1991 IRSA Accord کی compliance نہ کرنے میں، آپ کی سندھ میں کسی development project میں investment نہ کرنے میں، آپ کے دو ملین ایکڑ کو barren کرے، آپ نے salination کے لیے کوئی scheme یا investment نہیں کی جو سندھ کے عوام کے لیے خاطر خواہ ہو اور جس کو وہ دیکھ کر یہ کہہ سکیں کہ وفاق میں میرے interest کو بھی protect کیا جاتا ہے۔ ان وجوہات کی بنا پر آج محرومی

ہے' آج کے یہ جذبات ہیں۔ یہاں تک جناب چیئرمین! جذبات ہیں پتا نہیں میرے دوست کہاں بیٹھے ہیں؛ کچھ دوستوں نے ایسی باتیں کی ہیں۔ اس وقت سندھ کی گلیوں میں' سندھ کے عوام emotionally کالا باغ ڈیم کے خلاف ہیں۔ یہ rational بات نہیں ہے' emotional بات ہے۔ یہ اس political state سے بھی ایک step آگے جا چکی ہے۔ ہمیں ہوش کے ناخن لینے چاہییں اور سوچ سے کام لینا چاہیے۔ Cool headedly consensus کی طرف آگے جانا چاہیے اور میں intelligently ایک ذی شعور political worker کی حیثیت سے' ایک سندھی politician کی حیثیت سے' ایک پاکستانی کی حیثیت سے' میں بالکل مانتا ہوں کہ

the need of the hour is developing a secure water strategy, large dam, small dam, prevention of the conveyance losses, prevention of application losses, 13 million acre feet

کی بات تو ہوتی جو down stream کو بھی جاتا ہے۔

جناب چیئرمین! دو منٹ کے لیے یہ سوچیں کہ 13MAF سے زیادہ پانی application losses میں جاتا ہے۔ آج تک اس مملکت خداداد پاکستان کے کسی وفاقی Water and Power Minister نے یا کسی وزیر اعظم نے کبھی یہ بات نہیں کی کہ قوم کو' farmer کو application کے جو losses ہیں' ان پر educate کیا جا سکے۔ More than 13 MAF water is lost in conveyance, I understand, President Sahib ایک ارب ڈالر کی lining کر رہے اور سندھ میں بھی lining ہونے کے بڑے اعلانات ہوتے رہتے ہیں but the proof of pudding is in eating sir, certainly that is a welcome step, lining is an essential step but that کے کرنے minimize کو conveyance losses is a significant part of the losses and yes, down stream Kotri we have concerns that down stream Kotri at least 10 MAF water has to go. Sir,

1991 کا Accord century کا cardinal element ہے

and I want to congratulate Mian Muhammad Nawaz Sharif today on this floor, I have been the last soldier on the ranks of Peoples Party who

would take the courage of congratulating Mian Muhammad Nawaz Sharif as a political Prime Minister of Pakistan who initiated the task on January 4th, 1991 sir, on March 16, 1991 sir, less than 6 weeks, there was a unanimous consensus resolving the issue of apportionment of water between the stake holders

جو Indus Commission سے لے کر، فضل اکبر Rao Commission سے لے کر Commission سے لے کر، انوارالحق Commission سے لے کر، حلیم کمیٹی سے لے کر آج تک فیصلہ نہ کر سکے اس ملک کے وزیر اعظم نے، ایک political consensus کروا دیا اور آج ہم چودہ سال کے بعد اس document کو ایک cardinal and sacrosanct document کہہ رہے ہیں۔ سیاستدانوں کی باتیں سیاسی ہوتی ہیں۔ وہ بندوق لگا کے گورنر ہاؤس میں بیٹھ کر اپنی کیبنٹ کے ممبروں سے debate کر کے KDM پر relay کر کے اس طرح سے اعلانات نہیں کرتے جاتے۔ Water Committee پر Parliamentary Committee کی report آج پیش ہوئی ہے، فیصلہ کئی ہفتے پہلے ہو گیا ہے۔ AGN Qazi کی report ہم Dawn میں آج پڑھ رہے ہیں، فیصلہ کئی ہفتے پہلے ہو گیا ہے۔ پارلیمنٹ کے دونوں Houses میں debate اب شروع ہوئی ہے، فیصلہ کئی ہفتے پہلے ہو گیا ہے۔ اس طرح کی طفل تسلیاں اور چالاکیاں کی جا رہی ہیں۔ قوم کے لوگ بہت سیانے ہیں اور سندھ کے عوام بہت سیانے ہیں، بالکل سمجھتے ہیں کہ اب تو جو exercise ہو رہی ہے یہ exercise کا ایک حصہ ہے، task solution کا last element ہے اور announcement تو آنے والی ہے۔ اس طرح سے confidence نہیں build ہوتے، اس طرح سے consensus نہیں ہوتا۔ میری یہ ہمدردانہ جذباتیت سے بھرپور التجا ہے۔ کہتے ہیں کہ emotional نہیں ہونا، emotional کیسے نہ ہوا جائے؟ وہ کون callous انسان ہو گا جو اس issue پر emotional نہ ہو، جس federation کی بات کرتے ہیں اس کے اندر Council of Common Interests میں آج تک 6 سال گزر گئے ہیں، IRSA پر ہزاروں applications average citizens of Sindh کی ہیں۔ ارسا میں Water apportionment کے اوپر 1994 کی violation ہے، 99 کی violation ہے، 2000 کی violation ہے 2001 کی violation ہے۔

Chief Executive of Pakistan کے Law Department کی interpretation different
ہے اور پنجاب کے Law Department کی interpretation different ہے اور prevail
ground پر کون کرتا ہے؟ پنجاب کا Law Department. Shame on that kind of a
conduct in the federation آپ کیسے کہتے ہیں کہ پنجاب کو نہ کہا جائے۔ آپ نے واپڈا
اتھارٹی کو جس کے چیئرمین کا ڈومیسائل پنجاب سے ہے۔ میں اب کھل کر بات کہوں گا۔ جس کا
ممبر واٹر پنجاب سے، جس کا ممبر پاور پنجاب سے، جس کا ممبر فنانس پنجاب سے، کل floor کے
اوپر منگلا ڈیم raising کی رپورٹ پیش ہوئی ہے جس میں، میں mover تھا اور unanimously
Standing Committee for Water and Power نے conclude کیا کہ منگلا ڈیم up
raising میں Cardinal misappropriations and lapses ہوئے ہیں and the matter
should be referred to the NAB آپ کے پاس یہ رپورٹ ہوگی کل شام کو یہ یہاں پر
پیش کی گئی ہے۔ ہمیں واپڈا پر اعتماد نہیں ہے۔ میں یہ وثوق سے کہہ رہا ہوں کہ سندھ کے
عوام کو واپڈا کی اس اتھارٹی پر اعتماد نہیں ہے۔ یہ مال روڈ کی ایک subsidiary بن چکی ہے۔ اگر یہ
فیڈریشن کی باڈی ہے جس نے more than 25% of PSDP کو implement کرنا ہے۔ واپڈا
اتھارٹی کو اگر ہم نے more than 25% of the PSDP allocations دینی ہے جس میں چار
انجینئر ہیں اور ایک imposed چیئرمین ہے۔ ان کے اوپر وزارت پانی و بجلی کی کوئی sight نہیں
ہے۔ اس واپڈا اتھارٹی نے جس نے دن دیہاڑے ایک fraudulent کمپنی کو منگلا ڈیم raising کا
award دے دیا۔ جس کمپنی نے کہا کہ یہ پارلیمنٹ کی بلڈنگ میں نے بنائی ہے۔ دوسری کمپنی
جس ـــ لڈنگ بنائی تھی وہ پورے نو مہینے چلاتی رہی کہ نہیں جی یہ دیکھیں میں نے بنائی ہے۔
وزیراعظم کو وزیر پانی و بجلی کو، صدر کو، چیئرمین واپڈا کو اس نے کہا کہ to hell with you
میں independent authority ہوں، میرا یہ کام ہے، میں نے ان کو دینا ہے، میں نے ان کو
دے دیا۔ سندھ کے عوام کی نظر میں WAPDA is subsidiary of the Punjab
Government and it has a deep rooted resentment against WAPDA. آپ
اے جی این قاضی کی رپورٹ کو دیکھیں۔ رپورٹ بھری ہوئی ہے کہ واپڈا کے figures کو چیلنج
کیا جاتا رہا ہے۔ آپ نثار میمن صاحب کی رپورٹ دیکھیں۔ واپڈا کے انجینئر کے figures کو چیلنج

کیا جاتا ہے۔ آپ چالیس کروڑ روپے خرچ کر کے Siemens کا telemetery system گزشتہ چار سال سے لگا رہے ہیں۔ سندھ کے عوام کو کہتے ہیں کہ اب کمپیوٹر آپ کو بتائے گا۔ ابھی تک

Telemetery system is not working to the satisfaction of the lower riparian.

I know Mr. Chairman, I am concluding my submission. میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ جب چشمہ لنک کنال کو چلا دیا گیا' جب ارسا کے accord کی violations کی گئی' جب واپڈا کا mechanism اور واپڈا کی presence of relevance in the water management and building of reservior پر lower riparians کے concerns ہیں تو ہمیں کچھ solution seeking بھی کرنی چاہیے۔

and I would submit whatever the consensus is emerged on large reservior, the lower riparian have the right and the federation must invest and I would lay the followings.

Federation must invest into developing power to the provinces, first of all. If you want to keep this federation solidified, you have to develope powers to the provinces, provincial autonomy is a cardinal future.

آپ یہ نہ کہیں۔ ایک مرض کی پانچ treatments ہوتی ہیں' آپ ایک tablet دے کر دوسری تین کو withhold کر کے آپ مرض کا علاج نہیں کر سکتے۔ This federation has an issue of consensus Mr. Chairman, bear with me for one second. آپ نے اس problem کو' اس بیماری کو address with all the remedies کرنا ہے۔

You have to address provincial autonomy. You have to give a fair equitable national finance commission. You have to invest in the lower riparian desalination of the land and desalination of the water if need be even ocean water for the urban center of the Sindh. You must invest in Sindh for Keenjhar and Muncher lake.

سندھ کے دو ہی reserviors تھے ۔ زہر اگل رہے ہیں۔ آپ ایک روپے دھیلہ خرچ کرنے کی بات نہیں کرتے۔ کہتے ہیں سندھ ایگریکلچرل کا مسئلہ ہے' یہ سندھ irrigation کا مسئلہ ہے۔

Mr. Presiding Officer: Please try to conclude.

Senator Dr. Abdullah Riar: I shall sir,

خرچے کی بات ہو رہی ہے دو منٹ میں۔

You have to invest in Keenjhar and Muncher lake irrespective of its investment from an irrigation and agriculture department of Sindh. If you want to build confidence. You must invest more barrages. You must invest in nuclear energy in Sindh and above all, if any reservior is built, that must be declared a federal territory and IRSA should be given a constitutional authority and constitutional security alongwith the administrative protection for people of Sindh and judicial protection for people of Sindh. Only then you can create a hope for a consensus and thank you very much.

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر :مسز طاہرہ لطیف۔

سینیٹر طاہرہ لطیف، شکریہ جناب چیئرمین! کالا باغ ڈیم وقت کی اہم ضرورت ہے۔ یہ کسی ایک صوبے کے لیےنہیں بلکہ پورے ملک کی خوشحالی اور ترقی کا ضامن ہوگا۔ اس سے بے روزگاری ختم ہوگی۔یہ صدر پرویز مشرف کا جرأت مندانہ اقدام ہے۔ میں صدر پرویز مشرف کے لیے ایک شعر کہنا چاہتی ہوں۔

تندی باد مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لیے

کالا باغ ڈیم بننے سے بجلی سستی ہوگی اور وہ لوگ جو ہرماہ بجلی کا بل دیکھ کر پریشان ہو جاتے ہیں ان کو بھی سکھ کا سانس ملے گا۔ اس سے مہنگائی کم ہوگی اور خود بخود امن و امان کی

صورت حال بہتر ہو گی۔ اگر یہ ڈیم نہ بنا تو ملک میں پانی کا بحران ہو سکتا ہے۔ اس سے انڈسٹری تباہ ہو گی اور بڑے پیمانے پر زمینیں بنجر ہو جائیں گی۔

ہمارا 35% پانی جو ضائع ہو جاتا ہے اگر اس کا ذخیرہ کیا جائے تو بہت سی زمین سیراب ہو سکتی ہے جس کا سب سے زیادہ فائدہ سندھ کو ہو سکتا ہے اور سندھ کی بنجر زمینیں سونا اگلیں گی۔ ہاں میں یہ کہتی ہوں کہ جو stake holdres یا سندھ کے جو ایسے لوگ ہیں یا جو لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ Government ان کو دوسری جگہ دے گی، ان کو settle کرے گی، ان کو compensate کرے گی، ایسی بات نہیں ہے کہ ڈیم بن جائے گا تو ان کو ویسے ہی چھوڑ دیا جائے گا، وہ سیلاب میں بہہ جائیں گے۔ نہیں ایسی بات ہرگز نہیں ہے۔ Opposition کو چاہیے کہ پاکستان کی بھلائی دیکھے اور سب کو مل جل کر یہ کام کرنا چاہیے، consensus سے کرنا چاہیے اور یہ سب لوگ اگر بیٹھے ہیں تو اپنی اپنی suggestions دیں۔ آپ بتائیں کہ اس میں کیا برائی ہے؟ آپ لوگوں کو اس کا نقصان ہے کیا؟ اس کے فوائد سے ہمیں صوبوں کو آگاہ کرنے کی ضرورت ہے۔ بجلی بھی سستی ہو گی اور پانی کے استعمال سے زراعت بھی مضبوط ہو گی۔ اس لیے Opposition کو بے بنیاد پروپیگنڈا نہیں کرنا چاہیے کیونکہ عوام اسے پہلے ہی مسترد کر چکے ہیں۔

ارادے جن کے پختہ ہوں نظر جن کی خدا پر ہو
تلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

یہ ڈیم بن کے رہے گا انشاء اللہ۔

Mr. Presiding Officer: Mr. Abdul Latif Ansari:

سینیٹر عبداللطیف انصاری، جناب چیئرمین صاحب! بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مجھے بھی موقع ملا جیسے کل الیاس بلور صاحب نے کہا تھا۔ کافی دوست بھی چلے گئے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ مسئلہ بہت ہی متنازعہ مسئلہ ہے اور اہم بھی ہے۔ میرا تعلق سندھ سے ہے اور interior Sindh سے ہے۔ یہاں پر جتنے بھی حقائق بیان کیے گئے وہ سب جھوٹے تھے، بہانے تھے۔ ایک غلط perception دیا گیا کہ سندھ کا کتنا نقصان ہو رہا ہے، یا سندھ کا پانی سمندر میں جا رہا ہے۔

میں عرض کروں کہ 1973ء میں سندھ میں 24 لاکھ ایکڑ اراضی ہوا کرتی تھی۔ آج وہ زمین بنجر پڑی ہوئی ہے۔ اس 24 لاکھ اراضی میں بھی جو سات لاکھ تھے وہ perenniel تھے، پانچ لاکھ forests تھے اور اس forests کے اندر جھیلیں تھیں۔ اس کے بعد کچے کا علاقہ تھا جس میں پانی آتا تھا۔ اس علاقے میں بڑے زمیندار نہیں تھے۔ وہاں کے لوگ کاشت کار تھے، چھوٹے زمیندار تھے لیکن اس کے باوجود وہاں کے 16 لاکھ لوگ دربدر ہو گئے، اس کاروبار سے محروم ہو گئے اور جو کہتے ہیں کہ 35MAF پانی سمندر میں جاتا ہے وہ غلط کہتے ہیں۔ ان کے پاس figures ہی نہیں۔ میں ان کو کہتا ہوں کہ ۹۹ء اور 2000 میں ایک 8MF ہوا اور اس کے بعد 2001 میں 0.7 MF دیا، اس کے بعد 2002 میں 1.8 MF ہوا اور اس کے بعد 2005 میں 1.9 MF تھا، پوائنٹ میں نہیں سمجھا اور کہتے ہیں کہ ہمارا پانی دریا میں چلا جائے گا ان کو یہ پتا نہیں ہے کہ آج سمندر کا پانی ۶۰ میل اندر نہروں کے ذریعے وہاں آباد کر رہا ہے اور وہ پورا علاقہ چاہے ٹھٹھہ کا ہو، چاہے بندر ہو، کیٹی بندر ہو، یہ سارے علاقے سمندر میں آ گئے ہیں۔ اس کے علاوہ پورا بدین ضلع سمندر میں آ گیا ہے لیکن اس کے باوجود یہ مسئلہ بنا رہا کہ کالاباغ ڈیم کیوں نہیں بنا، ۲۲ سال سے اس ملک میں جتنی بھی حکومتیں آئیں، وہ اس کالاباغ ڈیم کو نہیں بنا سکیں اس لیے نہیں بنا سکیں کہ ان کا ضمیر ان کو ملامت کر رہا تھا کہ یہ ڈیم کوئی feasible نہیں ہے اور اس ڈیم سے جمہوریت کو، اس ڈیم سے فیڈریشن کو، پاکستان کے عوام کو فائدہ نہیں پہنچے گا اس لیے اس ۲۲ سال تک انہوں نے کوئی ڈیم نہیں بنایا، صرف ایک ہی بات کے اوپر لگے کہ اگر یہ بنانا ہے تو کالاباغ ڈیم بنانا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ پیپلز پارٹی ایک ایسی واحد جماعت ہے جو پورے پاکستان کی جماعت ہے ۔ ہر صوبے میں، ہر علاقے میں اس کے لوگ ہیں، اس کے ساتھ ساتھ یہاں یہ مسئلہ ہوتا ہے کہ پیپلز پارٹی پنجاب کا ایک ایشو ہے، سندھ کا دوسرا ایشو ہے یہ قطعاً نہیں ہے۔ پیپلز پارٹی کا ایک ایشو ہے، پیپلز پارٹی عوامی پارٹی ہے اس کے اپنے ووٹر اپنے جتنے بھی لوگ ہیں وہ اس کے اپنے ہیں چاہے وہ پنجاب میں ہوں چاہے سندھ میں ہوں۔

میں یہاں یہ بات کروں گا کہ ایک ٹولہ اور ایک گروپ ہے۔ وہ گروپ جو پاکستان کو شروع سے ہی کمزور کرتا آ رہا ہے۔ اس گروپ کے اندر چاہے bureaucrats ہوں، چاہے جنرلز ہوں، چاہے اس کے دانشور ہوں، چاہے اس میں سیاست دان ہوں، وہ سیاست دان جو ہمیشہ اقتدار

کے پیچھے رہتے ہیں۔ ان کی سازشوں کی وجہ سے میں اس زمانے کی بات کرتا ہوں کہ ایک وہاں پر شیزان ہوٹل ہوتا تھا وہاں لوگ آ کر بیٹھتے تھے اور انہی سازشوں کی وجہ سے پاکستان کی آج یہ حالت ہے ۔ ان سازشوں کی وجہ سے پاکستان کے اندر ایسٹ پاکستان چلا گیا۔ ایسٹ پاکستان کس نے بنایا ' چٹھہ صاحب نے کہا کہ جنرلز اور ملک کے لوگ نہیں چاہتے تھے ۔ آخر کون لوگ چاہتے تھے جس سے وہ اپنے آپ کو بچانے کے لیے' اس پاکستان کو نقصان پہنچانے کے لیے وہاں ایسٹ پاکستان سے بنگلہ دیش بن گیا۔ اس ملک کے اندر بتاؤں کہ بدقسمتی اور کیا ہوسکتی ہے ۔اس ملک کے اندر ۹ برس تک کوئی آئین نہیں بن سکا کس لیے نہیں بن سکا کہ یہاں کے وہی لوگ وہ گروپ نہیں چاہتے تھے کہ اس ملک کے اندر کوئی آئین دیا جا سکے۔ جب آئین دیا گیا۔ ۵۴، میں تو اس آئین میں اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کیا گیا ' اکثریت کو اگر اقلیت میں تبدیل نہ کیا جاتا تو پہلے اکثریت مشرقی پاکستان کی ہوتی 'وہاں کے ۵۶ کو برابر کر کے کھڑا کر دیااور ویسٹ پاکستان زبردستی جو ہے سندھ بلوچستان اور سرحد کے اوپر پنجاب کے اس ٹولہ نے ملک میں آئین بنا کر رکھ دیا۔میں اس سے زیادہ یہ بات کروں گا کہ کہ ہماری جماعت سب سے زیادہ صوبے میں ہونے کے باوجود ہمارے قائد ذوالفقار علی بھٹو کو سپریم کورٹ کے ان چار ججوں نے پھانسی کی سزا دی' اس کا تعلق پنجاب سے تھا لیکن میں نسیم حسن شاہ کو آفرین دیتا ہوں کہ جس نے بات کو open کرکے رکھ دیا اور یہ message بھی اس لیے دیا گیا تاکہ سندھ کے لوگ اس سے نفرت پیدا کریں لیکن ہم جانتے ہیں کہ یہ پنجاب سے مخالفت نہیں ہے ۔وہ پنجاب کا ٹولہ ہے جو اس ملک کو کمزور کرنے کے لیے' ان حالات کو پیدا کرنے کے لیے افغانستان میں انہوں نے جو باتیں کیں یا آج جو بلوچستان میں ہو رہا ہے' سرحد میں باتیں کی جا رہی ہیں ' میں کہتا ہوں کہ ڈیم کے اوپر جتنی بھی ٹیکنیکل رپورٹ ہیں یہ کہتے ہیں کہ وہ فائدہ میں ہیں یہ کون کہتا ہے یہاں کے مقامی لوگوں کی اور بیرونی لوگوں کی جتنی بھی رپورٹیں ہیں۔ وہ اس ڈیم کے خلاف ہیں ۔ سندھ کا A.G.N. Qazi ہو' عبدالمجید عباسی ہو ' ادریس راجپوت ہو جتنے بھی لوگوں کی رپورٹیں ہیں وہ سندھ کے لوگ ہیں انہوں نے ان کو criticise کیا ہے ۔ سرحد کے فتح اللہ خان گنڈاپور جو بارہ سال تک ارسا کا چیئرمین رہا اس نے کہا کہ یہ feasible نہیں ہے اور بیرونی ملکوں نے جو feasibility report دی تھی وہ ان فائلوں سے غائب کردی گئی ہے ۔لیکن یہ سارے حالات

پیغام کیا دیتے ہیں ؟ ہمارے دوست کہتے ہیں کہ بھائی کالا باغ ڈیم بننا چاہیے اور اس سے فائدہ ہو گا ہم قربانی دیں گے ۔میں سمجھتا ہوں کہ چوہدری صاحب بڑے پرانے سیاستدان ہیں ، چوہدری شجاعت حسین صاحب نے کہا کہ کالا باغ کے لیے پنجاب کے لوگوں نے بڑی قربانیاں دی ہیں ۔ ہم مزید قربانیاں دینے کے لیے تیار ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ہم نے 1943 میں resolution pass کر کے اس کے بعد جو گدو بیراج بنا، جو غلام محمد بیراج بنا اس میں ہم نے لاکھوں ایکڑ زمین پنجاب کے لوگوں کو الاٹ کر کے دی تھی۔ اس کے بعد ہمارا 70% revenue آنے کے باوجود ہمارے قائد نے کہا کہ اس ملک کو مضبوط اور طاقتور بنانے کے لیے دس سال کے لیے آبادی کی بنیاد پر فنڈز مختص کیے جائیں لیکن اس کے باوجود آج تک یہ NFC Award نہیں دیا جا رہا ہے کہتے ہیں کہ 1991Accord بڑی اس کو دعوت دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اچھا بنا ہے لیکن اس 1991 Accord کو آج چودہ پندرہ سال گزر چکے ہیں لیکن اتنے سال گزرنے کے باوجود بھی اسے کوئی عملی جامہ نہیں پہنایا ۔ اس کے اوپر عمل تو نہیں ہوا ۔ اس کے بعد کہتے ہیں کہ سندھ کے لوگ خاموش رہیں ۔ سندھ ویران ہو جائے ، سندھ برباد ہو جائے ، سندھ کی آبادی نہیں ہے ، سندھ کی نہریں خالی پڑی ہوئی ہیں آج جو irrigation system ہے اس میں بھی ہماری آبادی 40% ہوتی ہے۔ سندھ کو اس سے زیادہ اور کیا ویران کریں گے ؟ اس قدر ویران ہونے کے باوجود بھی آپ یہ کہیں کہ وہ اپنی تالا بندی رکھے ، اپنے منہ کو بند رکھیں ، اپنے حقائق بیان نہ کریں؛ میں سمجھتا ہوں اس سے زیادہ اور کوئی زیادتی نہیں ہوگی ۔ میں مختصر یہ عرض کروں گا کہ مسلمان کی حیثیت سے ، ہماری مقدس کتاب قرآن پاک میں ہر مسئلے کا حل ہے ۔ اگر اس کو صحیح طریقے سے دیکھا جائے ، پڑھا جائے تو ان کو اس کا حل ملے گا ۔ میں یہاں پر یہ بیان کروں گا کہ قرآن پاک کی سورۃ بقرہ کی آیت ۶۰ میں جو بات واضح کی ہوئی ہے۔ پھر اس میں یہ بات واضح ہے کہ پانی کا مسئلہ بہت اہم ہے ۔ اس کو کسی بھی طریقے سے نظرانداز نہیں کیا جاسکتا اور ہماری اس مقدس کتاب کے اندر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ طاقت دی ۔جب وہ فرعون سے بنی اسرائیل کو واپس لے کر آیا تو اس نے اس قبیلے کو بارہ حصوں میں تقسیم کیا ۔ ان کا معجزہ تھا کہ لکڑی کو پتھر پر مارا بارہ پانی کے چشمے پھوٹ پڑے اور بارہ چشمے بارہ قوموں میں تقسیم کر دیے کہ یہ پانی آپ استعمال کریں۔

جناب والا! اگر ہمارے تحفظات نہیں ہوں گے، ہمیں حق نہیں ملے گا، ہمیں دیوار سے لگایا جائے گا تو اس کے بعد یہ سمجھتے ہیں کہ وہ کامیاب ہو گئے ہیں لیکن یہ ملک کے مفاد میں نہیں ہے، یہ ملک کی بہتری میں نہیں ہے ۔ اس ملک میں چند لوگ ہیں، وہ گروپ ہے جس کو میں ہمیشہ بیان کرتا ہوں۔ وہ گروپ جس کو عام طور پر کہتے ہیں establishment کی رائے، establishment والے کون ہیں، یہ چند لوگ ہیں ہر طریقے سے ہوتے ہیں ۔ ہمارے سندھ میںبھی مل جائیں گے لیکن آج ہمارے سندھ کے سارے سیاستدان، سارے ملک کے لوگ، چاہے وہ حزب اقتدار میں ہوں، چاہے وہ حزب اختلاف میں ہوں ان کا واضح پیغام ہے اس ملک کو کہ کالاباغ ڈیم نہیں اس کے علاوہ ملک کی بہتری اور مفاد کے لیے ذخائر چاہیئں اس کا طریقہ ڈھونڈیں جس سے اس ملک کو زیادہ طاقتور اور سرسبز و شاداب بنایا جاسکے۔ اس کے لئے میرے دوستوں نے بڑی واضح مثالیں دی ہیں، بڑی اچھی اچھی مثالیں دی ہیں، بڑی رپورٹیں دی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اگر آپ اس ضد پر اڑے رہے تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ فیڈریشن کی مخالفت کر رہے ہیں، آپ اس ملک کی اکائی کی مخالفت کر رہے ہیں ۔میں سمجھتا ہوں کہ ہم اس کا حصہ بننے کے لیے قطعاً تیار نہیں ہیں ۔ہم نہیں چاہیں گے کہ ایسی بات کریں جس سے کالا باغ اس ملک کی فیڈریشن کو ختم کرنے کے لیے بنے، آپ کو یہ فیصلہ بدلنا پڑے گا ۔

Mr. Presiding Officer: Please conclude now.

سینیٹر عبداللطیف انصاری: پنجاب کے ریڑھی والے کو کیا پتا، پنجاب کے مسکین لوگوں کو کیا پتا، میں جانتا ہوں کہ خودکشیاں پورے ملک میں ہوتی ہیں تو پنجاب میں بھی ویسے ہی ہوتی ہیں ۔اگر بیروزگاری ہے تو پنجاب میں بھی ہے ۔ بیروزگاری کسی ایک علاقے میں نہیں ہے۔ یہ ہماری پیپلز پارٹی کا پیغام ہے کہ ہمیں ان غریبوں کو چاہے وہ پنجاب کے ہوں، چاہے وہ سندھ کے ہوں، چاہے وہ سرحد کے ہوں، چاہے بلوچستان کے ہوں ان کو طاقت دینی ہے، ان کو حق دلانا ہے۔ اس کے لیے ہمارے قائد نے اپنی جان دی ہے۔ ہماری قائد محترمہ بےنظیر صاحبہ نے سندھ کے غیوروں اور غریبوں کے لیے دھرنا دیا تھا، یہ نہیں تھا کہ ان کا دھرنا کوئی ایسا ویسا تھا ہمارے دو messages ہیں۔ ہم آج بھی پنجاب کے ان غریب اور معصوم لوگوں کے

ساتھ ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا یہ message ملنا چاہیے اور ہمارے دوستوں کو اس پر نہیں اٹکنا چاہیے بلکہ یہ دیکھنا چاہیے کہ یہ ملک کے لیے کتنا مفاد میں اور کتنا نقصان میں ہے۔ شکریہ۔

Mr. Presiding Officer: Thank you very much. Mrs. Abida Saif.

سینیٹر عابدہ سیف ایڈوکیٹ،

قومی وحدت کا تصور ایک پاکستان ہے
اس سے ہٹ کے تیری میری اور کیا پہچان ہے

جناب چیئرمین! پاکستان بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے اور پانی کے بغیر زراعت ناممکن ہے۔ جیسے جیسے ہم زرعی ترقی کر رہے ہیں اور زیر کاشت رقبے میں اضافہ ہو رہا ہے، ویسے ویسے پانی کی قلت بھی نوٹ کی جا رہی ہے۔ لہذا پانی کی قلت اور مستقبل کے خدشات کے پیشِ نظر ملک میں اب آبی ذخائر کی ضرورت بڑھتی جا رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آجکل حکومتی سطح پر کالا باغ ڈیم، بھاشا ڈیم بنانے پر زور دیا جا رہا ہے۔

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

جناب چیئرمین! موجودہ بین الاقوامی و ملکی حالات سانحہ 18 اکتوبر اور کشمیر پر حالیہ پیش رفت کو سامنے رکھتے ہوئے ملک کو قومی یک جہتی کی جتنی ضرورت اب ہے اتنی پہلے کبھی نہ تھی۔ لہذا کوئی بھی ایسا منصوبہ جس پر ملک کی چھوٹی، بڑی سیاسی اور مذہبی جماعتوں اور صوبوں کے درمیان اختلافات رہے ہوں ان منصوبوں کو موجودہ حالات میں سامنے لا کر وجہ تنازعہ بنانا مناسب نہیں کیونکہ کالا باغ ڈیم کی تعمیر جیسے منصوبے قومی یک جہتی اور ہم آہنگی نہ ہونے کے سبب سیاسی بحران پیدا کرتے آ رہے ہیں اور صوبوں کے درمیان ان منصوبوں کی تعمیر پر تحفظات اور تلخیاں بڑھتی رہی ہیں۔ سندھ کے عوام کالا باغ ڈیم کی تعمیر پر تحفظات اور خدشات رکھتے ہیں۔ اسی طرح صوبہ سرحد اور بلوچستان کے لوگ بھی تحفظات رکھتے ہیں۔ لہذا چھوٹے صوبوں کی آواز کو سنا جائے اور ان کے احساس محرومی کو ختم کیا جائے۔

جناب چیئرمین! متحدہ قومی موومنٹ نے کڑے سے کڑے وقت میں صدر پرویز

مشرف، وزیراعظم شوکت عزیز اور حکومت کا ساتھ دیا اور آئندہ بھی غیرمتنازعہ مسائل اورمنصوبوں پرحکومت کا ساتھ دیتے رہیں گے۔ اس floor سے ہمیشہ میں نے بھی اس طرح کے اچھے کام پر حکومت کو خراج تحسین پیش کیا اور اپنے ساتھ ہونے کا یقین دلایا ہے۔ صدر پرویز مشرف نے 9/11 کے بعد پالیسیوں میں جو تبدیلیاں کیں اور ملک کو ترقی کے جس راستے پر لے کر چلے اس پرمتحدہ قومی موومنٹ نے ان کی بھرپور حمایت کی لیکن اس وقت جبکہ ملک ایک کڑے دور سے گزر رہا ہے تو ایسے میں کسی بھی منصوبے کا اعلان کرنا جس پرصوبوں کے درمیان اتفاق رائے نہ ہو کسی طور بھی مناسب نہیں۔

جناب چیئرمین! سندھ دھرتی کے ساتھ ہمارا جو رشتہ ہے اس کو سامنے رکھتے ہوئے ہم کوئی بھی ایسا فیصلہ نہیں کر سکتے جو کہ سندھ کے مفاد کے خلاف ہو۔ یہاں میں یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ متحدہ قومی موومنٹ اپنے اندرجمہوریت کا پورا تصور رکھتی ہے اور کالا باغ ڈیم کے سلسلے میں بھی متحدہ کے قائد الطاف حسین نے متحدہ کے تمام اراکین پارلیمنٹ کا اجلاس طلب کیا تھا جس میں فرداً فرداً ہر رکن نے اپنی رائے دی تھی اور اس کے بعد یہ طے پایا تھا کہ متحدہ قومی موومنٹ قومی وحدت پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرے گی اور سندھ کے عوام کے مفاد کے خلاف کوئی فیصلہ قابل قبول نہیں ہو گا۔ جناب چیئرمین!

یہ وعدہ ہے کر کے دکھائیں گے ہم
سارے سندھ کی فضا عنبریں عنبریں

جناب چیئرمین! ہمارے ملک کی یہ بڑی بدقسمتی رہی ہے کہ ہمیشہ سیاسی منافقت کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ بعض ایسی جماعتیں جب حکومت میں ہوتی ہیں تو وہ اپنا موقف بیان نہیں کرتیں اور جب حکومت سے باہر ہوتی ہیں، Opposition میں ہوتی ہیں تو ان کی رائے کچھ اور ہوتی ہے۔ جناب چیئرمین! یہاں کچھ ایسی جماعتیں بھی ہیں جن کا موقف سندھ کے اندر کچھ اور پنجاب کے اندر کچھ اور ہے۔ متحدہ قومی موومنٹ ایک صاف گو اور اصولی جماعت اپنے قائد کے فلسفہ realismاور practicalism پر یقین رکھتی ہے اور جو کہتی ہے، وہ کر کے دکھاتی ہے۔ کالا باغ ڈیم کی تعمیر کے خلاف متحدہ قومی موومنٹ کے اراکین نے سندھ اسمبلی میں، دو مرتبہ قرارداد منظور کروائی ہے جوکہ record پر موجود ہے۔ اس کے علاوہ پانی کے issue پر ہمارے کارکنان،

ہمارے ارکان اسمبلی اور parliamentarians کو گرفتار کیا گیا جوکہ record پر موجود ہے اور یہ بات بھی record پر موجود ہے کہ متحدہ قومی موومنٹ پانی کے مسئلے پر اقوام متحدہ میں اپنا بیان record کرا چکی ہے۔ جناب چیئرمین! متحدہ قومی موومنٹ کے قائد جناب الطاف حسین نے بھی اپنے بیانات اور تقاریر میں وقتاً فوقتاً اس بات پر زور دیا کہ متحدہ ایسے کسی بھی منصوبے کی حمایت نہیں کر سکتی جو سندھ دھرتی اور سندھ کے عوام کے مفاد کے خلاف ہو اور جن پر صوبوں کا اتفاق رائے نہ ہو۔

جناب چیئرمین! میں ایک بار پھر کہوں گی کہ ملک میں پانی کی قلت اور مستقبل میں پانی کی ضرورت کے پیش نظر پاکستان میں آبی ذخائر کی اشد ضرورت ہے، اس بات کو ہم مانتے ہیں اور اس پر کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام صوبوں میں اس سلسلے میں اتفاق رائے پیدا کیا جائے۔ جناب چیئرمین! میں سمجھتی ہوں کہ حکومت کو چاہیے کہ وہ سندھ سمیت تمام صوبوں کے خدشات اور تحفظات کو دور کرے۔ تمام عوام اور بالخصوص سندھ کے عوام کی خواہشات اور امنگوں کے خلاف کوئی بھی فیصلہ نہ کرے بلکہ قومی اتفاق رائے پیدا کرنے کے لیے کالا باغ ڈیم کے مسئلے پر چھوٹے صوبوں، سیاسی و مذہبی جماعتوں اور قوم پرست جماعتوں کی نمائندہ کانفرنس طلب کی جائے اور انہیں اعتماد میں لیا جائے۔ تمام لوگوں کو کھل کر اپنا موقف بیان کرنے کا موقع دیا جائے اور اس کے نتیجے میں جو متفقہ فیصلہ ہو، اس کی روشنی میں ایک ایسا لائحہ عمل تیار کیا جائے جوکہ نہ صرف دیرپا اور ملکی و قومی مفاد میں ہو بلکہ اس سے قومی یک جہتی کو بھی نقصان پہنچنے کا اندیشہ نہ ہو۔ ہماری تو خواہش ہے کہ سندھ کی زمین اسلام آباد کی طرح پھولوں سے ہری بھری ہو جائے اور ہم بھی کہہ سکیں کہ:

پھول ہیں صحرا میں یا پریاں قطار اندر قطار
اودے اودے، نیلے نیلے، پیلے پیلے پیرہن۔

شکریہ۔ پاکستان پائندہ باد۔

Mr. Presiding Officer: The last speaker Dr. Muhammad Said.

سینیٹر ڈاکٹر محمد ساعد، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ Mr. Chairman, I realize

that I am addressing almost an empty House, there are only 14 members

کالا باغ ! جناب چیئرمین out of the House of 100 nevertheless I have no choice.
ڈیم ایک burning issue بنایا گیا ہے اور اس کو اس انداز میں پیش کیا جا رہا ہے کہ یہ پاکستان کی life and death کا مسئلہ ہے۔ جناب چیئرمین! مجھ سے پہلے اس مسئلے کے سیاسی پہلوؤں پر بہت سارے دوستوں نے اظہار خیال کیا ہے۔میں اس مختصر وقت میں اس مسئلے کے صرف ایک technical پہلو کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہوں گا۔ جناب چیئرمین! میرا تعلق صوبہ سرحد سے ہے۔ہم جانتے ہیں کہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور اس کی بہت ساری زمین بنجر پڑی ہوئی ہے اور اگر اسے پانی مہیا کیا جائے تو یہ ساری کی ساری زیر کاشت لائی جا سکتی ہے۔ ہم یہ بھی مانتے ہیں اور اس کا احساس ہے کہ پاکستان میں بے شمار آبی ذخائر ہیں' دریا ہیں' ندیاں اور گلیشیئر ہیں لیکن ان کے پانی کا بہت کم حصہ آبپاشی کے لیے استعمال کیا گیا ہے یا بجلی پیدا کرنے کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ ہمیں احساس ہے کہ اس وقت ہمارے ملک کو چھوٹے ڈیموں کی ضرورت ہے اور بڑے ڈیموں کی بھی ضرورت ہے لیکن جناب چیئرمین! میں اس بات کو ماننے کے لیے تیار نہیں ہوں کہ ڈیم صرف اور صرف کالا باغ کے مقام پر بنایا جا سکتا ہے۔
This is completely irrational یہ جو سوچ ہے This is a very unscientific attitude.
اگر آپ کالاباغ کے مقام پر ڈیم بنانا چاہتے ہیں توجناب والا! ہمیں دیکھنا ہوگا and illogical.
کہ اس ڈیم کے آس پاس کے علاقے پر کس قسم کے منفی اثرات مرتب ہوں گے۔

جناب والا! اس منصوبے کے مطابق ڈیم کی اونچائی 915 فٹ ہوگی اور جو جھیل بنے گی اور reservoir بنے گا' اس کی لمبائی 120 میل سے زیادہ ہوگی اور اس جھیل کا ایک سرا دریائے کابل سے ہو کر وادی پشاور کے بیچ تک پہنچے گا۔ میں اتنا جانتا ہوں۔A huge lake extending from Kalabagh through the channel of Kabul River and ending
a few miles from Peshawar city. جناب والا! اس طرح وادی پشاور کا جتنا بھی نشیبی علاقہ ہے' وہ اس reservoir کے نیچے آ جائے گا۔ میں اس بات کو record پر لانا چاہتا ہوں کہ وادی پشاور کا کوئی بھی شہر' کوئی بھی گاؤں زیر آب نہیں آئے گا۔ نوشہرہ کی altitude 825 feet ہے' خیر آباد اس سے اوپر ہی ہوگا اور اکوڑہ خٹک بھی اس سے اوپر ہوگا۔ وادی پشاور کا

کوئی شہر اور کوئی گاؤں will not be submerged by this reseroir. البتہ یہ پانی جب وادی

پشاور میں داخل ہوگا اور یہ ایک lake کی form میں permanent ہوگا ' اس پانی سے seepage

ہوگی under ground water کی and by capillary action the water will be drawn

slowly and gradually within a اور یہ جو وادی پشاور کا ذرخیز خطہ ہے to the surface.

few years, it will be turned into a water logged, a huge marshed area. I

وادی پشاور کے لوگوں کے جو خدشات ہیں want to put all these facts on a record.

they are not irrational. There is a scientific ground for it.

جناب والا! میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو پشاور valley ہے this is the

only green spot of the North Western Frontier Province. This is the only

air where we have intensive agriculture where we have heavey irrigation.

جناب والا! یہاں پر دو بڑی heavy crops پیدا ہوتی ہیں ' ایک sugarcane ہے اور دوسری

tobacco ہے اور sugarcane کی وجہ سے وادی پشاور میں there are four big sugar

mills and one of the mills is, one of the largest in the whole of Asian

Continent. Tobacco کی growth جو ہے It is on record that the world

highestyield of tobacco is obtained from the soil of Peshawar Valley

which is approximately 6.5 tons per acre. اور جناب والا ! تقریباً کوئی ۱۲ ' ۱۳ کے

قریب سگریٹ اورتمباکو کے کارخانے in Peshawar Valley. This cultivation and

industries have given employment to the labour and also these factories

are a big source of income and revenue for the Provincial Government.

جناب والا ! if this reservoir is extended into the Valley what you

aredoing is اور میں یہ بھی بتا دوں جناب والا! کہ گزشتہ تقریباً دس پندرہ سال میں کروڑوں اور

اربوں روپے چار بڑے بڑے سکارپ کے منصوبوں کے اوپر خرچ کیے گئے ہیں۔ پشاور ' چی ' مردان

اور صوابی سکارپ ۔ اور اس سکارپ کی وجہ سے بہت ساری water logged زمین جو ہے we

have been able to replace. If you are extending this reservoir into the

Peshawar Valley then the benefits of these scarp schemes will, Mr.

Chairman, just go down the drain. آپ اندازہ لگائیں ہمارے لوگوں کی پریشانیاں اور apprehensions کیا ہیں۔

جناب چیئرمین! جب ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ڈیم کی اونچائی ۱۵ فٹ سے تھوڑا کم کر دیں۔ اس کا جواب ملتا ہے کہ اس پر reservoir کی جو storage capacity ہے وہ کم ہوگی۔ جب ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ڈیم میں پانی کے اخراج کے جو gates fix 145 feet above the river water کیے جائیں گے اس کو تھوڑا کم کر دیں تاکہ reservoir کی height تھوڑی سی کم ہو جائے۔ تو جواب ملتا ہے کہ اس سے power generation کے اوپر منفی اثرات پڑیں گے ۔ جب ہم مطالبہ کرتے ہیں جناب چیئرمین! کہ اس ڈیم کو کسی اور موزوں جگہ پر shift کر دیا جائے ۔ تو ہمیں جواب ملتا ہے کسی اور ڈیم کی site feasibility report موجود نہیں ہے۔

میں پچھلے ہفتے جیو پروگرام میں شمس الملک صاحب کو سن رہا تھا ۔ان کے جو comments ہیں " جوابدہ پروگرام" میں ان سے جب پوچھا گیا کہ یہاں پر for alternate site کی کوئی feasibility report ہے یا نہیں ہے ؛ تو انہوں نے جواب دیا and I was absolutely surprised انہوں نے کہا کہ جی feasibility report کے بنانے میں چودہ سے بیس سال لگتے ہیں this is absolutely ridiculous بیس سال کے عرصے میں تو ہندوستان میں دو سو سے زیادہ feasibility reports تیار ہوئی ہیں اور دو سو سے زیادہ ڈیم تعمیر ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین ! یہ جو feasibility report ہے ۔ یہ کوئی آسمانی صحیفہ نہیں ہے کہ اوپر سے نازل ہوگا ۔ You have to be serious about it. You have to work for it and then, of course, a feasibility report can be prepared.

جناب چیئرمین ! میں نے جو معروضات پیش کی ہیں اس کا خلاصہ ہے کہ کالاباغ ڈیم ایک controversial منصوبہ ہے اور اس پر ہمارا سب سے بڑا اعتراض یہ ہے کہ اس reservoir کا آخری سرا it will reach as far as the heart of the Peshawar Valley اور اس کی

وجہ سے جو gradually پانی کی سطح اوپر آئے گی it will ultimately turn the whole of the interior of the Peshawar Valley into a water logged area.

ہمیں اس ڈیم کی تعمیر کے اوپر کوئی اعتراض نہیں ہے Absolutely, we have got no criticism so far as the construction of Kala Bagh Dam is concerned

اگر ہمیں اعتراض ہے تو وہ صرف یہی ہے کہ جھیل کا پانی reservoir کا پانی جو ہے it should not enter into the Peshawar Valley.

اور آخری بات جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں جناب چیئرمین ! کہ گزشتہ چند دنوں سے پرویز مشرف صاحب کالاباغ ڈیم کے منصوبے کو acceptable بنانے کے لیے ' قابل قبول بنانے کے لیے کام کر رہے ہیں انہوں نے کالاباغ ڈیم کے ساتھ ساتھ بھاشا ڈیم کا شوشہ چھوڑا ہے۔

جناب چیئرمین ! بھاشا ڈیم کی اہمیت سے کسی کو انکار نہیں ہے' یہ ہمارے ملک کی ضرورت ہے' water storage اور power generation کے لیے بھی لیکن میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ اگر بھاشا ڈیم بن بھی جائے تو اس سے کالاباغ ڈیم کے جو منفی اثرات وادی پشاور پر ہیں' یہ کم ہوں گے اور نہ ہی یہ ختم ہوں گے۔ اس لیے میری درخواست ہے کہ اگر وادی پشاور کو بچانا ہے' اگر وادی پشاور کو save کرنا ہے تو کالاباغ ڈیم کے منصوبے کو ترک کرنا ہوگا۔ Thank you very much.

Mr. Presiding Officer: The House is adjourned for tomorrow to meet at 03:00 pm.

[Then the House was adjourned to meet again on 30th December 2005 at 3.30 p.m.]